دورِ جدید کے تقاضوں پر مشتمل خطبات کا نادر مجموعہ
ایک منفرد انداز اور بہترین اسلوب کے ساتھ

خطباتِ سبحانی

جلد پنجم

از افادات
حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی
خطیب جامع مسجد یاسین کراچی
ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب
مولانا اشفاق احمد
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

دورِ جدید کے تقاضوں پر مشتمل خطبات کا نادر مجموعہ

ایک منفرد انداز اور بہترین اسلوب کے ساتھ

خطباتِ سبحانی

جلد 5

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت فیوضہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر البصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345

جملہ حقوق کمپیوٹرکمپوزنگ وڈیزائننگ محفوظ ہیں

نام کتاب

خطباتِ سبحانی

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی فائیز الفقہ فاؤنڈیشن کراچی

اشاعتِ اول ..... سنہ ۲۰۲۲ء

تعداد ۱۱۰۰

طابع ..... خالد کمپیوٹرنگ پریس

قارئین کی خدمت میں

کتاب ہذا کی تیاری میں صحیح کتابت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو التماس ہے کہ ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا تدارک کیا جاسکے۔ جزاکم اللہ

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345

maktabaumarfarooq@gmail.com

ملنے کے پتے

- مکتبہ معارف القرآن: احاطہ دارالعلوم کورنگی کراچی۔ 021-35031565
- سعدی اسلامی کتب خانہ: گلشن اقبال نمبر۱ کراچی۔ 0333-2305791
- مکتبہ لدھیانوی: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34130020
- مکتبہ رشیدیہ: سرکی روڈ کوئٹہ۔ 081-2662263
- مکتبہ اسلامیہ: امین پور بازار فیصل آباد۔ 041-2631204
- مکتبہ سید احمد شہید: اردو بازار لاہور۔
- مکتبہ بیت العلم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- مکتبہ دارالاشاعت: ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی 021-32631834
- اسلامی کتب خانہ: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34927159
- مکتبہ فاروق اعظم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- کتب خانہ رشیدیہ: راجہ بازار راولپنڈی۔
- مکتبہ رحمانیہ: اردو بازار لاہور۔ 042-37224228
- مکتبہ علمیہ: جی ٹی روڈ اکوڑا خٹک ضلع نوشہرہ۔ 092-3630504
- دارالخلاص: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

از مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

تقریر وتحریر انسان کا وہ وصف اور خاصہ ہے جو اس کو دیگر حیوانات سے ممتاز رکھتا ہے منطق کی اصطلاح میں انسان کو حیوان ناطق کا لقب دیا گیا ''علمه البیان'' سے بیان وتقریر اور ''نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ①'' سے تحریر وتصنیف کی طرف اشارہ ہے۔

ابتداء ہی سے بیان اور اندازِ بیان کا ذوق رہا۔ طبعی رجحان، قلبی میلان، اساتذہ کی سرپرستی، والدین کی دعائیں، محبین اور رفقاء کی حوصلہ افزائی نے اس شوق کو پروان چڑھایا اولاً میدانِ خطابت اور ثانیاً میڈیا کے پلیٹ فارم پر خدمت دین کا عزم لے کر اتر پڑا، البتہ میڈیا کے نشیب وفراز اور دجالی حربوں سے بچاؤ کے لیے گاہے بگاہے اکابر کی صحبت اور مشوروں کو تریاق سمجھ کر حرزِ جان بنائے رکھا۔

فنِ خطابت کے اسرار و رموز پر کئی گراں قدر کُتب منصۂ شہود پر آئیں اور مقبولیت وشہرت پاکر لائبریریوں درسگاہوں اور کتب خانوں کی زینت بن چکی ہیں پر گزرتے وقت، حال اور مستقبل کے تغیر وتبدل اور زمانے کی نئی کروٹ سے ان کی افادیت ایک گونہ کم ہوچکی مزید برآں پر آشوب اور پُرفتن دور کے نت نئے چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے تخلیقی، تحریکی اور تدریسی طرز خطابت کی ضرورت زور پکڑتی گئی، اپنے علمی سرمایہ میں مطالعہ اور صالحین کی صحبت کا رنگ

بھر کر حالات حاضرہ پر منبر و محراب اور میڈیا فورم سے گفتگو کا آغاز کیا، جسے نہ صرف عوام الناس اور طلباء بلکہ میری تربیت کرنے والے اکابر اور اساتذہ نے بھی خوب سراہا اور یوں قیمتی دعائیں، نیک تمنائیں اس عاجز کے حصہ میں آتی رہیں۔

''اب اس گفتگو کو تحریر کی شکل میں لانے کا اصرار بڑھتا رہا جو میرے لیے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا ایسے میں **مولانا اشفاق احمد صاحب** جیسے تجربہ کار، مخلص اور متحرک ساتھی کا مل جانا کسی نعمت سے کم نہ تھا بس اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے ''ہمت مرداں مدد خدا'' پر عمل پیرا ہوئے اور آج اس خواب کے شرمندہ تعبیر ہونے پر دل سربسجود اور آنکھیں خوشی سے نم ہیں۔

رب کریم عاجز اور رفقائے کار کی اس ادنیٰ کاوش کو مقبولیت عامہ، قبولیت تامہ اور اُخروی نجات کا باعث بنائے آمین

مولانا فضل سبحان

امام وخطیب جامع مسجد یاسین بہار کالونی کراچی

ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن

مہتمم جامعہ تمیم داریؓ

استاذ الحدیث جامعہ محمودیہ مدنیہ

تقریظ

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ ربّ العالمین،

والصّلوٰۃ والسّلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین

اما بعد!

مولانا فضل سبحان صاحب ایک جید عالم دین اور جوشیلے خطیب ہیں، انہوں نے ''خطباتِ سبحانی'' کے نام سے اپنے بیانات کا مجموعہ مرتب کروایا ہے۔ مولانا فضل سبحان صاحب جامع مسجد یاسین، بہار کالونی کراچی میں خطیب ہیں اور جامعہ محمودیہ مدنیہ کے استاذ الحدیث ہیں، مولانا موصوف نے بہت اچھے انداز سے ان خطبات کو پیش کیا ہے، میں نے جگہ جگہ سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مولانا موصوف کی معلومات ہمہ گیر ہیں اور ان کی تقریر دلپذیر ہے، میرے خیال میں یہ خطبات علماء، طلباء اور خطباء کے لیے یکساں مفید رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان خطبات کو عوام وخواص کے لیے باعث خیر و برکت بنائے اور مولانا موصوف کے لیے اور مرتب کے لیے ذخیرۂ آخرت اور وسیلہ حفاظت بنائے۔

آمین یاربّ العالمین

فضل محمد یوسف زئی

استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نائب مفتی واستاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

وعظ وتقریر اور خطبہ و بیان پر قدرت ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیوں کہ اس کے سبب واعظ ومقرر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے بے شمار لوگ وعظ وتقریر کو سن کر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں بدی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ پر لگ جاتے ہیں اور بہت سارے خوش نصیب حضرات اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی بھی فکر کرنے لگتے ہیں اور یوں رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح شعر وشاعری کا ملکہ کسبی نہیں وہبی ہے اسی طرح تقریر کا فن کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے اکثر اہل علم کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ عطا فرماتے ہیں کسی کو کم کسی کو زیادہ اور کسی کو بہت زیادہ۔

ہمارے دور کے فاضل نوجوان حضرت مولانا فضل سبحان صاحب اطال اللہ عمرہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ فی البدیغ عطا فرمایا ہے اور دور حاضر کے جدید تعلیم یافتہ حضرات کے دلوں میں اپنی تقریر و بیان کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بہت خوش اسلوبی سے انڈیل دیتے ہیں اور اس وقت پاکستان کے نامور خطباء میں ان کا شمار ہوتا ہے، دور حاضر کی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے وہ سوشل میڈیا پر اہل حق کی

نمائندگی کا فریضہ ادا کر رہے ہیں موصوف کے یہ خطبات و بیانات انتہائی قیمتی اور فکر انگیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ آمین

ہمارے جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل مولانا اشفاق احمد سلمہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے امامت و خطابت اور اقرا روضۃ الاطفال ٹرسٹ پاکستان میں نظامت کی مصروفیت کے ساتھ ساتھ قیمتی وقت نکال کر ان خطبات کو مرتب کیا۔

وہ اس سے پہلے داعی قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات بنام خطبات شیخوپوری دس جلدوں میں اور آسان درس قرآن تفسیر عم پارہ و تفسیر سورۃ البقرہ مکمل اور درس قرآن کیوں اور کیسے؟ مرتب کر کے شائع کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائیں اور مزید صحت و عافیت کے ساتھ ایسے علمی و دینی کاموں کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے موصوف و مرتب کے والدین اور اساتذہ کے لیے ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے آمین

محمد عبدالمنان

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمدلولیہ والصّلوۃ علی نبیہ وعلی آلہ واصحابہ المنادیین

امابعد!

ہمارے برخور دار جناب حضرت مولانا فضل سبحان صاحب درس نظامی کے بہترین مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ میدان خطابت کے بھی ایک بہترین شہسوار ہیں موصوف انتہائی خوش الحانی، عام فہم اور سہل انداز میں سامعین کے دلوں میں وعظ و نصیحت جاگزیں کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں، چونکہ اشاعت دین اور تبلیغ کے لیے جہاں بیش بہا ذرائع ہیں ان میں سے ایک مستقل ذریعہ فن خطابت بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے بھی قوت بیان کی اثر انگیزی کو جادوئی تاثیر سے تعبیر کیا، خطاب و بیاں نہ صرف علماء وطلباء کی ضرورت ہے بلکہ دیگر اسکالرز ولیکچرار حضرات کی احتیاجی بھی اسی فن کی طرف ہے، اسی لیے فن خطابت کو سیکھنے سکھانے اور اسے کتابی صورت میں ضبط کرنا وقت کی ضرورت بن چکا ہے، اسی کے پیش نظر "خطباتِ سبحانی" کے نام سے دور جدید کے مطابق پرانے فرسودہ حال خطبات سے ہٹ کر ایک نیا اسلوب اختیار کرکے بے شمار موضوعات پر مشتمل ایک حسین و بے مثال گلدستہ قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے، جو کہ تمام مستفیدین کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوگا اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جناب موصوف اور مرتب کی اس بہترین کاوش کو ان کے اور ان کے والدین کے لیے اور تمام امت مسلمہ کے لیے دنیا اور آخرت میں اجروثواب کا ذخیرہ بنائے۔ آمین

ڈاکٹر منظور احمد مینگل حفظہ اللہ

تذکرہ نعمت عظمیٰ

الحمد لله الذی شرفنی بجمع الخطبات السبحانیة وترتیبها من فضله العظیم والصّلوٰة والسلام علی رسوله الکریم وعلی اله واصحابه اجمعین وعلی کل من تبعهم باحسان الی یوم الدین۔ امابعد!

ہر سانس اور ہر لحظہ، حمد وثنا، تعریف وتوصیف اس ذات مقدس کے لیے جس نے اپنی تمام مخلوقات پر ان گنت نعمتوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

اور بے حد و بے شمار درود وسلام اس مبارک ہستی پر جس نے پوری کائنات میں رحمۃ للعالمین ہونے کے باعث حق و ہدایت کا علم بلند فرمایا۔

اللہ رب العزت نے اولاد آدم کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کے بھیجنے کا سنہری سلسلہ شروع فرمایا۔ نبوت و رسالت کے اس سنہری سلسلہ کا آغاز مسجود ملائکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ذات گرامی سے ہوا اور اس ''مالا'' کا سب سے قیمتی اور آخری موتی آمنہ کے لعل، عبد اللہ کے در یتیم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

انبیاء اور رسول اللہ کے پسندیدہ اور پیارے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مختلف خوبیوں اور کمالات سے نوازتے اور مالا مال کرتے ہیں مگر یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ جو خوبیاں اوصاف اور کمالات میرے پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئے وہ کمالات کسی کو بھی عطا نہیں ہوئے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بہترین خطیب ہوتا ہے لیکن تدریس نہیں کرسکتا، کوئی تدریس کرسکتا ہے تو تقریر نہیں کرسکتا، ایک شخص بڑا ذاکر و شاغل اور صوفی ہوتا ہے لیکن تجارت کی ابجد بھی نہیں جانتا، دوسرا بڑا ماہر تاجر ہوتا ہے لیکن اسے ذکر و شغل سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، ایک شخص بڑا تجربہ کار حکیم اور طبیب ہوتا ہے لیکن حربی معاملات میں بالکل کورا ہوتا ہے، دوسرا حربی امور کا ماہر ہوتا ہے لیکن طب کی دنیا کی اسے کوئی خبر نہیں ہوتی۔

لیکن میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے کمالات میں سے ایک کمال یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ بیک وقت اعلیٰ درجے کے مزکی اور مربی بھی تھے، تجربہ کار تاجر بھی تھے، بے مثال حکیم اور طبیب بھی تھے، ایک عالی دماغ سپہ سالار بھی تھے اور ساتھ ہی ساتھ ایک بہترین خطیب بھی تھے خود حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

وانا خطیبھم یوم القیامۃ وبیدی لواء الحمد

یعنی قیامت کے دن میں انبیاء کا خطیب ہوں گا اور حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت بیان اور طاقت گویائی عطا کی ہے جس سے انسان اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے، اسی قوت گویائی میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو زور خطابت سے بھی نوازا ہے، جو مافی الضمیر کے اظہار اور مخاطب کو بیدار کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے اللہ تعالیٰ نے آپ کا یہ وصف اور کمال آپ کے ورثاء کو عطا فرمایا ہے، چنانچہ اس امت میں ایسے خطیب بھی گذرے ہیں جن کی پرسوز خطابت سے انس و جن انگشتِ بدندان ہو گئے پچھلے دور میں علماء دیو بند میں ایسے نامور خطیب پیدا ہوئے جن کے زورِ بیان کے معترف اپنے پرائے سب ہی رہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور
مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کو کون بھول سکتا ہے؟

یہ حضرات خطابت کے شہسوار تھے، جن پر قیامت تک امت فخر کرے گی۔ دور حاضر میں علماء دیوبند کے خوشہ چین، ان کے افکار ونظریات کے صحیح ترجمان، جرأت واستقامت کے پیکر، سچے، مخلص اور قابل شاگرد جسے دنیا مولانا فضل سبحان کے نام سے جانتی ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے مختلف خوبیوں کے ساتھ ساتھ بہترین ملکہ خطابت سے بھی نوازا ہے، جن کے بیانات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان من البیان لسحرا کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ کے بیانات سننے سے دل میں ایمانی حرارت بڑھتی ہے عمل کا جذبہ انگڑائی لیتا ہے، موصوف امت کی رشد و ہدایت اور فکر و اصلاح کے لیے دور حاضر کی جدید ٹیکنالوجی انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی دنیا کے کونے کونے تک اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچا رہے ہیں۔

دور حاضر میں امت مسلمہ جن نت نئے فتنوں اور چیلنجز کا شکار ہے مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت واسعہ سے ان سوالات اور چیلنجز کا جواب دینے اور امت کو راہ حق سمجھانے کے لیے منتخب فرما کر" بلغوا عنی ولو ایۃ "کا مصداق بنایا ہے۔

مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم سے بھی نوازا ہے جس کی واضح جھلک آپ کے بیانات میں واضح نظر آتی ہے جو کہ دور حاضر اور معاشرہ کی ایک اہم ضرورت ہے یعنی عوام کی زبان

میں بات کرنا، جہاں اللہ تعالی نے آپ کو اردو، عربی، پشتو زبان کے ساتھ انگلش زبان پر بھی دسترس عطا فرمائی ہے۔

دور حاضر میں اپنی بات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے بہترین ذریعہ میڈیا ہے، آپ سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا پر اہل حق کی نمائندگی کر کے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔

بلکہ ''العصر فاؤنڈیشن'' کے پلیٹ فارم سے دورِ حاضر کے فتنوں کی سرکوبی، جدید چیلنجز کا مقابلہ، اہلِ حق کی طرف سے ان کو جواب دینے۔ عوام کی دینی دنیاوی رہنمائی کرنے، میڈیا پر اہلِ حق کی بھر پور نمائندگی کرنے اور ترجمانی کرنے کے لیے ملک کے طول وعرض میں ورکشاپس اور کورسسز کے ذریعہ علماء کی تربیت کا بیڑا بھی اُٹھائے ہوئے ہیں۔

حضرت شیخو پوری شہید رحمہ اللہ کے مخلص اور باوفا دوست برادرِ مکرم اہل حق کے ترجمان، معیاری ویب سائٹ WWW.darsequran.com کے بانی جناب محمد شفیق اجمل صاحب حفظہ اللہ آپ کے بیانات کو نشر کرتے رہے، حوصلے بڑھاتے اور امت کے لیے نفع کا سامان مہیا کرتے رہے، آپ کے بیانات کا ایک بڑا ذخیرہ ترتیب کے ساتھ درس قرآن ڈاٹ کام پر بھی موجود ہے جس سے بندہ نے بھی خوب استفادہ کیا اور موصوف کے ساتھ قلبی محبت کا سبب بھی یہی بیانات بنے اور اب موصوف کے بیانات اور درس قرآن ان کے اپنے (Face Book) فیس بک پیج (Molana Fazal Subhan) سے اور یوٹیوب (Molana Fazal Subhan) (Youtube chanel) سے نشر ہوتے ہیں، اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت کے ان بیانات کو سپرد قرطاس کر کے اپنے لیے صدقہ جاریہ اور امت کے لیے بلغوا عنی ولو آیۃ، الدین النصیحہ

کے مصداق پر عمل کرلیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بندہ کو جہاں حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمہ اللہ کے درس قرآن اور بیانات کو مرتب کرنے کی سعادت نصیب فرمائی، وہی پر اللہ تعالیٰ نے مولانا موصوف کے بیانات کو مرتب کرنے کی سعادت بھی نصیب فرمائی چنانچہ اس علمی ذخیرہ کو تقریر سے تحریر کی شکل میں لانے کا کام حضرت مدظلہم کی خاص دعاؤں سے شروع کردیا اس کے لیے دس جلدوں پر مشتمل موضوعات کا خاکہ حضرت کی خدمت میں پیش کیا جس پر موصوف نے بہت ہی زیادہ خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

الحمد اللہ دس جلدوں پر کام جاری وساری ہے قارئین کی دعائیں شامل حال رہی تو پہلی پانچ جلدیں "خطباتِ سبحانی" منظر عام پر آنے کے بعد دوسری پانچ جلدیں بھی جلد ان شاء اللہ طباعت کے زیور سے آراستہ ہوکر لائبریریوں کی زینت بنیں گی۔

"خطباتِ سبحانی" تقاریر کا مجموعہ ہے جنہیں قلم بند کر کے زیور طبع سے آراستہ کرنے میں میرے جن معاونین کا خلوص اور محنت میرے ساتھ رہی ان کا میں تہہ دل سے بے حد ممنون ہوں جن میں برادر مکرم جناب مولانا خالد محمود صاحب زید مجدہم اور مولانا محمد سراج صاحب زید مجدہم اور عزیزم جناب مولانا محمد انس فاروقی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور محترم جناب بھائی محمد جاوید اقبال صاحب حفظہ اللہ کے نام سرفہرست ہیں۔

ناقدری ہوگی اگر میں برادرم جناب فیاض احمد صاحب حفظہ اللہ Owner مکتبہ عمر فاروق (شاہ فیصل کالونی کراچی) کا شکریہ ادا نہ کروں، بھائی محمد فیاض صاحب علم اور علماء کے قدر دان ہیں جو میرے حوصلے "آسان درس قرآن"

''درس قرآن کیوں اور کیسے'' ''خطباتِ سبحانی'' سے لے کر ''خطباتِ سبحانی'' تک مسلسل بڑھاتے رہے اور میرے اس کام پر بھرپور توجہ اور معاونت کرتے رہے، یقیناً ان خطبات کو منظر عام پر لانے کا پہلا سہرا بھی انہی کے سر ہے اللہ تعالیٰ ان کی تمام مساعی جمیلہ میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

اور میں بے حد ممنون ہوں اپنے شفیق و مہربان استاذ حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب مدظلہم العالی (نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی) کا جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود نظر ثانی فرما کر بعض جگہ تصحیح فرمائی اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہم اور ان کے تمام رفقاء و معاونین حضرات اساتذہ کرام والدین اور میرے تمام معاونین، اساتذہ، والدین کے لیے ان خطبات کو صدقہ جاریہ اور ذخیرہ آخرت بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تقبل اللہ منا و ممن سعی فیہ آمین

محتاج دعا

بندہ مولانا اشفاق احمد عفا اللہ عنہ

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

امام و خطیب جامع مسجد بلال ناظم آباد 2 کراچی

0321-2343648

0348-2499575

اجمالی فہرست

برائے

خطباتِ سبحانی

نمبر شمار	موضوعات	صفحات
۱۔	کرونا وائرس سے ڈریں یا اپنے گناہوں سے؟	۳۷
۲۔	گناہوں کے ان گنت نقصانات	۵۹
۳۔	کیا گناہ چھوٹا بھی ہوتا ہے؟	۸۱
۴۔	قتل ناحق ایک سنگین گناہ	۱۰۳
۵۔	زبان کی نیکیاں اور تباہ کاریاں	۱۲۵
۶۔	ویلنٹائن ڈے اور شرم وحیا کا جنازہ	۱۴۷
۷۔	کرسمس ڈے اور نیو ایئر	۱۶۷
۸۔	پردہ اور حیاء کیا تعلیم میں رکاوٹ ہیں؟	۱۹۱
۹۔	خواتین کا آزادی مارچ	۲۲۱
۱۰۔	نکاح کے خلاف منفی پروپیگنڈے کا جواب	۲۴۵
۱۱۔	شریعت کے مطابق نکاح کی اہمیت اور فضیلت	۲۶۳
۱۲۔	شادیوں میں وقت اور پیسوں کا ضیاع	۲۸۵
۱۳۔	نکاح کی تقریب میں خصوصی بیان	۳۰۱
۱۴۔	غصہ آگ کی چنگاری	۳۲۱
۱۵۔	پاکیزہ معاشرے کے قرآنی اصول	۳۳۹
۱۶۔	حسن معاشرت	۳۶۱

فہرست عنوانات

خطبات سبحانی جلد پنجم

عنوان	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۳
تقریظ: حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم	۵
تقریظ: حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ	۶
تقریظ: حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم	۸
تذکرہ نعمت عظمیٰ	۹
کرونا وائرس سے ڈریں یا اپنے گناہوں سے؟	۳۷
انسان کن چیزوں کا مجموعہ ہیں	۴۱
جسم روح اور ان کے غذاء	۴۲
اعمال کے مطابق فیصلہ	۴۲
پاور فل کون؟ جسم یا روح؟	۴۳
روح نکلنے کے ساتھ سارے اسٹیٹس ختم	۴۴
مال آپ کا یا وارثوں کا	۴۵
جسم کی روح کی حیثیت	۴۵
ہماری محنت کا میدان جسم یا روح؟	۴۶
روح کیسے پاکیزہ ہوتی ہے؟ پہلا طریقہ	۴۷
روح کی پاکیزگی کا دوسرا طریقہ	۴۸
روح کی پاکیزگی کا تیسرا واقعہ	۵۰

عنوان	صفحہ نمبر
روح کی پاکیزگی کا چوتھا طریقہ	۵۲
مسجد کا مقام	۵۲
حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا مقام	۵۳
بے مثال قربانی	۵۵
حکمِ شرعی کی لاج	۵۶
گناہوں سے ڈرنے کی ضرورت	۵۷
کمزوری کی انتہاء	۵۷
وائرس سے حفاظت کا طریقہ	۵۸
گناہوں کے ان گنت نقصانات	۵۹
دونوں جہاں کی کامیابی کا راز	۶۳
متقی بننے کا آسان راستہ	۶۴
گناہوں کا علاج	۶۴
مثال سے بات کی وضاحت	۶۵
نیکیوں کے اثرات زائل ہونے کی وجہ	۶۵
شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کا عجیب واقعہ	۶۶
شیطان کا خطرناک جال	۶۶
گناہوں کو کس طرح چھوڑیں	۶۷
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان و یقین کی طاقت	۶۸
گناہ کرتے وقت انسان کی غلط فہمی	۶۹
ہمارے مصائب اور پریشانیوں کی وجوہات	۷۱

عنوان	صفحہ نمبر
عبادات میں حلاوت کیسے آئے گی؟	۷۲
رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کا مناجات کرنے کا انداز	۷۳
مثال سے بات وضاحت	۷۳
کوئی بھی گناہ چھوٹا نہیں ہوتا	۷۳
ابن قیم رحمہ اللہ کا قول	۷۴
دل کی صفائی کے لیے کیا کریں؟	۷۴
توبہ کا بیان	۷۵
گناہ گار توبہ کرنے والے سے اللہ پاک کی محبت	۷۵
حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے تین ادوار	۷۶
مجھے کون رشتہ دے گا؟	۷۷
دنیا عیش وعشرت کی جگہ نہیں	۷۸
ہم سفر آخرت کی تیاری کرلیں	۷۹
دنیا و مافیہا عارضی اور فانی	۷۹
مشرق سے مغرب کے فاصلہ سمیٹنے والے نے کس ذات سے دور کردیا	۷۹
کیا گناہ چھوٹا بھی ہوتا ہے؟	۸۱
فلاح دارین کے لیے آدھی آیت کافی	۸۵
علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کا فرمان	۸۶
گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟	۸۷
تین قسم کی حکومت اللہ نے ہر انسان کو عطا کی	۸۸

عنوان	صفحہ نمبر
پہلی حکومت	۸۸
دوسری حکومت	۸۸
ایک تلخ حقیقت	۸۹
آج میرا اور آپ کا معاملہ مشکل کیوں؟	۸۹
تیسری حکومت	۹۱
مثال سے بات کی وضاحت	۹۲
گناہ کے تین اہم نقصان	۹۲
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان افروز واقعہ	۹۳
گناہ نے دیمک کی طرح ایمان کو کھا لیا	۹۴
ہماری سستی کی انتہا	۹۶
رومیوں کی چال بازی	۹۷
حاسدین اور منافقین ہر دور میں ہوتے ہیں	۹۷
منافقین کی جہاد سے جان چھڑانے کی چال بازی	۹۸
رومی عورتوں کی فحاشی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا تقویٰ	۹۹
نیک اعمال کی برکات	۹۹
آخرت کے عذاب سے کون بچائے گا؟	۱۰۱
قتل ناحق ایک سنگین گناہ	۱۰۳
انسان کی خوب صورت تخلیق قرآن کے الفاظ میں	۱۰۷
تخلیق انسان کے متعلق فرشتوں کا تبصرہ	۱۰۹
فرشتوں کا مطالبہ اور اللہ تعالیٰ کا جواب	۱۱۰

عنوان	صفحہ نمبر
اہم نکتہ اور انسان کی صفات	۱۱۰
اشرف المخلوقات انسان کے ساتھ ظلم	۱۱۱
زندگی گزارنے کے اصول	۱۱۲
اصول نمبر 1	۱۱۳
اصول نمبر 2	۱۱۳
اصول نمبر 3	۱۱۳
اصول نمبر 4	۱۱۴
لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کا طریقہ	۱۱۴
اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا کوئی مقابلہ نہیں	۱۱۵
عزت واحترام صرف تقویٰ کی بنیاد پر	۱۱۶
حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی غلطی اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زجر	۱۱۶
کسی کا مذاق اڑانا بہت بڑا جرم ہے	۱۱۷
احترام انسان کے مختلف پہلو	۱۱۷
پڑوسی کی قسمیں اور ان کے حقوق	۱۱۸
پڑوسی سے متعلق شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب واقعہ	۱۱۹
پڑوسی کے متعلق اہم احکام	۱۱۹
اسلام کے سائے تلے تمام کلمہ گو برابر ہیں	۱۲۰
اشرف المخلوقات سے ادنی مخلوقات بھی پریشان ہیں	۱۲۱
ریاست چلانے والوں کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک عظیم نمونہ	۱۲۲

عنوان	صفحہ نمبر
آقا ﷺ کی شفقت	۱۲۳
زبان کی نیکیاں اور تباہ کاریاں	۱۲۵
دل کی ترجمانی	۱۲۹
زبان کا اثر	۱۲۹
زبان پر کنٹرول کی نصیحت	۱۳۰
زبان کی تباہ کاریاں	۱۳۰
حکماء کا قول	۱۳۱
اکثر گناہوں کا سبب	۱۳۱
ذریعۂ اسلام یا ذریعۂ کفر	۱۳۲
ایک بول نے حرام کو حلال کر دیا	۱۳۲
مرکزی کردار	۱۳۲
سب سے بڑا پہلوان	۱۳۳
جنت کی ضمانت	۱۳۳
جنت کے قریب یا جہنم کے قریب	۱۳۳
حقیقی مسلمان کی علامت	۱۳۴
تقدیم زبان کی حکمت	۱۳۴
زبان کے پھسلنے کی ہلاکت	۱۳۵
عورتوں کی گفتگو کے بارے میں حکم	۱۳۵
باطل کی سازش	۱۳۶
چھ قابل نفرت چیزیں	۱۳۷

عنوان	صفحہ نمبر
موجودہ دور اور ہماری زبوں حالی	۱۳۷
زبان کی اہمیت	۱۳۷
زبان پر کنٹرول رکھیے	۱۳۸
کم علم لوگوں کی حرکتیں	۱۳۸
ذہانت کا عجیب واقعہ	۱۳۹
بے شمار نعمتیں	۱۴۰
بندگی کا طریقہ	۱۴۱
احسانات الٰہیہ کی بارش	۱۴۱
جیسی زندگی ویسی موت	۱۴۲
نافرمان کی دلی تمنا	۱۴۳
اللہ کے یہاں آنسو کی قدر	۱۴۳
قابل رشک موت	۱۴۴
مسلمان اسلام کا پابند ہوتا ہے	۱۴۵
مثال سے وضاحت	۱۴۵
اللہ کی رضا والی زندگی کیسے گزاریں؟	۱۴۶
ویلنٹائن ڈے اور شرم وحیا کا جنازہ	۱۴۷
مسلمانوں نے مغربی تہذیب کو اپنا لیا	۱۵۲
ویلنٹائن ڈے Valentine day کی حقیقت	۱۵۲
حیاء ایمان کا جزو لازم	۱۵۳
ایک یہودی کا مسلمانوں کے بارے میں تجزیہ	۱۵۴

عنوان	صفحہ نمبر
دین کے بارے میں شکوک وشبہات	۱۵۵
شہوات اور اسلامی تعلیمات	۱۵۵
ملعون عورت	۱۵۶
ویلنٹائن ڈے کا مقصد کیا ہے؟	۱۵۷
روشن خیالی	۱۵۷
غیر مسلم کا سوال مسلمان کا جواب	۱۵۸
بے پردگی پر بہترین مثال	۱۵۹
حضرت امّی عائشہ رضی اللہ عنہا نے خاتون کا باریک دوپٹہ پھاڑ دیا	۱۵۹
حکمِ اسلام اور ہمارے معاشرے کی خواتین	۱۶۰
تقریبات میں دیندار گھرانوں کا حال	۱۶۱
تحفہ دینے میں کیا حرج ہے؟	۱۶۲
غیروں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے	۱۶۳
حفاظتِ نظر کا قرآنی حکم	۱۶۴
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف اور ان کا واقعہ	۱۶۵
ہر آدمی اپنے خاندان کا ذمہ دار ہے	۱۶۶
کرسمس ڈے اور نیو ایئر	۱۶۷
اللہ کی پکڑ کا مقصد	۱۷۲
اللہ کی رحمت کی بہترین مثال	۱۷۲
دو بڑے گناہ	۱۷۳
سنت اللہ اور قدرت اللہ	۱۷۴

عنوان	صفحہ نمبر
سب سے بڑی عبادت کون سی ہے؟	۱۷۶
اللہ کا احسان اور مسلمان	۱۷۶
اللہ کے عذاب کو روکنے والی چیزیں	۱۷۷
قیامت کی واضح نشانیاں	۱۷۹
وہ تو کافر ہیں ہم تو مسلمان ہیں	۱۸۱
پاکیزہ مردوں کو پاکیزہ عورتوں سے پردے کا حکم	۱۸۲
سوچنے کی بات	۱۸۲
عیسائیت کا کفریہ عقیدہ	۱۸۳
ایک اہم اور تحقیقی نکتہ	۱۸۴
عیسائیوں کی غلطیاں	۱۸۴
ماں پر الزام بیٹے کا جواب	۱۸۵
محمد عربی ﷺ پر الزام اور اللہ کی گواہی	۱۸۶
سالگرہ میں خوشی یا غم	۱۸۷
سالگرہ کس کی ایجاد ہے؟	۱۸۷
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان اور آج کے حکمران	۱۸۸
پردہ اور حیاء کیا تعلیم میں رکاوٹ ہیں؟	۱۹۱
حیاء اور ایمان لازم ملزوم	۱۹۵
اسباب گناہ سے بھی بچنے کا حکم	۱۹۵
زینت کی دو قسمیں	۱۹۶
پردے کا حکم اور صحابیات رضی اللہ عنہن کا عمل	۱۹۶

عنوان	صفحہ نمبر
پچھلی اُمتوں میں پردے کا رواج	۱۹۷
شرم وحیا کی اہمیت	۱۹۸
پردے کی حکمت	۱۹۸
پردے پر تنقید اور اس کا جواب	۱۹۹
لباس کی اہمیت	۱۹۹
نظر کی حفاظت اور اس کے انعامات	۲۰۰
ذہنی انتشار کی وجہ	۲۰۱
اس امت کے پاکیزہ ترین لوگ	۲۰۱
پاکیزہ افراد کے لیے بھی پردے کا حکم	۲۰۲
گناہ گاروں کی رائے کا کیا اعتبار	۲۰۳
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور پردے کی فکر	۲۰۴
غمزدہ عورت کے لیے شرعی حکم	۲۰۴
پردے کی حقیقت	۲۰۵
پردے کے فوائد اور بے پردگی کے نقصانات	۲۰۵
باپردہ خواتین ترقی کی راہوں پر	۲۰۶
مغربی تہذیب کے دو ایجنڈے	۲۰۶
عالم کفر کی اصل پریشانی	۲۰۷
باطل کی چاہت	۲۰۷
باطل کے دو حربے	۲۰۸
باطل کا طریقۂ واردات	۲۱۰

عنوان	صفحہ نمبر
دو بڑے فتنے	۲۱۰
ایک ایجنڈا اور مختلف طریقے	۲۱۱
سبق آموز واقعہ	۲۱۲
دو اہم نکتے	۲۱۳
جاہلوں کی غلط فہمیاں	۲۱۳
ایک غلط فہمی کا ازالہ	۲۱۴
امت کے بارے ایک خدشہ	۲۱۶
قرآن کے آسان ہونے کا مطلب	۲۱۶
قرآن میں متشابہات	۲۱۷
بغیر استاذ کے گمراہی ملتی ہے	۲۱۷
گمراہی کی وجہ	۲۱۸
عجیب ترجمہ	۲۱۸
عالمی منشور کا تقاضا	۲۱۹
تربیت کی فکر وضرورت	۲۱۹
آج کا طریقۂ ورادات	۲۲۰
نجات کا راستہ	۲۲۰
خواتین کا آزادی مارچ	۲۲۱
اللہ کی عطا اور بنی اسرائیل کی نافرمانیاں	۲۲۶
سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی	۲۲۸
عند اللہ مبغوض ہونے کی دو وجوہات	۲۲۹

عنوان	صفحہ نمبر
ہم نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا.....	۲۳۰
ہائے افسوس مسلمان ایسے تو نہیں تھے.....	۲۳۰
نیوزی لینڈ کی مسجد کا سانحہ اور ہماری بے پرواہی.....	۲۳۱
اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا.....	۲۳۲
افسوس کی بات.....	۲۳۳
ایک غیر مسلم کرکٹر کا حیران کن سوال.....	۲۳۴
ایک ہمارا اور ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کا دور.....	۲۳۶
کیا اللہ کا دین لاوارث ہے؟.....	۲۳۷
دین کا مذاق ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا.....	۲۳۷
مسلمانوں کی دینی غیرت کا امتحان ہو رہا ہے.....	۲۳۸
شام کی ایک با حیاء خاتون کا بے غیرت عورتوں کے منہ پر طمانچہ	۲۳۹
میرا درد دل.....	۲۴۰
ہمارا آئیڈیل کون؟.....	۲۴۱
نیوزی لینڈ کی حکومت کا مسلمان شہداء سے حیران کن اظہار محبت	۲۴۳
ہدایت کی دعا.....	۲۴۳
نکاح کے خلاف منفی پروپیگنڈے کا جواب	۲۴۵
بحیثیت عالم میری ذمہ داری.....	۲۴۹
خلاف شریعت سوچ.....	۲۵۰

عنوان	صفحہ نمبر
اہل مغرب کی مہربانی کی وجہ	۲۵۰
اسلامی اور کفریہ مقاصد میں فرق	۲۵۰
حیا اور ایمان کا تلازم	۲۵۱
بے حیائی کا اثر	۲۵۱
ایک یہودی کی تحقیق	۲۵۱
نکاح کے خوب صورت نتائج	۲۵۲
نظر کی حفاظت کا حکم	۲۵۲
شیطان کا بھائی اور بہن	۲۵۳
نکاح کی ضرورت کیوں؟	۲۵۳
حیا اور پاک دامنی کا انعام	۲۵۴
بے حیائی کا انجام	۲۵۴
باطل کی بھیانک سازشیں	۲۵۵
باطل کا دوغلا پن	۲۵۵
صحابیات رضی اللہ عنہن کے لیے بھی پردے کا حکم	۲۵۶
موجودہ دور کی بے پردگی	۲۵۶
عورت کے بارے میں اسلام کا مزاج	۲۵۶
عیسائیت کے لیے دعوت فکر	۲۵۷
پاکیزہ افراد کے لیے بھی حد بندی	۲۵۷
غلط نظریہ اور اس کا جواب	۲۵۸
زنا اور اسباب زنا پر پابندی	۲۵۸

عنوان	صفحہ نمبر
موجودہ دور میں درپیش چیلنجز	۲۵۹
آزاد معاشرے پر بھی حق واضح ہو رہا ہے	۲۵۹
نقاب اتر گیا	۲۶۰
اولاد کی تربیت کے لیے احتیاطی پہلو	۲۶۰
بے دینی کو سپورٹ کیا جا رہا ہے	۲۶۱
دین دشمن افراد کا تعاقب جاری رہے گا	۲۶۱
شریعت کے مطابق نکاح کی اہمیت اور فضیلت	۲۶۳
معاشرے کی بُرائیاں	۲۶۷
نکاح ایمان کی حفاظت کا ذریعہ	۲۶۸
شریعت کی نظر میں نکاح کی طاقت کا مطلب	۲۶۸
نکاح عفت و پاکدامنی کا ذریعہ	۲۶۹
حفاظت نظر کا عظیم انعام	۲۷۰
ہماری بدقسمتی	۲۷۱
اغیار کی کوشش	۲۷۲
آج ہم نے شادی کو مشکل بنا دیا	۲۷۳
شادی کرنے کی بہترین عمر	۲۷۳
لڑکی کی شادی میں ہم کیا غلطی کرتے ہیں؟	۲۷۳
ایسے بھی شادی ہوتی ہے	۲۷۵
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا تقویٰ	۲۷۶
وہ بھی مائیں تھیں	۲۷۸

عنوان	صفحہ نمبر
شادی کی شرائط	۲۷۸
شادی کرتے وقت والدین سے اجازت ضرور لیں	۲۷۸
نکاح کی تقریب مسجد میں منعقد کریں	۲۷۹
علماء اعتراض کیوں کرتے ہیں؟	۲۸۰
نسبت کی لاج رکھیں	۲۸۱
شادی کے دن بھی نماز کی توفیق نہیں ہوتی؟	۲۸۳
نکاح میں لڑکی کا وکیل کس کو بنائیں	۲۸۳
ولیمے کا مسنون طریقہ	۲۸۴
شادیوں میں وقت اور پیسوں کا ضیاع	۲۸۵
تقریبات میں اسراف کا گناہ	۲۸۹
امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اعتدال	۲۸۹
بخل کی مذمت	۲۹۰
اسراف کی ممانعت	۲۹۰
فضول خرچی کی مثال	۲۹۰
شیطان کے بھائی	۲۹۱
وہ ٹوپیاں جن میں نماز مکروہ ہے	۲۹۱
اسراف کے طبی نقصانات	۲۹۲
جسم کے تین حصے	۲۹۳
ایک شادی میں اسراف کی انتہاء	۲۹۳
ایک لمحہ فکریہ	۲۹۴

عنوان	صفحہ نمبر
سب سے زیادہ بابرکت نکاح	۲۹۴
موجودہ شادیوں میں پائی جانے والی خرابیاں	۲۹۴
غضب الٰہی کو دعوت دینے والی حرکتیں	۲۹۵
میوزک والی شادیوں میں کھانے کا حکم	۲۹۶
اللہ تعالیٰ کی ناراضگی	۲۹۶
کھل کر بات کرنے کی وجہ	۲۹۶
بے پردگی پر سخت وعید	۲۹۷
امت کے لیے قربانیوں کی انتہاء	۲۹۷
انتہائی افسوسناک	۲۹۸
سب سے زیادہ قیمتی دولت	۲۹۸
ایک عجیب حقیقت	۲۹۹
شادی ہو پر سادی ہو	۲۹۹
قرآن کا مذاق	۳۰۰
اسراف سے بچنے کا عزم کریں	۳۰۰
نکاح کی تقریب میں خصوصی بیان	۳۰۱
نکاح ایک عبادت	۳۰۵
انبیاء علیہم السلام کی مشترکہ سنت	۳۰۵
نکاح کی تعداد	۳۰۶
نکاح کی ترغیب اور برکت	۳۰۶
ایک آرٹیکل	۳۰۷

عنوان	صفحہ نمبر
بے پردہ عورت کی حیثیت	۳۰۸
مبارک شجرہ نسب	۳۰۸
حضور علیہ السلام صفات انبیاء کے جامع	۳۰۹
تکمیل ایمان کا ذریعہ	۳۱۰
نکاح کا مقصد	۳۱۱
تین چیزوں میں تاخیر کی ممانعت	۳۱۱
نکاح میں آسانی کا حکم	۳۱۲
پریشانیوں کا سبب	۳۱۳
اللہ کی نافرمانی سبب پریشانی	۳۱۳
پریشانی کا اصل حل	۳۱۴
عبادتِ نکاح کی حفاظت	۳۱۴
نکاح کی برکت	۳۱۵
سب سے زیادہ بابرکت نکاح	۳۱۵
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ	۳۱۵
نیک لوگوں کے یہاں نکاح کرنے کے ثمرات	۳۱۶
دین داری اور خوش اخلاقی کی اہمیت	۳۱۷
بے نظیر اخلاقِ کریمانہ	۳۱۸
شاعر کا عشق نبوی	۳۱۸
مبارک باد	۳۱۹
خوشی میں بھی حدود کی رعایت	۳۱۹

عنوان	صفحہ نمبر
غصہ آگ کی چنگاری	۳۲۱
غصہ کے وقت کیا کرنا چاہیے؟	۳۲۵
غصے کے اعتبار سے لوگوں کی چار قسمیں	۳۲۶
عبرت ناک واقعہ	۳۲۷
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت آموز واقعہ	۳۲۸
حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قرآن کی آیت پر فوراً عمل	۳۲۹
شیطان کو زبردست طمانچہ	۳۳۰
سبق آموز واقعہ	۳۳۱
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلم	۳۳۲
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین اہم صفات	۳۳۲
شیطان کیسے گمراہ کرتا ہے	۳۳۴
موسیٰ علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ	۳۳۵
حضرت لقمان حکیم علیہ السلام سے منقول شدہ بات	۳۳۶
پاکیزہ معاشرے کے قرآنی اصول	۳۳۹
سورۂ حجرات کا بنیادی مضمون	۳۴۳
باہم نفرتوں کی ایک وجہ	۳۴۳
کمال، زوال میں کیسے بدلتا ہے؟	۳۴۴
بدگمانی کی وجہ	۳۴۵
نماز سراسر بندگی	۳۴۵
سب سے پہلا لفظ اور اُس میں اشارات	۳۴۵

عنوان	صفحہ نمبر
نماز سے باہر کیفیت مطلوبہ	۳۴۶
ہماری کیفیت	۳۴۶
نظر ستار کی ستاری پر	۳۴۷
بدگمانی کا اثر	۳۴۷
مسلمان کی حرمت	۳۴۷
سبق آموز واقعہ	۳۴۸
ایک اور واقعہ	۳۴۹
شیطان کی چال	۳۴۹
گناہ کا اثر	۳۵۰
دوسروں کے عیوب ظاہر کرنے والا	۳۵۰
پردہ دری کا انجام	۳۵۱
سبق آموز مشہور واقعہ	۳۵۱
اصل تقویٰ	۳۵۲
قرآنِ کریم کی دو اصطلاحات میں فرق	۳۵۳
دل صاف رکھنے پر عظیم انعام	۳۵۳
ہمارا حال	۳۵۵
دل کی کیفیت معلوم کرنے کا طریقہ	۳۵۵
صبر کیسا؟	۳۵۶
صبر کا بریک	۳۵۶
ایمان کی کشتی کی حفاظت	۳۵۷

عنوان	صفحہ نمبر
جینے کا سلیقہ	۳۵۷
سکون پانے کا فارمولا	۳۵۸
انعاماتِ ربانیہ کی بارش	۳۵۹
شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم	۳۵۹
حسن معاشرت	۳۶۱
کامل مسلمان	۳۶۵
حصول محبت کا نسخہ	۳۶۶
اللہ کی اطاعت اور اس کا ثمرہ	۳۶۶
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور قبولیت	۳۶۷
سب کی محبت کیسے پائیں؟	۳۶۷
ایک سنگین گناہ	۳۶۸
پہلا اہم نکتہ	۳۶۸
غلام کی عزت نفس کا خیال	۳۶۹
اسلام کا طرہ امتیاز	۳۷۰
عمومی تکلیف دہ امور	۳۷۰
اکثر کافروں کے مسلمان ہونے کی وجہ	۳۷۱
دوسرا اہم نکتہ	۳۷۲
موبائل کی تباہ کاریاں	۳۷۲
اللہ تعالیٰ کا ضابطہ	۳۷۳
دلوں کو جوڑنے والی چیز	۳۷۳
بہت تشویش ناک مناظر	۳۷۴

عنوان	صفحہ نمبر
تین طرح کی مخلوق	۳۷۴
انسان کا امتحان	۳۷۵
اپنی پہچان	۳۷۵
سبق آموز حیرت ناک واقعہ	۳۷۶
محاسبہ کی ضرورت	۳۷۶
حسن معاشرت پر مغفرت کا فیصلہ	۳۷۷
آقا علیہ السلام کا حسن معاشرت	۳۷۷
احساسات کا خیال	۳۷۸
قیامت کا منظر	۳۷۸
پڑوسیوں کے حقوق	۳۷۹
غلام اور نوکر کے ساتھ حسن سلوک	۳۷۹
انداز تکلم میں احتیاط کی ضرورت	۳۸۰
اللہ تعالیٰ کا عجیب سوال	۳۸۰
آقا علیہ السلام کے آخری دو پیغام	۳۸۰
سبق آموز واقعہ	۳۸۱
حقوق کا ترازو	۳۸۱
عذاب قبر کے دو اسباب	۳۸۱
مؤمن کا حال	۳۸۲
عذاب کی مزید تفصیل	۳۸۳
دلوں کو مفتی بنایئے	۳۸۳

جلد پنجم مکمل

کرونا وائرس سے ڈریں یا اپنے گناہوں سے؟

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....جسم اور روح اور ان کی غذا۔
- .....روح کی پاکیزگی کے چار طریقے۔
- .....حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ۔
- .....کن چیزوں سے ڈرنے کی ضرورت ہے؟۔
- .....کرونا وائرس سے حفاظت کا طریقہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ط

﴿سورۂ انعام: ۱۲۰﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
ہو اسی میں اگر کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم تاجدار مدینہ محمد مصطفی احمد مجتبی ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی چونکہ Coronavirus پھیل رہا ہے لوگ تشویش میں مبتلا ہیں اسی لیے اس روحانی اور جسمانی بیماریوں کے متعلق وبائی امراض کے متعلق کچھ گزارشات قرآن وسنت کی روشنی میں کرنا چاہوں گا۔

انسان کن چیزوں کا مجموعہ ہیں

Caronavirus ہو یا ڈینگی ہو یا نت نئی بیماریاں ایک مسلمان کو اس

سے پریشان ہونے کی گھبرانے کی ٹینشن کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسی لیے کہ اللہ تعالی نے ایک جسم کو بنایا اور ایک اس کے اندر روح کو ڈالا انسان مرکب اور مجموعہ ہے دو چیزوں کا ایک کو جسم کہتے ہیں اور دوسری چیز کو روح کہتے ہیں۔

جسم روح اور ان کے غذاء

اللہ نے جسم کو زمین سے بنایا مٹی سے انسان بنا تو اللہ نے اس کی غذا بھی مٹی سے نکالی گندم غلہ چاول سبزیاں پھل فروٹ پانی اللہ نے روح کو اپنے امر سے پیدا کیا روح اوپر سے آئی اس کی غذا بھی اللہ نے اوپر سے بھیجی جیسے نماز روزہ قرآن ذکر دعائیں اور نیک اعمال اور قرآن کریم میں اللہ نے یوں فرمایا:

اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ۔

یہ جو اچھی بات ہوتی ہے، یہ جو اچھا عمل ہوتا ہے یہ اوپر جاتا ہے اور اسی کے مطابق اوپر سے فیصلے آتے ہیں گویا کہ:

اعمال کے مطابق فیصلہ

اللہ نے حالات کا سوئچ اعمال کے ساتھ جوڑا ہے، جیسے ہمارے حالات ہوں گے ویسے ہی ہم پر حالات آئیں گے اور حدیث مبارکہ میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے یوں فرمایا:

اَعْمَالُكُمْ عُمَّالُكُمْ

تمہارے اعمال ہی تمہارے حکمران ہے

حدیث قدسی میں اللہ فرماتے ہیں:

اَنَا اللّٰهُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَالِكُ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِیْ یَدِیْ

میں اللہ ہوں میں بادشاہ ہوں میں تمہارا مالک ہوں سارے بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔

جب یہ بندے میری اطاعت کرتے ہیں فرمانبرداری کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دلوں میں رحمت ڈال دیتا ہوں نرمی ڈال دیتا ہوں، مخلوق سے محبت کا جذبہ ڈال دیتا ہوں اور جب یہ بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دلوں میں انتقام بھر دیتا ہوں، سختی ڈال دیتا ہوں تو تم اپنے حکمرانوں کو برا کہنے میں اپنا وقت ضائع نہ کرو میری طرف متوجہ ہو جاؤ، میری طرف رجوع کرلو، میرے سامنے گڑگڑانا شروع کر دو تو میں تمہارے لیے کافی ہو جاؤں گا۔

پاور فل کون؟ جسم یا روح؟

اللہ نے ایک چیز جسم کو بنایا اور دوسری چیز روح کو بنایا دونوں چیزیں ملتی ہے تو انسان کہلاتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ ان دونوں چیزوں میں پاور فل کون ہے؟ مضبوط کون ہے؟ طاقتور کون ہے؟ جسم یا روح آیئے ہم جائزہ لیتے ہیں کہ جسم کے بغیر روح کی حیثیت ہے جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا جسم قبر میں چلا جاتا ہے اور اس کی روح اگر نیک ہے تو علیین میں جاتی ہے۔

إِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾

اور اگر روح بری ہو، گناہ گار ہو تو سجین میں چلی جاتی ہے تو جسم کے بغیر بھی روح سفر کرتی ہے، اس کے اندر حرکت ہوتی ہے لیکن اگر روح نکل جائے تو جسم کسی کام کا نہیں رہتا، روح نکل گئی ہاتھ ہیں لیکن پکڑ نہیں سکتے، پاؤں ہیں چل نہیں سکتے آنکھ ہے دیکھ نہیں سکتے بلکہ دیکھنا تو دور کی بعد روح نکلتے وقت

آنکھیں کھلی رہ جائیں تو خود سے بند بھی نہیں ہوسکتیں کوئی اور بند کرتا ہے کان ہے پر سن نہیں سکتے زبان ہے پر بول نہیں سکتی، دانت ہے پر چبا نہیں سکتے زبان ہے پر چکھ نہیں سکتی دل ہے پر سوچ نہیں سکتا یعنی روح کے بغیر جسم کسی کام کا نہیں رہتا اگر اس جسم پر ایک مکھی بیٹھ جائے تو یہ اس کو اڑا بھی سکتا تو معلوم یہ ہوا کہ جسم اور روح میں طاقت ور چیز وہ روح ہے اور ہم اس روح پر کتنی محنت کر رہے ہیں اور جسم پر کتنی محنت کر رہے ہیں؟

روح نکلنے کے ساتھ سارے اسٹیٹس ختم

اصل میں سوال اور سوچنے کا مقام یہ ہے ظاہر سی بات ہے کہ اس کا جواب ہمیں یوں نظر آئے گا کہ جب روح نکلتی ہے تو انسان کا نام بھی بدل جاتا ہے، اس کی حیثیت بھی بدل جاتی ہے پہلے ڈاکٹر صاحب، انجینئر صاحب، جج صاحب، وکیل صاحب، MPA صاحب، MNA صاحب، مفتی صاحب، حاجی صاحب، سائنس دان، باپ، استاد BOSS یہ نام تھا لیکن جب روح نکل جائے تو اب باپ میت بن جاتا ہے، استاد میت بن جاتا ہے، ڈاکٹر میت بن جاتا ہے، انجینئر میت بن جاتا ہے، جج میت بن جاتا ہے، وکیل میت بن جاتا ہے، MNA MPA میت بن جاتا ہے، شوہر میت بن جاتا ہے، بیوی میت بن جاتی ہے، اب کوئی یہ نہیں کہتا جی حاجی صاحب کی تدفین کب ہوگی کوئی نہیں کہتا جج صاحب کو قبر میں کب لے جایا جائے گا کوئی نہیں کہتا وکیل صاحب کا کفن آیا یا نہیں بلکہ کہتے ہیں جنازہ کب ہے میت کو کب اٹھاؤ گے تدفین کب ہوگی، وہ سارے نام، وہ سارے عہدے، وہ ساری ڈگریاں، وہ سارے منصب، وہ ساری ویلیو ختم ہوگئی ایک روح نکلنے سے نام بھی ختم، عہدہ

بھی ختم، پاؤں کا چلنا بھی ختم، دل و دماغ کا سوچنا بھی ختم، اپنے مال پر ملکیت بھی ختم۔

مال آپ کا یا وارثوں کا

جب کبھی آپ اپنی زندگی میں اپنی وصیت لکھنے بیٹھو گے کہ بھائی! میرے مرنے کے بعد بیوی کو یہ دو، بیٹے کو یہ دو، بیٹی کو یہ دو، مسجد میں اتنا دو، مدرسہ میں اتنا دو، جب آپ اپنی زندگی اپنی وصیت لکھنے بیٹھو گے تو آپ کو پتا چلے گا کہ جس کا کچھ حصہ نہیں وہ آپ خود ہو آپ کے مال میں سے کس کو ایک روپیہ بھی نہیں ملے گا وہ آپ خود ہو یہ مال تو آپ کے وارثوں کا ہوجائے گا۔

جسم کی روح کی حیثیت

اسی لیے فرمایا یہ جسم سواری ہے اور روح اس پر سوار ہے اب سوار اگر مضبوط ہوتا ہے تو وہ سواری کو قابو کرتا ہے

گھوڑے کو قابو کرتا ہے

اونٹ کو قابو کرتا ہے

خچر اور گدھے کو قابو کرتا ہے

ہینڈل سنبھال کر گاڑی کو قابو کرتا ہے

ہاتھی اور شیر اور چیتے کو قابو کرتا ہے

22 ٹائر والے ٹرالے کو قابو کرتا ہے

اور اگر سوار کمزور ہو تو پھر سواری بھٹک جاتی ہے، سواری طیش میں آجاتی ہے، وہ سوار کو گرادیتی ہے، غلط جگہ پر پہنچا دیتی ہے تو سوار کا مضبوط ہونا

ضروری ہے،

ہماری محنت کا میدان جسم یا روح؟

ہماری ساری محنت سوار کے بجائے سواری پر ہے، دنیا میں جتنی محنت کا میدان ہے وہ جسم کے لیے ہے

ہوسپٹل جسم کے علاج کے لیے

میڈیسن جسم کے لیے

روڈ جسم کے لیے

اسکول کالجز جسم کے لیے

کپڑے جسم کے لیے

صابن اور شیمپو جسم کے لیے

کھانا اور پینا جسم کے لیے

تو یہ سارا میدان جسم کے لیے ہے روح کے لیے تو کچھ بھی نہیں کر رہے، کھیتی باڑی جسم کے لیے غلہ جسم کے لیے پانی جسم کے لیے، یہ ساری نعمتیں جسم کے لیے، ہیں روح کی طرف ہماری توجہ ہی کوئی نہیں ہے۔

بھائی! ایک آدمی کے پاس مہمان آئے اور وہ مہمان ایک بہترین کار میں آئے ایک بہتری گاڑی کا کلر دیکھیں، اس کی گاڑی کے شیشے دیکھیں، اس کی گاڑی کے ٹائر دیکھیں، اس کی گاڑی کا میٹریل دیکھیں، اس کی گاڑی کا ہینڈل دیکھیں تو وہ مہمان کہے گا بڑے بے وقوف لوگ ہیں، بڑے نا آشنا لوگ ہیں، بڑے ناقدرے لوگ ہیں یہ میرے بجائے میری گاڑی کی طرف لپک گئے تو یہ روح بھی ہمارے بارے میں کہتی ہے یہ تو بہت بے وقوف لوگ ہیں، اصلی

چیز کو چھوڑ کر یہ جسم کی طرف، سواری طرف لپک پڑے ہیں۔

روح کیسے پاکیزہ ہوتی ہے؟ پہلا طریقہ

اس لیے ہم روح کی پاکیزگی کا اہتمام کریں، روح پاک ہوتی ہے، طہارت سے آدمی وضو کرتا ہے، ظاہری جسم بھی پاک ہوتا ہے اور باطنی گناہ بھی پاک ہوتے ہیں، ہاتھ دھوتا ہے وہ گناہ دھل گئے، بازو دھوتا ہے وہ گناہ جو بازو سے صادر ہوئے، دھل جاتے ہیں، پاؤں دھوتا ہے وہ گناہ جن کی طرف پاؤں سے چل کر گیا تھا وہ معاف ہوجاتے ہیں، مسح کرتا ہے وہ گناہ جو اس کے سر کے حصے میں تھے وہ خیالات اور وساوس کی صورت میں ہوں وہ معاف ہوگئے تو ایک تو جو ہر حال میں وضو میں رہے گا تو اس کی روح قوی رہے گی، روح طاقتور رہے گی، روح مضبوط رہے گی، اپنی روح کو مضبوط بنانے کے لیے طاقتور، قوی اور پاکیزہ بنانے کے لیے ہر حال میں وضو میں رہیں ہر وقت وضو میں رہیں حضرت سہل رضی اللہ عنہ کو جب جنت کی بشارت دی گئی تو پوچھا گیا کہ تمہارا کون سا عمل ہے جو اللہ کو اتنا پسند آگیا، کہا میرا عمل یہ ہے کہ میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں پھر سے وضو کر لیتا ہوں، ابھی اس وائرس میں بھی احتیاطی تدابیر میں ڈاکٹر یہ بتا رہے ہیں کہ اپنے چہرے کو اور ان اعضاء کو جو نظر آتے ہیں، جو کھلے ہوئے ہیں ان کو پانی سے تر رکھیں۔ اب وضو میں کیا ہوتا ہے سب سے زیادہ آنکھ، کان، ناک، چہرہ پر پانی ڈالا جاتا ہے کلی بھی کرتا ہے ناک میں پانی بھی ڈالتا ہے، چہرہ کو بھی اچھی طرح دھوتا ہے سر کا مسح بھی کرتا ہے، ہاتھوں کو اور پاؤں کو بھی دھوتا ہے وہ اعضاء جو ظاہر ہیں اس کو دھونے کا حکم ہے تو ایک روح کی پاکیزگی کا بہترین ذریعہ اور علاج کہ ہر وقت وضو میں رہنے کی کوشش

کریں۔

روح کی پاکیزگی کا دوسرا طریقہ

اور دوسری بات کہ ہم سے جو بھی گناہ ہوجائے اس کے بعد نیکی کرلیں گناہ تو ظاہر ہے انسان سے ہی ہوتا ہے فرشتوں سے تو نہیں ہوتا۔

كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّآءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ

ہر انسان گناہ گار ہے بہترین گناہ گار وہ ہے جو گناہ کے بعد توبہ کرلے، ندامت آجائے، عاجزی پیدا ہوجائے فرمایا جب انسان گناہ کے بعد نیکی کرتا ہے۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ

بے شک نیکیاں گناہوں کو دھو ڈالتی ہیں گناہوں کو مٹادیتی ہیں

جیسے ریموور ہوتا ہے آدمی کچھ غلط لکھ لے تو ریموور سے اس کو صاف کردیتا ہے، ربڑ سے اس کو مٹا دیتا ہے اسی طرح جو نیکی آدمی کرتا ہے یہ پچھلے گناہوں کو صاف کردیتی ہے۔

حضرت عکرمہ بن ابی جہل، ابوجہل کا بیٹا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے اور جنگ یرموک میں رومیوں سے لڑائی ہے اور رومیوں کی تعداد زیادہ ہے وہ لڑائی میں بھی بڑے سخت۔ مسلمان ہارنے لگے حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اتر گئے تلوار لہراتے ہوئے کافروں کی صفوں میں گھسنے لگے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جیسا بہادر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا عکرمہ! زیادہ آگے نہ بڑھ تیری شہادت سے مسلمانوں کو بہت نقصان ہوسکتا ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خالد! آج میرے راستے میں رکاوٹ نہیں بن، میرے

باپ نے رسول ﷺ کو بہت ستایا ہے، مسلمانوں کو بہت اذیتیں دی ہیں اور باپ کی اتباع میں میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو بڑا ستایا ہے، مسلمانوں کے خلاف میں نے بڑی جنگیں لڑی ہیں بہت گناہ گار ہوں، اب یہ موقع ہاتھ لگا ہے ناموس رسالت پر کٹ مرنے کا، ناموس رسالت پر جان نچاور کرنے کا، ناموس رسالت پر تن من دھن کی بازی لگا دینے کا، اپنے روٹھے ہوئے رب کو منانے کا، رسول ﷺ کے سینے کو ٹھنڈک پہنچانے کا یہ موقع مجھے ملا ہے میرے راستے سے ہٹ جا۔

خالد رضی اللہ عنہ کو ہٹایا اور عکرمہ رضی اللہ عنہ نے زور سے پکار لگائی کہ کون ہے جو مجھ سے موت پر بیعت کرتا ہے، 400 صحابہ رضی اللہ عنہم تیار ہوگئے جس میں حضرت حرار بھی تھے۔ 400 صحابہ عکرمہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں کافروں کی صف میں گھسے چیرتے ہوئے ان کے دانت کھٹے کردیے، انہیں ناکوں چنے چبانے پر مجبور کردیا، ان کو شکست فاش دے دی جب جنگ ختم ہوئی مسلمان تو جنگ جیت گئے لیکن تین زخمی ایسے پڑے تھے جو بالکل نزع کی حالت میں تھے ایک حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ایک ان کے چچا حارث بن ہشام ایک عیاش بن ربیعہ ایک صحابی حارث کے پاس پانی پلانے لے کر گئے، نزع کی حالت ہے، زخموں سے چور چور ہے، عکرمہ رضی اللہ عنہ نے آہ بھری حارث رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے چھوڑو عکرمہ رضی اللہ عنہ کو پانی پلاؤ، عکرمہ رضی اللہ عنہ کے پاس پانی لے کر آئے، تو عیاش بن ربیعہ نے آہ بھری، عکرمہ رضی اللہ عنہ نے نزع کی حالت میں کہا: عیاش بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو پانی پلاؤ وہاں پانی لے جایا گیا، تو روح پرواز ہوچکی ہے عکرمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو یہ بھی اللہ کو پیارے ہوچکے ہیں، حارث رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ بھی جان جان آفریں کے حوالہ کرچکے ہیں، یہ واقعہ میں مزے

لے کر سنا رہا ہوں، آپ مزے لے کر سن رہے ہیں، مجھے سنانے میں اور آپ کو سننے میں ایک منٹ نہیں لگا لیکن ذرا تصور میں وہ منظر لاؤ وہ کیفیت لاؤ، وہ احساس بیدار کرو کہ لڑتے لڑتے آدمی زخموں سے چور ہے اور بدن خون آلود ہے اور بھوک اور پیاس کی شدت ہے اور نزع کی سختی بھی ہے، سکرات الموت جس سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے، وہ اس حال میں بھی اپنے بھائی کی فکر میں ہیں تو یہ ہے۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ﴿سورہ ہود: ۱۱۴﴾

گناہ کے بعد آدمی نیکی ایسے جذبہ سے کرے کہ اللہ راضی ہوجائے عکرمہ نے کر کے دِکھایا حضرت وحشی رضی اللہ عنہ جس نے نبی علیہ السلام کے سگے چچا لاڈلے چچا

اَسَدُ اللّٰہِ وَاَسَدُ رَسُوْلِہٖ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو نیزے کے وار سے شہید کیا تھا اور پھر مثلہ کیا گیا تھا ان کے ناک، کان کو کاٹا گیا تھا، اتنا بڑا گناہ لیکن جب مسلمان ہوئے تو کہا اب ایسی نیکی کروں گا کہ جو اس گناہ کا کفارہ ہوجائے، جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور صحابہ اس کی سرکوبی کے لیے نکلے، حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بھی اس لشکر میں شامل تھے، جنگ شروع ہوئی ان کی ساری توجہ، ان کا سارا دھیان مسیلمہ پر تھا، کسی طرح اس کے قریب گئے اور نیزے سے اس کو مردار اور واصل جہنم کردیا اور نعرہ لگایا میں رسول اللہ ﷺ کے سینے کو ٹھنڈک پہنچا رہا ہوں گناہ کے بعد نیکی ہوجائے اس سے روح پاک ہوتی ہے۔

روح کی پاکیزگی کا تیسرا واقعہ

اور تیسری چیز جو روح کی پاکیزگی کا سبب ہے وہ استغفار ہے۔

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾

اپنے رب سے استغفار طلب کرتے رہو وہ گناہوں کو معاف کرے گا

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾ (سورہ نوح: ۱۱، ۱۲)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آیا کہا حضرت! بہت گناہ گار ہوں کائی وظیفہ بتلائیں کہ اللہ معاف کردے ،فرمایا استغفار کرو دوسرا شخص آیا حضرت قحط سالی ہے، بارشیں بند ہیں، کوئی وظیفہ بتلائیں حضرت نے فرمایا استغفار کرو۔ تیسرا آدمی آیا حضرت! مالی تنگ دستی کا شکار ہوں کوئی وظیفہ بتلائیں حضرت نے فرمایا استغفار کرو ،چوتھا آیا حضرت نیک اولاد کے لیے وظیفہ بتلائیں فرمایا استغفار کرو شاگردوں نے کہا حضرت چار لوگ سب کی مراد الگ الگ تھی آپ نے ایک ہی وظیفہ بتلادیا، ڈاکٹر کے پاس مریض آتا ہے کسی کو ٹیبلیٹ دیتا ہے، کسی کو سیرپ دیتا ہے، کسی کو انجکشن لگاتا ہے، آپ کے پاس چار مریض آئے ان سب کی نوعیت الگ الگ تھی آپ نے ایک ہی جواب دیا استغفار کرو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے لگتا ہے تم نے قرآن کو سمجھا نہیں انتیسواں پارہ اٹھاؤ سورۃ نوح کو کھولو دیکھو اس اللہ کا اعلان کیا ہے

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ

اپنے ربّ سے بخشش طلب کرتے رہو

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾

وہ گناہوں کو معاف کرے گا۔

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾

وہ تم پر بارش برسائے گا۔

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ

اور وہ تمہیں مال دے اور وہ اولاد بھی دے گا۔

یہ ڈبل کیپسول ہے، ہر مرض و بیماری کا علاج ہے، ہر مرض کی دواء۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اسی طرح جو درود شریف پڑھتا ہے فرمایا اللہ اس کے سارے مسئلے ساری پریشانیوں کو حل کر دیتا ہے، ایک صحابی رسول نے رسول ﷺ سے عرض کیا کہ میں ایک تہائی یا ایک چوتھائی درود پڑھ رہا ہوں اور باقی اور ذکر کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اچھی بات ہے اگر درود تھوڑا زیادہ کرلو اس نے کہا اب میں ایک تہائی درود پڑھوں گا باقی دوسرا ذکر کروں گا، حضور ﷺ نے فرمایا اچھی بات ہے اگر اور درود پڑھ لو تو اس نے کہا میں آدھا آدھا دو حصوں میں کروں گا آپ نے فرمایا بہت اچھی بات ہے اگر تھوڑا اور زیادہ کرلیں اس نے کہا میں ہر وقت آپ پر درود بھی پڑھوں گا آپ نے فرمایا پھر تو تیرے سارے مسئلے حل ہو گئے تو استغفار اور درود کی کثرت کی جائے۔

روح کی پاکیزگی کا چوتھا طریقہ

چوتھا ذریعہ اس روح کو پاک کرنے کا وہ جہنم ہے کہ جیسے مسجد میں آدمی ناپاکی کی حالت میں داخل نہیں ہوسکتا بہتر یہ ہے کہ بغیر وضو کے بھی مسجد نہ آئے۔

مسجد کا مقام

تو بھائی مسجد اللہ کا گھر ہے دنیا میں جس نے جنت کو دیکھنا ہو وہ مسجد کو

دیکھ لے۔

علماء فرماتے ہیں دنیا میں جو مسجدیں ہیں وہی آخرت میں جنت ہوگی تو جس طرح مسجد میں بغیر وضو کے، بغیر طہارت کے آنا منع ہے اسی طرح جنت میں بھی گناہوں والے جسم کے ساتھ جانا منع ہے جو گناہ گار مسلمان ہوں گے ان کو کچھ وقت کے لیے جہنم میں ڈالا جائے گا، جہنم میں تھوڑا سا عذاب اور سزا بھگت کر وہ گناہوں سے بالکل پاکیزہ ہوجائیں گے یہاں تک کہ کچھ جہنمی جل کر سیاہ ہوکر کوئلہ بن جائیں گے، انہیں جنت داخلے سے پہلے جنت میں نہر نہر الحیاۃ میں غوطہ دیا جائے گا اور جب اس سے نکلیں گے تو بالکل فریش، ہشاش بشاش، ترو تازہ، چمکتے دمکتے بہترین حالت میں اللہ انہیں جنت میں داخل کرے گا تو یہ روح کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور جیسے میں نے عرض کیا تھا کہ کرونا وائرس اور ان جیسی دوسری بیماریوں سے مسلمان کو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا مقام

کیونکہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کا پورا نام تھا عامر بن عبد اللہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا لقب دیا جو کسی صحابی کے حصے میں نہیں آیا فرمایا:

لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةُ بْنُ الْجَرَّاحِ

ہر امت کے لیے ایک امانتدار ہوتا ہے، ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کا جو امین ہے وہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہے، اتنا بڑا لقب والا صحابی رسول ان پر ایک دوسری آزمائش ایسی آئی جو شاید ہی کسی کے اوپر آئی ہو،

بدر کی جنگ ہے اور یہ بہادری کے ساتھ کافروں کو قتل کر رہے ہیں، ان کی صفوں میں گھس رہے ہیں، ایک کافر ان کے سامنے آتا ہے، یہ راستہ بدل دیتے ہیں اوروں سے لڑنا شروع کر دیتے، وہ کافر راستہ بدل کر پھر سامنے آتا ہے مقابلہ پر، یہ پھر راستہ بدل لیتے ہیں، یہ جہاں جاتے ہیں وہ سامنے آتا ہے، یہ بہت کوشش کرتے کہ اس کافر سے میرا سامنا نہ ہو۔ لیکن اس کافر نے سارے راستے بند کر دیے جب انہوں نے دیکھا اب یہ نہیں چھوڑے گا تو انہوں نے تلوار کا ایک وار اس کے سر پر کیا اور اس کو قتل کر دیا آپ کو معلوم ہے وہ کافر کون تھا؟ وہ ان کا سگا والد تھا اس موقع پر انہوں نے اپنے والد کو قتل نہیں کیا اپنے والد میں چھپے مشرک اور کافر کو قتل کیا تھا، رسول اللہ ﷺ کے دشمن کو قتل کیا تھا۔

یہ وہ عظیم صحابی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عیسائیوں کا ایک وفد آیا کہ ہمارے آپس کے کچھ جھگڑے ہیں آپ کسی ایسے آدمی کو بھیجیں جو ہمارا تصفیہ کرائے، ہمارا فیصلہ کرے آپ ﷺ نے فرمایا! میں تمہارے ساتھ ایسا آدمی بھیجوں گا جو قوی بھی ہے، امین بھی ہے تم دوپہر کو مسجد نبوی آجانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں یہ بات سن رہا تھا میں مسجد جلدی آگیا اس امید سے کہ آقا ﷺ مجھے ان کے ساتھ روانہ کر دیں گے فرمایا جب وہ عیسائیوں کا وفد آیا تو رسول اللہ ﷺ صحابہ کو دیکھ رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہے میں قریب ہی بیٹھ گیا کہ شاید میں آقا ﷺ کو نظر آجاؤں، اللہ کے رسول ﷺ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہا:

اُخْرُجْ مَعَهُمْ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ

ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ جاؤ اور ان کا فیصلہ کرو اور ان کو کہا کہ میں تمہیں ایسا آدمی دے رہا ہوں جو قوی بھی ہے، امین بھی ہے۔

اُحد میں جب صحابہ کرام سے اجتہادی غلطی ہوگئی کفار نے گھیر لیا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے پیچھے سے حملہ کر دیا، بھاگنے والے کافر بھی پلٹ آئے، مسلمان ستر صحابہ تقریبا شہید ہوئے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

بے مثال قربانی

اس موقعے پر ایک کافر نعرے لگا رہا تھا۔

دُلُّوْنِیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ..... مجھے محمد کا پتا بتاؤ آج نہیں چھوڑوں گا۔

جن دس صحابہ نے جان پر کھیل کر رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کی تھی ان میں ایک ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے، جب آقا ﷺ کے چہرے میں کڑیاں گھس گئی تھیں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنگ کے بعد کڑیاں نکالنے کے لیے آگے بڑھے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا ابا بکر! آج یہ خدمت کا موقع مجھے دیں رسول اللہ ﷺ نے بھی کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو موقع دو، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ہاتھ سے وہ کڑیاں نکالتا نکل سکتی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ کا چہرہ زخمی ہو جاتا، میں نے اپنے دانت سے ایک کڑی نکالی کڑی بھی نکل گئی میرا دانت بھی نکل گیا، دوسرے دانت سے دوسری کڑی نکالی کڑی بھی نکل گئی میرا دانت بھی نکل گیا، صحابہ فرماتے ہیں سامنے کے دو دانت نہ ہونے کے باوجود ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے اچھے لگتے تھے، خوش نما لگتے تھے، دلربا لگتے تھے۔

حکمِ شرعی کی لاج

رسول اللہ ﷺ کے لیے ایسی قربانی دینے والا صحابی۔

آپ کو پتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو شام بھیجا امیر بنا کر شام فتح ہوگیا یہ وہاں کے گورنر اور والی بن گئے، وہاں طاعون کی وباء پھیل گئی جیسے کرونا وائرس ہے، اس کو وبائی امراض کہتے ہیں، ہزاروں لوگ اس سے جاں بحق ہوگئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے ایک اہم کام میں آپ سے مشورہ کی ضرورت پڑگئی ہے میرا خط آپ کو ملے صبح کا انتظار نہ کرنا، صبح ملے شام کا انتظار نہ کرنا فوراً مدینہ آجانا، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے خط کو پڑھا کہا میں سمجھ گیا امیر المؤمنین کو مجھ سے مشورہ کی کیا ضرورت ہے امیر المؤمنین چاہتے ہیں میں اس طاعون کی بیماری سے بھاگ کر آجاؤں، کہیں میں شہید نہ ہو جاؤں مجھے سعادت نہ ملے، جواب لکھا آپ کی یہ بات میں نہیں مانوں گا، میں نے رسول ﷺ سے سنا کہ اگر وبا پھیل جائے، طاعون پھیل جائے وہاں جمے رہنا وہاں سے مت بھاگنا۔

امی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ طاعون، وبائی امراض اللہ کا عذاب ہے اللہ جس پر چاہتے ہیں بھیج دیتے ہیں لیکن یہ مؤمنوں کے لیے رحمت ہے جو مؤمن اس یقین کے ساتھ ٹھہرا رہا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی چیز مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی، اس ثابت قدمی پر بھی شہادت کا اجر ملے گا، اس وباء سے اگر میں مرگیا تو شہادت کا اجر ملے گا اس لیے میں نہیں آؤں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب ملا، پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، لوگوں نے کہا کیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا ہے فرمایا انتقال ہوا نہیں ہونے والا ہے۔

گناہوں سے ڈرنے کی ضرورت

میرے دوستو! کرونا وائرس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ،ڈرنا ہے تو اپنے گناہوں سے ڈرو، اللہ کے غضب کو دعوت دینے والے کاموں سے ڈرو، شراب پی رہے ہیں، زنا کر رہے ہیں، قتل کر رہے ہیں، رشوت، سود کا لین دین کر رہے ہیں، ڈاڑھیاں منڈوا رہے ہیں، انگریزوں کے طریقوں پر بال رکھ رہے ہیں، انگریزوں کا لباس پہن رہے ہیں، شادیوں میں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے جنازے نکال رہے ہیں، حرام کاروبار کر رہے ہیں، ملاوٹ کر رہے ہیں، جھوٹی قسم کھا کر مال دے رہے ہیں، عیب چھپا کر مال بیچ رہے ہیں، نماز چھوڑ رہے ہیں، اب فجر کی نماز کا وقت پیچھے آرہا ہے لوگ بھی پیچھے آرہے ہیں کوئی کہتا ہے رات کو دیر سے سوتا ہوں، کوئی کہتا ہے صبح آنکھ نہیں کھلتی۔

کمزوری کی انتہاء

کوئی کہتا ہے آرام کا وقت نہیں ملتا،آپ یہ جواب رسول اللہ ﷺ کے سامنے نہیں چلا سکتے، آپ یہ بہانے منکر نکیر کو نہیں بول سکتے، سیدھا بولو ہمارے ایمان میں کمی ہے ،رسول کی محبت میں کمی ہے، اللہ کے قرآن کی محبت میں کمی ہے، اللہ کی قسم! یہ آواز اس لیے آتی ہے کہ ہمارے ایمان کا لیول بہت کم ہے، اپنے ایمان کی فکر کریں، نمازوں کی پابندی کریں، فجر کی نماز بھی پڑھیں جو لوگ جمعہ میں ہوتے ہیں وہ پانچوں نمازوں میں ہوں، وہ فجر میں ہوں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انتقال کا وقت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس کھڑے ہیں آپ کو کیا تکلیف ہے فرمایا اپنے گناہوں کا غم ہے، فرمایا چاہت کیا ہے؟ فرمایا اللہ کی رحمت کا طلب گار ہوں۔

وائرس سے حفاظت کا طریقہ

تو اس لیے گناہوں سے بچیں، ہاں وائرس سے بچاؤ کے لیے جو دعائیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہیں ان کا اہتمام کریں آیت کریمہ کا اہتمام کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

پڑھیں سورۃ التوبہ کی آخری دو آیات پڑھیں، آیات قرانیہ کا اہتمام کریں اور مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں، اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

گناہوں کے ان گنت نقصانات

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر البصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....دونوں جہاں کی کامیابی کا راز
- .....متقی بننے کا آسان راستہ
- .....نیکیوں کے اثرات زائل ہونے کی وجہ۔
- .....شیطان کا خطرناک جال۔
- .....ہماری پریشانیوں کی وجوہات۔
- .....حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کا طریقۂ مناجات
- .....گناہ گار توبہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا واقعہ
- .....موبائل کی تباہ کاری۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَکَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ

﴿سورۂ انعام: ۱۲۰﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

یہ عادت عیش و عشرت دنیا کی چھڑادے
رحم اپنا کردے اے خالق تسلیمی
کبھی درد کی تمنا کبھی کوشش مداوی
کبھی بجلیوں کی خواہش کبھی فکر آشیانہ
اسی کش مکش میں گزری میری زندگی کی راتیں
کبھی سازاور سوز رومیؒ کبھی پیچ وپا رازیؒ
یہاں ایسے رہے کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

دونوں جہاں کی کامیابی کا راز

یہ وہ آیت کریمہ ہے جس میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے، حرم شریف کے اندر ایک اللہ والے سے ملاقات ہوئی تو عرض کی کہ کوئی نصیحت فرمادیجیے فرمانے لگے قرآن کریم کی ایک آیت وہ بھی آدھی آیت، اس آدھی آیت کو آپ اپنے پلے سے باندھ لو دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوجاؤ گے اور قرآن کریم کی وہ آیت:

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ﴿سورۂ انعام: ۱۲۰﴾

گناہوں کو چھوڑ دو ظاہری گناہ کو بھی باطنی گناہ کو بھی

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب انسان گناہ سے توبہ کرتا ہے تو وہ ایسے پاک صاف ہوجاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہوا، اس کے بدن پر کوئی گناہ کے اثرات نہیں تھے ایسے پاک صاف ہوجاتا ہے۔

متقی بننے کا آسان راستہ

سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نیک بننا چاہتا ہوں، عبادت گزار بننا چاہتا ہوں، متقی بننا چاہتا ہوں، آپ نے یوں نہیں کہا کہ کثرت سے نوافل پڑھو، کثرت سے روزے رکھو، کثرت سے زکوٰۃ دو، کثرت سے حج وعمرے کرو آپ ﷺ نے فرمایا:

اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ

حرام چیزوں سے بچ جاؤ تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔

گناہوں کا علاج

اس گناہ کی مثال کینسر کے مرض کی طرح ہے اس کا ایک ہی علاج ہوتا ہے Sccssors اور آپریشن، وہ دواؤں سے ٹھیک نہیں ہوتا، انجکشن سے کور نہیں ہوتا، اس عضو کو کاٹنا پڑے گا، جسم سے علیحدہ کرنا پڑے گا فرمایا اسی طرح گناہوں کا علاج گناہوں کو چھوڑ دینا ہے بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نیکیاں تو کرلیتے ہے اور نیکیاں کرنا زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔

گناہ سے بچنا زیادہ مشکل کام ہے، ہم نیکیاں تو کرلیتے ہے لیکن اس کے

بعد گناہ بھی کثرت کے ساتھ کرتے رہتے ہیں۔

مثال سے بات کی وضاحت

اس کی مثال تو یوں ہے ایک ٹینکی کے اندر پانی ڈال دیا جائے اور اس کا وال یا نلکا کھول دیا جائے پانی ڈالتے رہو وہ نلکے کے راستے سے نکلتا رہے گا یہ ٹینکی کبھی نہیں بھرے گی، ہم نیکیاں بھی کرتے ہیں، آنکھوں سے گناہ صادر ہو رہے ہیں کانوں سے گناہ صادر ہو رہے ہیں زبان سے گناہ صادر ہو رہے ہیں ہاتھ گناہوں سے آلودہ ہیں پاؤں گناہوں کی دلدل میں لت پت ہیں دل دماغ گناہوں کا Prodector بنا ہوا ہے۔

نیکیوں کے اثرات زائل ہونے کی وجہ

وہ نیکیوں کے اثرات چہرے پر نظر نہیں آتے، وہ نیکیوں کے اثرات زائل ہو گئے، ساٹھ سال سے نماز پڑھ رہا ہے نماز میں حضوری نصیب نہیں ہوتی کہ کس کے سامنے کھڑا ہوں، اللہ کو کیا پیش کر رہا ہوں، کھڑے مسجد میں میں ہیں دل دماغ کہیں اور ہے، ساٹھ سال سے روزہ رکھ رہے ہیں ایک روزہ بھی ایسا نہیں کہ جو اللہ کے دربار میں پیش کرنے کے قابل ہو۔

کثرت سے حج اور عمرے کیے ایک حج کے بارے میں بھی دل مطمئن نہیں، ڈاڑھی میں سفیدی آ گئی گناہوں میں کمی نہیں آئی، بالوں کا رنگ تبدیل ہو گیا، سانس میں کمی آ گئی، کمر جھک گئی، آنکھوں سے بینائی چلی گئی، کانوں میں شنوائی اس درجہ کی نہیں رہی، زبان میں بولنے کا وہ پاور نہیں رہا، پکڑنے میں وہ طاقت نہیں رہی، چلتے ہوئے پاؤں لڑکھڑاتے ہیں لیکن گناہوں میں کمی نہیں

آئی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ گناہ سے نہیں بچ رہا نیکیوں کے اثرات زائل ہو گئے۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب واقعہ

پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ غیبی آواز آئی عبد القادر! ہم نے تمہیں بخش دیا تمہیں عبادت کی ضرورت نہیں ہے تمہاری نمازیں معاف۔ عالم تھے، اللہ والے تھے، سمجھ گئے شیطان ہے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

پڑھا قرآن کی یہ آیت ذہن میں آئی

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ (سورہ حجر:۹۹)

ہمارے پیغمبر جو بخشے بخشائے ہیں، جو وجہ کائنات میں انہیں اللہ نے حکم دیا کہ موت تک عبادت کرتے رہیں ان پر معاف نہیں تو مجھ پر کیسے معاف ہے؟ شیطان نے جاتے جاتے دوسرا وار کیا، کہا عبد القادر! تمہیں تمہارے علم نے بچالیا پھر فرمانے لگے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

مجھے میرے علم نے نہیں مجھے اللہ کے فضل نے بچایا ہے۔

شیطان کا خطرناک جال

ہر آدمی کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے اس کے برے اعمال کو اس کے سامنے خوبصورت بنا کر پیش کر رہا ہے بنڈل کی پیکنگ تو بڑی وی آئی پی لیکن اندر کچرا بھرا ہوا ہے کہتا ہے تم تو دین کا بڑا کام کر رہے ہو، تم تو بڑے سماجی

کارکن ہو، تم تو فلاحی کام کرنے والے ہو، یہ ساری قوم تمہارے پیچھے ہے، کوئی گانے بجا کر لوگوں کو اپنی طرف مائل کر رہا ہے، کوئی ڈانس کر کے لوگوں کو اپنی طرف بلا رہا ہے، کوئی لوگوں کی نمازوں میں خلل ڈال رہا ہے، کوئی تلاوت میں خلل ڈال رہا ہے، کوئی ذکر میں خلل ڈال رہا ہے، کوئی بیماروں کو تکلیف پہنچا رہا ہے، کسی کی وجہ سے پڑوسی چین کی نیند سو نہیں ہو سکتے شیطان نے ان کاموں میں لگا دیا۔

گناہوں کو کس طرح چھوڑیں

تو میں عرض کر رہا تھا کہ گناہوں کو چھوڑنا یہ دونوں جہانوں کی کامیابی ہے اب گناہوں کو چھوڑنا آسان کیسے ہوگا؟ جب گناہوں کے نقصانات کا یقینی ہونا دل میں آجائے گا، ہمیں یہ یقین ہے کہ سانپ نقصان دہ ہے وہ ڈستا ہے، اس کے اندر زہر ہے، اس کے ڈسنے سے موت واقع ہو جاتی ہے، ہمیں یقین ہے اس لیے سانپ کو ہاتھ نہیں لگاتے، کتنا ہی خوبصورت سانپ کیوں نہ ہو، سانپ کا بچہ کیوں نہ ہو کوئی قریب بھی نہیں جائے گا یقین ہے کہ قریب جاؤں گا تو نقصان ہوگا۔

سو (100) قسم کی مٹھائیاں ہیں اور پتا چل جائے کہ ایک میں زہر ہے ننانوے میں زہر نہیں ہے کوئی 10 کھا سکتا ہے؟ کوئی پانچ کھا سکتا ہے؟ بہادر سے بہادر انسان ایک بھی نہیں کھائے گا کیا معلوم جس کو میں کھاؤں اسی میں زہر ہو احتیاط کرو گے گناہ کے نقصان ہونے کا یقین نہیں ہے کہ اس سے اللہ ناراض ہوگا، اللہ کا قہر مجھ پر آسکتا ہے، مجھے جہنم میں جلنا ہوگا قبر کے اندر عذاب ہوگا، حشر کے اندر رسوائی ہوگی، پل صراط بہت مشکل سے پار کرنا ہوگا،

اگر یہ یقین ہوتا تو گناہ کو چھوڑنا بھی آسان ہوتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان و یقین کی طاقت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یقین تھا کہ گناہ کے اندر نقصان ہے سب سے بڑا نقصان یہ کہ میرا اللہ مجھ سے ناراض ہو رہا ہے، جب صحابہ کا لشکر روم کی طرف روانہ ہوا تو رومیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان لوگوں سے لڑنا ہمارے بس کا کام نہیں ہے آدھی دنیا کو فتح کر چکے ہیں، تعداد میں کم ہیں اسلحہ برائے نام ہے، بدن کے اعتبار سے لاغر اور کمزور ہیں لیکن ان کے اندر ایمان اور روحانیت کی وہ طاقت ہے کہ پہاڑ بھی ان کے سامنے نہیں ٹک سکتے لہٰذا ان کے ایمان پر ضرب لگاؤ، ان کے ایمان پر چوٹ لگاؤ۔

روم کی عورتیں بڑی خوبصورت تھی، ان کو نیم برہنہ لباس پہنا کر شہر کے مین راستہ پر کھڑا کر دیا اور کہا کہ جب صحابہ کا لشکر آئے تو گانے بھی گاؤ اور ڈانس بھی کرو، تم اپنے بدن کی نمائش بھی کرو، انہیں اپنی طرف مائل کرو، ان کی نظریں تم پر پڑیں گی بدنظری ہوگی اللہ کی مدد اٹھ جائے گی، پھر ہم ان پر غالب آجائیں گے، چنانچہ انہوں نے عورتوں کو کھڑا کر دیا صحابہ کو پتا چلا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ امیر لشکر تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہا: انہوں نے جو پلاننگ کی ہے اور اللہ کا حکم ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ

(سورۂ نور: ۳۰)

تم نے اپنی نظروں کو جھکانا ہے ایمان کو بچانا ہے صحابہ کا لشکر ان عورتوں کے درمیان سے گزرا کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کی نظر کسی بھی عورت کی طرف نہیں

اٹھی، لشکر آگے چلا گیا عورتیں حیران رہ گئیں اور کسی عورت نے پیچھے سے یوں کہہ دیا یہ تو مرد ہی نظر نہیں آتے نہ ہماری طرف دیکھا، نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے یہ تو مرد ہی نظر نہیں آتے، دوسری عورت نے کہاں ان جیسے مرد روئے زمین پر کوئی نہیں یہ ایمان کی طاقت سے مالا مال ہیں، ان کے پیغمبر نے ان کو بدل دیا اور کسی نے کہا جب یہ اتنے پاکیزہ ہیں تو ان کے رہنما، پیشوا، پیغمبر کتنا پاکیزہ ہوگا ہمیں کلمہ پڑھاؤ، ہم مسلمان ہورہی ہیں، یہ ایمان کی طاقت ہے، گناہ سے بچنا، گناہ کو چھوڑنا پھر آسان ہوگا۔

گناہ کرتے وقت انسان کی غلط فہمی

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾

ہمارے پاس تو رب کی وہ طاقت ہے، ہمارے ساتھ تو وہ اللہ ہے جو آنکھ کی خیانت کو دیکھتا ہے، جو دل کے چھپے ہوئے راز کو جانتا ہے، تم پھر کس سے چھپا رہے ہو، مخلوق کی طرف کھلنے والے سارے دروازے بند کردیے اللہ کی طرف کا دروازہ تم بند نہیں کرسکے اس کے پاس تو دیکھنے والی ایسی آنکھ ہے۔

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ﴿سورہ بقرہ: ۲۵۵﴾

جو اونگھتی نہیں، جو سوتی نہیں

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا ﴿سورہ ابراہیم: ۴۲﴾

جو بالکل غافل نہیں ہے

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ ﴿سورہ زمر: ۵۱﴾

جو عاجز نہیں ہے

جس سے ایک ذرہ برابر چیز بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں، وہ اندھیری رات میں چلنے والی چیونٹی کو دیکھتا ہے، اس کے چلنے کی آہٹ کو سنتا ہے، اس کے دل میں ابھرنے والی باتیں جانتا ہے، اس کے چلنے سے بننے والی لکیر کو دیکھتا ہے، آپ کو مائیکرو اسکوپ اور دور بین سے وہ لکیر نظر نہیں آئے گی میرے اللہ اس کو بھی دیکھ رہا ہے، اس اللہ کے سامنے کیوں گناہ کرتے ہو، تمہیں شرم نہیں آتی۔

زلیخا یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دیتی ہے اور اپنے اس بت کے اوپر کپڑا ڈال دیتی ہے یوسف علیہ السلام پوچھتے ہیں اس بت پر پردہ کیوں ڈالا، کہنے لگی کہ یہ میرا خدا ہے اس کے سامنے گناہ کرتے ہوئے حیا آتی ہے، حضرت یوسف علیہ السلام فرمانے لگے: تمہارا خدا تم سے چھپ سکتا ہے میرا خدا تو نہیں چھپ سکتا۔

لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ ﴿سورہ یوسف: ۲۴﴾

اس ضمن میں یاد آیا حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ بن چکے اور ملک کے اندر قحط سالی ہوگئی انہوں نے پہلے سے مال، غلہ اسٹاک کیا ہوا تھا تفصیلی واقعہ ہے ایک نوجوان آیا اور اس بیت المال کے ذمہ داروں سے کہنے لگا مجھے راشن دو انہوں نے پوچھا تمہارے گھر کے افراد کتنے ہیں کہا سات ہیں سات تھیلے نکال کردے دیے اس نے کہا مجھے تو زیادہ چاہیے انہوں نے کہا کہ بادشاہ کا آڈر یہ ہے کہ جتنے گھر کے افراد ہوں گے اس کے مطابق تھیلے دیے جائیں گے سات افراد تھے سات تھیلے تمہیں دے دیے اس نے کہا نہیں مجھے تو زیادہ چاہیے ذمہ داروں نے کہا کہ تم بادشاہ کے پاس جاؤ یہ نوجوان یوسف علیہ السلام کی

خدمت میں آیا اس نے کہا کہ مجھے کچھ اور بھی دیں یوسف علیہ السلام نے کہا تین اور دے دو دس لے جاؤ اس نے کہا مجھے اور دیں یوسف علیہ السلام نے کہا تیرا حق سات تھیلے تھا میں نے تو تجھے دس دیے اب بس کر۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت بات یہ ہے کہ آپ اگر مجھے پہچان جائیں تو آپ اس سے بھی زیادہ دیں گے یوسف علیہ السلام نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں وہی بچہ ہوں جس نے آپ کی پاکدامنی کی گواہی دی۔

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ﴿سورہ یوسف:۲۶﴾

یوسف علیہ السلام نے کہا اس کو پچاس تھیلے دے دو پچاس تھیلے اس کو دے دیے اللہ نے وحی کے ذریعے یوسف علیہ السلام سے پوچھا آپ نے اس نوجوان کو پچاس تھیلے کیوں دیے؟ یوسف علیہ السلام کہنے لگے اے اللہ! اس نے بچپن میں میری پاکدامنی کی گواہی دی تھی میں نے اتنا دیا جتنی میری شان تھی اللہ فرمانے لگے اے یوسف! تو نے بچے کو اتنا دیا جتنا تیری شان تھی اس نے تیری پاکی کی گواہی تھی اور جو میری وحدانیت کی گواہی دے گا قیامت کے دن میں اس کو اتنا دوں گا جتنی میری شان ہے۔

ہمارے مصائب اور پریشانیوں کی وجوہات

تو میں عرض کر رہا تھا پانچ سال کا بچہ جو اتنا گناہ نہیں کرسکتا دنیا والوں کا ڈر ہوتا ہے گناہ نہیں کرتے ہے اللہ کا ڈر نہیں ہے لگے ہوئے ہے گناہوں میں اور اللہ کو ناراض کر کے پھر کہتا ہے کہ جی! گھر میں سکون نہیں رزق کی تنگی ہے عجیب بیماریوں نے گھر میں گھیرا ڈال دیا ہے دشمن بہت ہوگئے حاسدین بہت ہوگئے لوگوں کی نظر لگ گئی میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو! یہ میرے رب کا

اعلان ہے۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

﴿سورہ شوریٰ: ۳۰﴾

جو بھی مصیبت پہونچتی ہے تمہارے گناہوں کی وجہ سے ہے

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ

﴿سورہ روم: ۴۱﴾

خشکی میں اور سمندر میں جو بھی فساد برپا ہوتا ہے تمہارے گناہوں کی وجہ سے۔

عبادات میں حلاوت کیسے آئے گی؟

حدیث قدسی میں میرا اللہ فرماتا ہے:

جس نے میرے ڈر سے آنکھوں کو نیچے کرلیا، بدنظری نہیں کی میں اس کو ایسا ایمان ایمان عطا کروں گا کہ یہ اس کی حلاوت دل میں محسوس کرے گا اس کی برکت یہ دل میں محسوس کرے گا، پھر نماز پڑھنے میں مزا آئے گا۔

کسی نے حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا آپ سجدہ بہت طویل کرتے ہیں، فرمانے لگے میں سجدہ میں جاتا ہوں یوں لگتا ہے کہ محبوب کے قدموں میں سر رکھ دیا ہے اٹھانے کو دل نہیں کرتا۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کسی نے جنت کی حوروں کی بات کی فرمانے لگے ارے! اگر مجھے قیامت کے اندر اللہ پوچھے کہ تمہیں کیا چاہیے میں عرش کے نیچے ایک مصلی کی جگہ مانگ کر نماز شروع کردوں گا پھر فرمایا یہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کا مناجات کرنے کا انداز

رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے بارے میں آتا ہے جب رات ہوجاتی تو دعا کرتیں اے اللہ! دن چلا گیا رات آگئی سب نے دروازے بند کردیے سب سوگئے تیرا در اور دروازہ ابھی تک کھلا ہوا ہے، ساری رات وہ جاگتے جاگتے گزار دیتیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ﴿سورۂ بنی اسرائیل: ۶۵﴾

میرے بندے پر شیطان کا زور نہیں چلتا۔

یہ شیطان کے قابو میں نہیں آتے، ان پر شیطان اپنا تسلط نہیں جماسکتا کیونکہ یہ گناہوں سے بچنے والے ہیں۔

مثال سے بات وضاحت

علماء نے مثال دی ایک ہے نجاست حقیقی اور ایک ہے نجاست حکمی، نجاست حقیقی کپڑے پر یا بدن پر نجاست لگ جائے اور نجاست حکمی وہ گناہ ہوتا ہے وہ نر نہیں آتا لیکن وہ بھی گندی ہے، شراب کی گندگی، زنا کی گندگی، جھوٹ کی گندگی، قتل کی گندگی، رشوت کی گندگی، سود کی گندگی، حرام کی گندگی، تو فرمایا جو نجاست حقیقی ہے اگر وہ تھوڑی سی کپڑوں پر لگ جائے تو وہ معاف ہے، نماز ہوجاتی ہے، لیکن جو نجاست حکمی ہے اس کی کوئی مقدار بھی معاف نہیں، گناہ چھوڑنا ہوگا ورنہ نقصان دہ ہے۔

کوئی بھی گناہ چھوٹا نہیں ہوتا

کوئی یہ نہیں کہتا یہ تو بچھو کا بچہ ہے یہ کیا ڈسے گا، کوئی یہ نہیں کہتا یہ تو چھوٹی

سی چنگاری ہے اس سے میں ڈرتا اگر کوئی کسی کے گودام یا گھر میں تیلی لگا دے، تیلی پھینک دے تو گھر جل جائے بعد میں وہ کہے میں نے تو چھوٹی سی تیلی لگائی تھی نہیں میرے دوستو! اس کا گھر اجڑ گیا، اس کا سامان خاکستر ہوگیا، اس کے لیے لقمہ اجل بن گیا، یہ سارا کام چھوٹی سی ماچس کی تیلی نے کیا ہے تم چھوٹا گناہ کرتے ہو بڑے اللہ کو ناراض کرتے ہو۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے یہ نہ دیکھو گناہ چھوٹا ہے یا بڑا، یہ دیکھو جس ذات کی نافرمانی کر رہے ہو وہ ذات کتنی بڑی ہے۔

دل کی صفائی کے لیے کیا کریں؟

جب انسان وضو کرتا ہے اس کے اعضاء دھل جاتے ہیں، جو گناہ ہاتھ سے کیے دُھل گئے، جو گناہ چہرے سے کیے دھل گئے، جو گناہ پاؤں سے کیے دھل گئے، لیکن دل کیسے دھلے گا؟ دل دھونے کے لیے توبہ ہے قرآن کریم میں اللہ پاک نے نجاست حکمی کو پہلے ذکر کیا جو نظر نہیں آتی نجاست حقیقی کو بعد میں ذکر کیا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ ﴿سورۂ بقرہ: ۲۲۲﴾

بے شک اللہ محبت کرتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت کرتے ہیں پاک صاف رہنے والوں سے

با الفاظ دیگر بے شک اللہ محبت کرتے ہیں نجاست حکمی سے بچنے والوں سے اور بے شک اللہ محبت کرتے ہیں نجاست حقیقی سے بچنے والوں سے توبہ

کو پہلے ذکر کیا اور پاک صاف رہنے والوں کو بعد میں ذکر، کیا اس لیے۔

توبہ کا بیان

میرے دوستو! توبہ کی کوشش کیجیے اور پھر عزم کیجیے۔

کبھی درد کی تمنا کبھی کوشش مداوٰی
کبھی بجلیوں کی خواہش کبھی فکر آشیانہ
اسی کش مکش میں گزری میری زندگی کی راتیں
کبھی ساز اور سوز رومیؒ کبھی پیچ و پارازیؒ

انسان توبہ کرتا رہے، اپنے اللہ کو منانے کی فکر کرتا رہے، روٹھے ہوئے رب کو منانے کی فکر کرتا رہے اس لیے فرمایا تین چیزیں اللہ آسان کردیتے ہیں۔

1).....مسجد جو ارادہ کرتا ہے کہ مسجد بناؤں گا اللہ آسان کردیتے ہیں۔

2)..... اور بیٹی کا نکاح، کوئی کہتا ہے کہ بیٹی کی شادی کرواؤں گا اللہ راستہ آسان کردیتے ہیں۔

3).....توبہ کرنے کا ارادہ کرلے تو اللہ آسان فرما دیتے ہیں۔

گناہ گار توبہ کرنے والے سے اللہ پاک کی محبت

بنی اسرائیل کا ایک گناہ گار ننانوے قتل کیے ایک نے کہا تیری بخشش کی کوئی گنجائش نہیں، کوئی راستہ نہیں، اللہ تجھ سے ناراض ہے، اس قاتل نے کہا کہ جہنم میں تو جانا ہے سنچری کرکے چلا جاؤں، اس کو بھی قتل کردیا، پورے سو قتل ہوگئے، آگے گیا ایک اللہ والے عالم سے ملاقات ہوئی اس نے کہا سو قتل کیے ہوں، ہزار قتل کیے ہوں اللہ معاف کردے گا، اللہ کی مرضی اللہ سے کوئی

پوچھنے والا نہیں لیکن تجھے گناہ گاروں کی بستی چھوڑنی پڑے گی، گناہوں کی محبت والا ماحول چھوڑنا پڑے گا، آگے نیک لوگوں کی بستی ہے وہاں چلا جا، نیک لوگوں کی بستی کی طرف جارہا ہے درمیان میں پہنچا ادھر گناہ گاروں کی بستی اُدھر نیک لوگوں کی بستی ملک الموت آگیا، فرشتہ آگیا، عزائیل علیہ السلام آگئے تیرے جانے کا وقت ہے جاتے جاتے اس نے یوں چھلانگ سی ماری میرے بدن زیادہ نیک لوگوں کی بستی کی طرف ہو، اتنے میں جنت کے فرشتے بھی آئے، جہنم کے فرشتے بھی آئے، جہنم کے فرشتے کہنے لگے یہ تو بڑا گناہ گار ہے جہنم میں جائے گا۔

جنت کے فرشتے کہنے لگے اس کی نیت توبہ کی تھی یہ جنت میں جائے گا، اللہ کریم نے فیصلہ کیا دونوں طرف کی زمین کی پیمائش کرو، جس زمین کے قریب ہو ان میں اس کا شمار ہوگا اور ایک کتاب میں میں نے یوں پڑھا کہ اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ نیک لوگوں کی طرف سے سمٹ جا، یہ فاصلہ کم ہوگیا اور اللہ نے اسے بخش دیا۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ

﴿سورۂ نور: ۲۱﴾

اگر اللہ کا فضل لوگوں پر نہیں ہوتا تو کوئی پاکیزہ نہیں رہ سکتا تھا کوئی نیک نہیں بن سکتا یہ صرف میرے اللہ کی مرضی ہے۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے تین ادوار

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ رو کر یہ دعا کرتے تھے کہ میں نے تین ادوار دیکھے ہیں، میں تین ادوار سے گزرا ہوں، میرا ایک دور وہ تھا کہ نبی سے میری

دشمنی تھی اگر اس وقت مرجاتا تو جہنم میں جاتا، پھر دوسرا دور وہ تھا کہ نبی سے بڑھ کر مجھے کوئی پیارا نہیں تھا اس وقت میں دنیا سے چلا جاتا، تو جنت میں جاتا اب نبی چلے گئے، تیسرا دور یہ ہے اب میرا کیا ہوگا؟ اللہ کا خوف اتنا تھا اے اللہ! ہم آپ کی عبادت کا حق ادا نہیں کرسکے، اے اللہ! ہم عاجزی کے ساتھ استغفار کرنے والے ہیں۔

مجھے کون رشتہ دے گا؟

حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں، رنگ کے کالے ہیں، پیسہ ان کے پاس کچھ نہیں تھا ایک دن آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم شادی کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا مجھے کون رشتہ دے گا ایک بار پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم شادی کیوں نہیں کرتے؟ اس نے کہا نہ مال، نہ جاہ و جلال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ فرمایا تم شادی کیوں نہیں کرتے ہو؟

اس نے کہا: مجھے رشتہ دینے کے لیے کوئی تیار نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں انصاری کے گھر جاؤ اور ان سے کہو اللہ کے رسول نے تمہیں سلام بھیجا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کراؤ، انصار کا وہ صاحب حیثیت گھرانہ تھا، یہ صحابی ان کے گھر گئے اور ان کو سلام پیش کیا گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، فرمایا دوسرا پیغام یہ ہے کہ مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کراؤ اس شخص نے کہا کہ میں مشورہ کرکے آتا ہوں، بیوی سے مشورہ لیا تو اس نے کہا میں تو اس سے نکاح نہیں کراؤں گی نہ اس کے پاس مال ہے، نہ جاہ جلال ہے، نہ حسن اور خوبصورتی ہے میں نکاح نہیں کراؤں گی، اس لڑکی نے، اس کی بیٹی نے سن لیا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے لہٰذا مجھے اس کے حوالہ کردو، میرا رسول

مجھے ضائع نہیں کرے گا میں رشتہ کے لیے تیار ہوں، نکاح ہوگیا، ایک گھرانے کا اضافہ ہوگیا، ایک گھرانہ جس کی بنیاد تقویٰ اور پرہیز گاری تھی، ایک گھرانہ جس کی چھت تکبیر وتحریمہ تھی ایک گھرانہ جس کی راحت نماز اور قرآن تھا، ایک گھرانہ جس کا سکون اور اطمنان تپتی ہوئی ریت پر نفلی روزے رکھنا تھا، کچھ عرصے کے بعد جہاد کے اندر جاتے ہیں

اور جب جنگ ختم ہوتی ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہداء کو تلاش کرتے ہیں تو یہ صحابی بھی شہید ہیں ان کے آس پاس سات کافر قتل ہوئے پڑے ہیں، میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس نے سات کو قتل کیا اور خود بھی شہید ہوگیا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اس کو قبر میں اتارا اور فرمایا میں اس سے اور یہ مجھ سے راضی ہے۔

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقام ہوگا جس کو قبر میں اتارنے کے لیے میرے آقا خود قبر میں اتر گئے۔ اس لیے

دنیا عیش وعشرت کی جگہ نہیں

میرے دوستو! اس دنیا کے اندر رہ کر اللہ کو راضی کرلو، عیش وعشرت کا وقت آخرت ہے یہ دنیا نہیں ہے، یہ آنکھ بند ہوتی ہے تو انسان افسانہ بن گیا، پہلے ڈاکٹر تھا اب لاش ہے، پہلے مفتی تھا اب لاش ہے، پہلے سرجن تھا اب لاش ہے، پہلے باپ تھا اب لاش ہے، پہلے دادا تھا اب لاش ہے، پہلے خاوند تھا اب لاش ہے، اب لیول تبدیل ہوگیا، اس لیے آنکھ بند ہوئی تو انسان افسانہ ہوگیا کیا کیا، کیا کھایا، کیا پیا ساری چیزیں افسانہ ہوگئیں۔

ہم سفر آخرت کی تیاری کرلیں

میرے دوستو!

ہم دنیا میں سفر پر جاتے ہیں پھر جہاز میں یاد آتا ہے کہ فلاں فلاں ضروری چیز بھول گئے، کوئی ٹینشن نہیں اتر کر لے لیں گے لیکن آخرت کا جو سفر ہوگا پھر کوئی چیز راستہ سے نہیں ملے گی، کوئی چانس راستہ میں نہیں ملے گا، کوئی موقع میرے محترم دوستو! پھر راستہ میں نہیں ملے گا۔

دنیا و مافیھا عارضی اور فانی

ایک شخص نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو خط بھیجا حضرت! میں نے ڈاڑھی رکھ لی لوگ ہنس رہے ہیں فرمایا کوئی بات نہیں تمہیں قیامت میں رونا نہیں پڑے گا آج جو دنیا میں ہنستے ہیں کل قیامت میں روئیں گے، تمہیں اپنے اللہ کو منانا ہے، اپنے اللہ کو راضی کرنا ہے اپنے اللہ کے سامنے گڑگڑانا ہے۔

مشرق سے مغرب کے فاصلہ سمیٹنے والے نے کس ذات سے دور کردیا

ارے! یہ موبائل کی دنیا نے مغرب تک کے فاصلوں کو سمیٹ دیا قریب میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو دور کردیا باپ بیٹھا ہوا ہے اور بیٹا موبائل انٹرنیٹ سے امریکہ باتیں کر رہا ہے اتنے دور کے فاصلوں کو سمیٹ دیا اور اس قریب میں بیٹھے باپ سے دور کردیا اس ماں کو ناراض کردیا اللہ کی کتاب سے دور ہوگئے تسبیح سے اور ذکر سے غافل ہوگئے فارغ بیٹھنا اچھا نہیں لگتا بار بار موبائل کی

فکر Inbox کو بار بار دیکھتے ہو میسج کو بار بار چیک کرتے ہو خدا کی قسم! یہ کامیابی نہیں مشرق اور مغرب کے فاصلوں کو سمیٹنے والا دشمن تمہیں اللہ سے اتنا دور کرتا ہے جتنا مشرق سے مغرب کا فاصلہ ہے جتنا شمال سے جنوب تک کا فاصلہ ہے اپنوں سے اتنا دور کرے گا جتنا زمین سے آسمان تک کا فاصلہ ہے۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

کیا گناہ چھوٹا بھی ہوتا ہے؟

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب:

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... فلاحِ دارین کے لیے صرف آدھی آیت کا کافی ہونا۔
- ..... گناہِ صغیرہ اور گناہِ کبیرہ کی تقسیم اور اصل حقیقت۔
- ..... ہر انسان کے پاس تین حکومتیں۔
- ..... ہمارے معاملات میں مشکلات کیوں؟۔
- ..... گناہوں کے تین خطرناک نتائج۔
- ..... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان افروز واقعہ۔
- ..... حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت آمیز بات۔
- ..... رومی عورتوں کی فحاشی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تقویٰ۔
- ..... نیک اعمال کی برکات۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا
لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ كَفَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى
الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا
يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا
شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ ○ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ
الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ ○ وَهُمْ
كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ
مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ

﴿سورۂ انعام: ۱۲۰﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
ہو اسی میں اگر کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

کہ محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

یہاں ایسے رہے کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم فرقان مجید کی آٹھویں پارے کی سورۃ الانعام کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم تاجدار مدینہ محمد مصطفی احمد مجتبی ﷺ کی حدیث مبارکہ کا ایک حصہ پیش کیا۔

فلاح دارین کے لیے آدھی آیت کافی

حرم شریف میں ایک اللہ والے سے ملاقات ہوئی، کوئی وعظ و نصیحت کا پوچھا کہنے لگے یوں تو پورا قرآن نصیحتوں سے بھرا ہوا ہے، مواعظ کی کتاب ہے، عبرت کی کتاب ہے، انقلابی کتاب ہے، اصلاحی کتاب ہے، دلوں کو جوڑنے والی کتاب ہے، قرآن کی ہر سورت ہر آیت ہر لفظ بلکہ ہر ہر جگہ حکمتوں سے بھری ہوئی ہے، اس لیے کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ کی ذات حکیم ہے اور حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا قرآن کریم کے تیس پارے ہیں 114 سورتیں ہیں 7 منزلیں ہیں 14 سجدے ہیں 6666 تقریباً آیات ہیں،

لیکن انسان کی عبرت کے لیے، انسان کی اصلاح کے لیے، اس کے دل کی تبدیلی کے لیے، قرآن کی یہ آدھی آیت بھی کافی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر پورا قرآن نازل نہ ہوتا قرآن کی سب سے چھوٹی سورت سورۃ العصر نازل ہوجاتی تو اس میں اصلاح معاشرہ کے تمام پہلو موجود تھے۔

لیکن وہ بزرگ فرمانے لگے کہ پوری سورۃ نہیں، پوری آیت نہیں، اس آدھی آیت پر عمل ہوجائے انسان کی نجات کے لیے فلاح دارین کے لیے اخروی کامیابی کے لیے، جنت میں دخول کے لیے، اللہ کی رضا کے حصول کے لیے، نبی کی شفاعت کے لیے، اللہ کے قرب کے لیے کافی ہے یہ اتنی اہم آیت ہے آٹھواں پارہ سورۃ الانعام

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ

چھوڑ دو ظاہری گناہ بھی، باطنی گناہ بھی، چھوٹے گناہ بھی، بڑے گناہ بھی، نظر آنے والا گناہ بھی اور نظر نہ آنے والا گناہ بھی۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

یہ جو ہم گناہ کی تقسیم کرتے ہیں صغیرہ، کبیرہ تو یہ بھی ہم دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نہ دیکھو صغیرہ گناہ ہے کہ کبیرہ، چھوٹا گناہ ہے کہ بڑا، یہ دیکھو جس ذات کی نافرمانی کر رہے ہو وہ ذات کتنی بڑی ہے، سانپ کا بچہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ ڈستا ہے، اس کی فطرت میں ضرر پہنچانا ہے، کوئی سانپ کو ہاتھ میں لے کر اس سے کھیلتا نہیں ہے کہ یہ تو چھوٹا ہے، یہ تو بچہ ہے، کوئی سانپ کے بچے پر بنے ہوئے ڈیزائن کو چیک نہیں کرتا کہ یہ تو چھوٹا

ہے، کوئی بچھو کو پکڑ کر جیب میں نہیں رکھتا یہ تو بچہ ہے، یہ تو چھوٹا ہے، اس کی فطرت میں ڈنگ مارنا ہے، سانپ کی فطرت میں ڈسنا ہے سی طرح گناہ گناہ ہوتا ہے اللہ سے دور کرتا ہے، جہنم سے قریب کرتا ہے، لوگوں کی نظروں میں آپ کو حقیر بناتا ہے، چہرے سے نور زائل کرتا ہے، دل کا سکون غائب کرتا ہے، نیکیوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی، گناہ کی نحوست اور برائی ظاہر نہیں ہوتی، گناہ گناہ ہوتا ہے۔

گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک مشہور جملہ یہ تھا:

لَا صَغِيْرَةَ مَعَ الْإِصْرَارِ وَلَا كَبِيْرَةَ مَعَ الْاَسْتِغْفَارِ

بار بار کرنے سے کوئی گناہ صغیرہ نہیں رہتا کبیرہ بن جاتا ہے اور توبہ کرنے سے کوئی گناہ کبیرہ نہیں رہتا اللہ معاف کردیتے ہیں۔

تو فرمایا چھوڑ دو ظاہری گناہ بھی، باطنی گناہ بھی، چھوٹے گناہ بھی، بڑے گناہ بھی، نظر آنے والے گناہ بھی، نظر نہ آنے والے گناہ بھی، انفرادی گناہ بھی، اجتماعی گناہ بھی، خلوت کے گناہ بھی، اور جلوت کے گناہ بھی، ہم حکمرانوں کو کوستے ہیں ہم اسٹیٹ کے اوپر سارا ملبہ ڈالتے ہیں لیکن ہم بری الذمہ نہیں ہوسکتے تین ایس (S) ہماری زندگی کا محور ہے ایک سیلف اور ایک سوسائٹی اور ایک اسٹیٹ پہلے میں اپنی ذات کے گناہوں سے توبہ کروں، جو میری آنکھ کرتی ہے، جو میرے کان کرتے ہیں، جو میری زبان کرتی ہے، جو میرے ہاتھ پاؤں کرتے ہیں، جو میرا دل و دماغ کرتا ہے، جو میری شرمگاہ کرتی ہے، جو میرا پیٹ کرتا ہے، پہلے اپنی ذات کی فکر کرو اس کے اندر انقلاب برپا کرو، اس

پانچ چھ فٹ کی باڈی پر محنت کرو اس کو اللہ اور رسول کا پابند بناؤ، اس پانچ چھ فٹ کے بدن پر اسلام نافذ نہیں کیا اور چلے ہیں عالم کو فتح کرنے، دنیا میں فتوحات کا جھنڈا گاڑنے چلے ہیں۔

تین قسم کی حکومت اللہ نے ہر انسان کو عطا کی

اس لیے میرے دوستو، بھائیو، بزرگو! سب سے پہلے اپنی ذات کی فکر کرنی ہے، فرماتے ہیں اللہ نے تین حکومتیں ہر انسان کو عطاء کی ہیں۔

پہلی حکومت

پہلی حکومت اس کی اپنی باڈی پر ہے، ہمیں حکومت نہیں روکتی کہ ڈاڑھی نہیں رکھنا، پگڑی نہیں پہننا، شلوار، قمیص اور جبہ نہیں پہننا، حرام کھاؤ، بدنظری کرو، غیبت کرو اور سنو، زنا کرو ہمیں حکومت مجبور نہیں کرتی اور اس پر میری حکومت ہے، میں اس پر اسلام نافذ کروں۔

دوسری حکومت

پھر اللہ نے ہر آدمی کو اس کے گھر کی دہلیز پر حکمران بنایا ہے، حکومت نے ہمارے گھروں میں ٹی وی، ڈش اور کیبل کو زبردستی داخل نہیں کیا، موبائل کو ہماری جیب میں زبردستی نہیں ڈالا، موبائل کے اندر Apps کو اور غلط Videos کو حکومت نے ہمارے موبائل میں نہیں ڈالا، ہماری میموری کارڈ کو گندی چیزوں سے حکومت نے نہیں بھرا، بلکہ ہم نے پیسے دیے، ہم نے اپنی مرضی کے ساتھ یہ گناہ کیا ہے، تو گھر کے اندر بھی ہماری حکومت ہے، ہمارے گھر میں سنت کی بہاریں ہیں؟ اللہ کے احکامات ہیں؟ حلال حرام کا فرق

ہو رہا ہے؟

ایک تلخ حقیقت

کسی نے کہا، اگرچہ جملہ بڑا سخت ہے لیکن دل کو چھونے والا، حقیقت کے بالکل قریب اس معاشرے کی ایک بہترین عکاسی کی کہا حیرت ان عورتوں پر نہیں جو باریک اور تنگ لباس پہن کر، جو باریک کپڑے پہن کر، جو کھلے بالوں کے ساتھ، جو میک اپ اور پاؤڈر لگا کر، جو فیشن کر کے بازاروں میں نکلتی ہیں حیرت تو ان لوگوں پر ہے جن کے گھروں سے یہ عورتیں نکل رہی ہیں کیا ان گھروں میں مرد نہیں؟ کیا ان گھروں میں دینی حمیت اور غیرت ایمانی نہیں؟ کیا ان گھروں میں محمد رسول اللہ کا کوئی فرزند نہیں؟، کیا ان گھروں میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ترجمانی کرنے والا کوئی نہیں؟۔

میرے دوستو! آنکھیں کھولو غفلت کی نیند سے جاگ جاؤ، اپنی بیٹی، بہن پر نظر رکھو، اپنی بیویوں پر نظر رکھو ہم سے پوچھ ہوگی۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

تم میں سے ہر آدمی نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا

آج میرا اور آپ کا معاملہ مشکل کیوں؟

گھر میں یہ چیز کہاں سے آئی؟ کون لے کر آیا؟ پیسے کہاں سے ملے؟ میری بہن، بیٹی، بیوی کہاں جا رہی ہے؟ کس کے ساتھ جا رہی ہے؟ کس مقصد کے لیے جا رہی ہے؟ کس حلیہ میں جا رہی ہے؟ کس طرح کا لباس [illegible] تن کر

کے جارہی ہے؟ بے پردہ کیوں جارہی ہے؟ بہت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری نظر پڑوس کی عورت پر ہوتی ہے، فلاں کی بیوی کہاں گئی، فلاں کی بیٹی کے حالات چیک کرو، لیکن ہمیں یہ نظر نہیں آتا کہ اس گھر میں فاقے کتنے ہیں، اس گھر میں یتیم کتنے ہیں، اس گھر میں بیوائیں کتنی ہیں ہر آدمی نے اپنے آپ کو چھوڑ کر دوسروں کے پیچھے اپنے گھوڑے دوڑا دیے ہیں، آج میرا اور آپ کا معاملہ مشکل کیوں ہے؟۔

پہلے زمانے میں لوگ اپنا حساب لگاتے تھے، میرے بال بچے کتنے ہیں، میرے گھر کا کرایہ کتنا ہے، میرے راشن کا خرچ کتنا ہے، میری آمدن کتنی ہے میری انکم کتنی ہے اور میری بچت کتنی ہے، وہ اپنا حساب کرتے تھے تو معاملات آسان تھے، آج ہم نے پرائے حساب شروع کردیے وہ کتنا کماتا ہے، اس کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں، اس نے گاڑی کتنے کی لی ہے اس نے مکان کتنے کا خریدا ہے؟ اس کی تنخواہ کتنی ہے؟ اس کی بیٹی کیا کرتی ہے؟ اس کا بیٹا کیا کام کرتا ہے؟

میرے بھائی! جب آپ اپنا حساب چھوڑ کر دوسروں کا حساب شروع کرو گے تو ٹینشن بڑھے گی اور پھر اپنے بیوی بچے کنٹرول سے باہر ہوں گے اور دوسرے کی اولاد پر کیچڑ اچھالنے والا اس کی اپنی اولاد اس کے قابو میں نہیں ہوگی، اس لیے دوسری حکومت اللہ نے ہر آدمی کو اس کے گھر کی دہلیز کے اندر دے دی۔ لہٰذا جاگو، آنکھیں کھولو، فکر کرو۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

یہ قرآن کا طرز ہے فرمایا: بچاؤ اپنے آپ کو اور گھر والوں کو جہنم کی

آگ سے۔

تیسری حکومت

اور تیسری حکومت اللہ نے ہر آدمی کو دی اس کی دکان، اس کا ٹھیا، اس کی فیکٹری، اس کے کاروبار پر۔ آپ کو حکومت نہیں کہتی کہ مال مہنگا بیچو، حکومت نہیں کہتی عیب چھپا کر مال بیچو، حکومت نہیں کہتی ملاوٹ کرو، حکومت نہیں کہتی ٹال مٹول سے کام لو، حکومت نہیں کہتی ٹوپیاں پہناؤ، آپ یہاں کون سی شریعت نافذ کر رہے ہو اسی لیے پہلا ایس اپنے سیلف پر محنت کرو اپنی ذات پر۔ **دوسرا ایس سوسائٹی** جب میں شریعت کے مطابق بن جاؤں گا تو جس سوسائٹی اور معاشرے میں رہوں گا وہ معاشرہ بھی دیندار ہوجائے گا میں دیندار بن گیا آپ بن گئے ہم سب نے اپنی ذات پر محنت کی ہم دیندار ہوگئے تو خود بخود ہمارا معاشرہ اور سوسائٹی دیندار ہوجائے گا اور تیسرا ایس اسٹیٹ جب سیلف میں دین آئے گا سوسائٹی میں دین آئے گا تو اسٹیٹ میں بھی دین کی حکمرانی ہوگی تو یہ جو گناہ ہے فرمایا گناہوں کو چھوڑ دو ظاہری بھی، باطنی بھی، چھوٹے بھی، بڑے بھی، نظر آنے والے بھی اور چھپے ہوئے بھی، انفرادی بھی، اجتماعی بھی خلوت کے بھی اور جلوت کے بھی اور حدیث پاک میں محمد ﷺ نے بڑی عجیب بات ارشاد فرمائی۔

اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ

حرام سے بچو سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے

یہ نہیں کہا کہ نفل زیادہ پڑھو گے تو بڑے عابد بن جاؤ گے روزے زیادہ رکھو، تلاوت زیادہ کرو، فرمایا نہیں نہیں حرام کو چھوڑ دو تو تم بڑے عبادت گزار

بن جاؤ گے

مثال سے بات کی وضاحت

میں نے پہلے بھی مثال سے سمجھایا تھا ایک ہے دفع مضرت نقصان کو مٹانا۔ ایک ہے جلب منفعت فائدے کو لینا۔ دفع مضرت زیادہ ضروری ہے جلب منفعت سے مثلاً ایک کمرے میں سونا پڑا ہوا ہے اور اس کے قریب ایک سانپ اژدھا ہے، سونا فائدے کی چیز ہے اور اژدھا نقصان کی چیز ہے، عقلمند پہلے سونا لینے کی فکر نہیں کرے گا پہلے اژدھا اور نقصان سے بچنے کی کوشش کرے گا، اسی لیے آپ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو پہلے تعوذ پڑھتے ہیں، جس میں شیطان سے پناہ ہے پھر تسمیہ پڑھتے ہیں جس میں اللہ کی رحمت کو سمیٹنا ہے، تو جب انسان گناہ کرتا ہے تو دو مصیبتیں نقد ایک زوال النعمۃ نعمت زائل ہوجاتی ہے دوسرا عذاب آجاتا ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴿۷﴾

﴿سورۂ ابراہیم: ۷﴾

گناہ کیا نعمتیں زائل ہوگئیں اللہ کا عذاب آگیا

گناہ کے تین اہم نقصان

اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو تین مصیبتوں کا شکار ہوتا ہے پہلی مصیبت رزق میں کمی آجاتی ہے، کہتے ہیں پہلے مٹی کو ہاتھ لگاتے تھے سونا بن جاتا تھا، اب سونے کو ہاتھ لگاتے ہیں مٹی بن جاتی ہے یہ گناہوں کی نحوست ہے۔

اور دوسری سزا رزق بہت ہوگا، مال بہت ہوگا لیکن مشکل سے آئے گا

بھائی کروڑوں کا مالک ہے لیکن مشکل ہے کنٹینر پھنس گیا، جہاز ڈوب گیا؟ مارکیٹ اور پلازہ میں آگ لگ گئی، چوری ہوگئی ڈکیتی ہوگئی، نقصان ہوگیا رزق مشکل ہوجائے گا۔

اور تیسری سزا اللہ کی طرف سے لوگوں کی نظروں سے گر جائے گا، لوگوں کی نظروں میں اس کی حقارت بڑھے گی، لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے یہ اللہ کی طرف سے ایسی پکڑ میں آجائے گا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان افروز واقعہ

اسی لیے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بحرین پر حملہ کر رہے ہیں سامنے سمندر آگیا 36 کلو میٹر کا سمندر ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ صحابہ کو جمع کر کے یہ نہیں کہا کہ لکڑیاں جمع کرو اور کشتیاں بناؤ، لکڑیاں جمع کرو اور بحری جہاز بناؤ، تیرنا کس کو آتا ہے یہ سوال نہیں پوچھے، سب کو جمع کر لیا۔ اب پوچھا: کیا کوئی اس مجمع میں کبیرہ گناہ کرنے والا ہے؟ کوئی اللہ کی نافرمانی کرنے والا ہے اگر ہے تو توبہ کرلے پورے مجمع نے جواب دیا الحمدللہ اس مجمع میں کوئی بھی اللہ کی نافرمانی کرنے والا نہیں ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اپنے گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دو۔

اقبال نے تبھی تو کہا تھا:

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

36 کلو میٹر کا سمندر ہے، اپنے گھوڑے اس سمندر میں ڈال دیے اور وہ گھوڑے یوں تیر رہے تھے جیسے خشکی پر گھوڑے چلتے ہوں وہاں پر جب

ان کافروں نے دیکھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا لشکر آرہا ہے اور سمندر میں گھوڑے تیر رہے ہیں ڈوبتے نہیں ہیں تو انہوں نے کہا ''دیو آمدن، دیو آمدن'' یہ تو انسان نہیں ہیں دیو ہیں سمندر بھی اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں بن رہا، پہاڑ بھی ان کے راستے میں رکاوٹ نہیں بن رہے، جنگل بھی ان کے راستہ میں رکاوٹ نہیں بن رہے، یہ تو دیو ہیں انسان ہی نہیں تو اللہ نے دلوں پر ایسے رعب ڈالا۔

گناہ نے دیمک کی طرح ایمان کو کھا لیا

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

یہ جو گناہ ہے یہ دیمک کی طرح ہمیں چاٹ رہا ہے، ہمیں اندر سے کھا رہا ہے، ختم کر رہا ہے، مسلمان کی دعا میں جان نہیں، مسلمان کی نماز میں جان نہیں، مسلمان کی نگاہ میں تاثیر نہیں، اقبال مرحوم نے کیا کہا:

نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہے زنجیریں

آج نگاہوں میں تاثیر نہیں، آج زبان میں تاثیر نہیں، آج ہاتھ میں قوت نہیں، آج دل میں استقامت نہیں، آج انسان میں غیرت اور دینی حمیت نہیں، گناہوں نے ہمیں ختم کر دیا، اللہ سے دور کر دیا، رسول اللہ سے دور کر دیا، قرآن سے دور کر دیا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے دور کر دیا، تابعین اور اسلاف کے کردار سے دور کر دیا، یہ داغ دار مسلمان، یہ بدکردار مسلمان آج اس سے کافر نہیں ڈر رہا۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت عجیب بات ارشاد فرمائی فرمایا کہ ایک

آدمی جنگ کے لیے جارہا ہے زرہ پہنے ہوئے ہے تلوار اس کے ہاتھ میں ہے، اب وہ جنگ کے میدان کی طرف جارہا ہے تھک گیا اور کہنے لگا کہ میری یہ زرہ بہت بھاری ہے اس کو اتار دیتا ہوں تھوڑا اور آگے چلا، کہا گرمی بہت ہے خود کو بھی اتار دیا تھوڑا اور آگے چلا اور کہا اب یہ ترکش میں تیر بھی نہیں اٹھائے جاتے وہ بھی کھول کر رکھ دیے اور آگے گیا کھانا پینا توشہ دان سے کم کیا کہ اب یہ بوجھ نہیں اٹھایا جارہا وہ بھی کھول کر رکھ دیا اب جب یہ میدان جنگ میں پہنچا تو خالی پیٹ اور خالی ہاتھ، نہ اس کے پاس تلوار ہے، نہ ترکش میں تیر ہیں، نہ بدن پر زرہ ہے نہ سر پر خود ہے نہ بچاؤ اور سیفٹی کے لیے ڈھال ہے، یہ دشمن سے کیا لڑے گا، ہم بھی شیطان کا مقابلہ کرنے کے لیے خالی ہاتھ میدان میں اتر آئے ہیں، ذکر ہم سے نہیں ہوتا، تلاوت ہم نہیں کرسکتے، نمازوں کی پابندی ہمارے لیے بہت مشکل ہے، فجر کی نماز تو ہمارے لیے ناممکنات میں سے ہے۔

بہت گراں تم پر صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
طبع آزاد پر قید رمضاں بھائی ہے
تمہیں کہہ دو کہا یہی آئینِ وفاداری ہے
قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تو تم بھی نہیں
جذبہ باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

رات کو کسی کی فلائٹ ہو اس کے لیے اٹھنا آسان ہے، پولیس اور فوج میں ٹریننگ ہو رات کو اٹھنا آسان ہے، کسی دوست کی دعوت ہو رات کو اٹھنا آسان ہے، کھیت کو پانی لگانا ہو، رات کو اٹھنا آسان ہے، لائن کا میٹھا پانی

رات کو 2 بجے آتا ہو اٹھنا آسان ہے کسی دعوت میں جا کر دو تین بجے تک جاگنا آسان ہے، اگر مشکل ہے تو اللہ کی محبت میں رات کو اٹھنا مشکل ہے، رسول ﷺ کی محبت میں رات کو اٹھنا مشکل ہے۔

ہماری سستی کی انتہا

تو میرے دوستو! نماز ہم سے نہیں پڑھی جاتی، تلاوت ہم نہیں کرتے، ذکر میں دھیان ہمیں نصیب نہیں، مراقبہ ہم جانتے ہی نہیں، درس میں بیٹھنے کے لیے ٹائم نہیں، خانقاہوں میں جانے کے لیے فرصت نہیں اللہ والوں کی محبت میں بیٹھنا بہت مشکل لگتا ہے اور چلے ہیں شیطان سے مقابلہ کرنے جو اتنا پاور فل ہے جس کے پاس ایسے داؤ، ایسا جال ہے کہ جس سے بڑے بڑے ولی بھی بمشکل بچ پائے، اتنے پاور فل دشمن سے مقابلے کے لیے خالی ہاتھ میدان میں اترے ہیں بھائی! کیسے مقابلہ کریں گے، فرمایا:

اِذَاثَقُلَ الذِّكْرُ عَلٰى لِسَانِكَ وَ كَثُرَاللَّغْوُ فِيْ مَقَالِكَ مَسَّتِ الْجَوَارِحُ فِيْ شَهْوَتِكَ، وانسَدَّبَابُ الْفِكْرَةِ فِيْ ذِهْنِكَ۔

جب تیری زبان پر اللہ کا نام لینا مشکل ہوجائے، جب تیری باتوں میں فضول باتیں زیادہ ہوجائیں جب تیرے اعضاء حرام کی طرف زیادہ بڑھنے لگیں، جب غور وفکر، صلاحیت و تدبر تجھ سے ختم ہو جائے تو تو شیطان کے مقابلہ میں بے بس ہوجائے گا، شکست کھا جائے گا، تجھے مار پڑے گی، تجھے ڈنڈے پڑیں گے، تو رسوا ہوجائے گا، تیری کوئی حیثیت نہیں رہے گی، تیرے غبارے سے ہوا نکل جائے گی، تو بے وقعت ہوجائے گا لوگوں کی نظروں میں حقیر ہو جائے گا۔

رومیوں کی چال بازی

میرے دوستو! صحابہ کا لشکر روم جا رہا ہے۔ رومی بڑے سخت زمانے کے سپر پاور انہوں نے آپس میں مشورہ کیا یہ جو صحابہ ہیں عرب کے دیہاتی ایک کھجور کھا کر سارا دن جنگ لڑتے ہیں بغیر زرہ اور بغیر خود کے میدان میں اترتے ہیں تلوار کے بجائے لکڑی استعمال کرتے ہیں، موت سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسے ہم شراب سے کرتے ہیں، پیٹ پر پتھر باندھ کر سوکھی ہڈیوں کے ساتھ یہ دشمن پر طوفان کی طرح حملہ آور ہوتے ہیں، ان سے کیسے مقابلہ کریں؟ کسی نے کہا اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہے، اللہ کی مدد کو ان سے ہٹاؤ یہ ہار جائیں گے کہا کیسے ہٹائیں؟ کہا بدنظری کرواؤ روم کی عورتیں بڑی خوبصورت تھیں اتنی خوبصورت کہ بعض منافقین نے کہا:

حاسدین اور منافقین ہر دور میں ہوتے ہیں

(یہ منافق ہر زمانہ میں ہوتا ہے) آج بھی ہیں تابعین کے زمانے میں بھی تھے، صحابہ کے زمانے میں بھی تھے اور آقا ﷺ کے زمانہ میں بھی تھے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعین کے امام، چاروں اماموں میں سب سے بڑے، صحابہ کی زیارت کرنے والے، پہلی حدیث صحابہ سے پڑھنے والے، چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنے والے، دو رکعت میں پورے قرآن سے استخراج کرنے والے، سب سے زیادہ حاسدین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تھے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف پروپیگنڈہ کیا گیا ایک زمانہ میں انہیں منہ کالا کر کے گدھے پر گھمایا گیا، صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف منافقین نے پروپیگنڈہ کیا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خلاف جن کو جنت کے ہر دروازے سے پکارا جائے گا،

امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف کائنات میں ان سے پاکیزہ کوئی عورت نہیں جن کی پاکیزگی کی گواہی ربّ کے قرآن نے دی۔

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

منافقین بدبختوں نے امی عائشہ رضی اللہ عنہا پر بھی الزام لگایا تھا، خود محمد رسول اللہ ﷺ پر الزام لگے، بدر میں غنیمت کی چادر گم ہوگئی ان منافقین نے کہا وہ آقا ﷺ نے اٹھالی ہے ہمیں پتا نہیں ہے چھپالی ہے، یہ میں آپ کو قرآن بتا رہا ہوں، پہلی صف میں بھی نماز پڑھنے والے بعض منافق تھے، دلوں میں بغض بھرا ہوا تھا۔

منافقین کی جہاد سے جان چھڑانے کی چال بازی

میں عرض کر رہا تھا کہ اس زمانے میں منافقین نے کہا کہ رومی عورتیں بڑی خوبصورت ہیں اور ہم دل کے بڑے کمزور ہیں ہم آپ کے ساتھ جائیں گے ان کو دیکھیں گے تو دل بے قابو ہوجائے گا، آنکھیں بے قابو ہوجائیں گی، ہم بدنظری کرلیں گے، ہم سے زنا ہوجائے گا، ہم سے گناہ ہوجائے گا اس لیے ہم جاتے ہی نہیں، جہاد میں نہ جانے کے پتا نہیں کتنے بہانے بنائے تھے انہوں نے مشورہ کیا کہ خوبصورت عورتوں کو نیم برہنہ لباس پہنا کر جیسے آج ہمارے یہاں بھی ہوتا ہے مسلمان بہن، بیٹی نیم برہنہ لباس میں ٹی وی پر آتی ہے، سینما میں آتی ہے اور کہتے ہیں جی یہ عورت کا حق ہے، مولویوں نے عورت کو گھر میں محصور کردیا، اس کو بازار کی زینت بننا چاہیے اور لبرل پارٹیوں کو آپ خوب ووٹ دو یہ اور فحاشی پھیلائیں گے اور اس گناہ میں سب شریک ہوں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ ﴿سورۂ نور: ۱۹﴾

رومی عورتوں کی فحاشی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا تقویٰ

تو انہوں نے خوبصورت عورتوں کو نیم برہنہ لباس پہنا کر دونوں طرف کھڑا کر دیا، مین داخلی دروازے پر، تم گانے بھی گانا، تم ڈانس بھی کرنا، اپنے جسم کی نمائش بھی کرنا اور ان کو اپنی طرف مائل کرنا، قیامت کے قریب ایسا ہوگا کہ عورتیں کپڑے پہنی ہوئی ہوں گی پھر بھی ننگی ہوں گی یہ میرے الفاظ نہیں یہ محمد رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گے خود ان کی طرف مائل ہوں گی، اب جب صحابی کا لشکر گزرا تو صحابہ کو رسول اللہ ﷺ نے پہلے سے بتا دیا تھا کہ اس طرح کی سازش ہوگی آپ کو بدنام کرنے کے لیے صحابہ آنکھیں جھکا کر چلے گئے عورتوں نے بڑی آوازیں دیں بڑے گانے گائے، بڑا ڈانس کیا، بڑی مائل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ تو رسول اللہ کے غلام تھے چلے گئے، ایک عورت نے آواز دی یہ تو مرد ہی نہیں ہمیں دیکھا تک نہیں، دوسری لڑکی نے کہا ان جیسا مرد دھرتی کے سینے پر کوئی نہیں یہ محمد رسول اللہ کے غلام ہیں، تیسری عورت نے کہا جن کے غلام اتنے پاکیزہ ہیں ان کا آقا ﷺ کتنا پاکیزہ ہوگا، بہت سی عورتیں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئیں صحابہ نے گناہ نہیں کیا، رومی عورتوں کو نہیں دیکھا، اللہ نے فتح دی۔

نیک اعمال کی برکات

میرے دوستو! آنکھ کی حفاظت کرو، زبان کو قابو میں رکھو، تین آدمی سفر میں تھے بارش ہوگئی، ایک پہاڑ کے دامن میں پناہ لے لی، ایسا طوفان آیا ایسی ہوائیں چلیں کہ ایک بڑی چٹان اس غار کے راستہ پر آگئی راستہ بند ہوگیا اب تین آدمی اندر ہیں انہوں نے کہا کہ باہر نکلنے کا راستہ کوئی نہیں لہٰذا ہر آدمی نے

جو نیکی کی ہے اس نیکی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کرے ہوسکتا ہے کہ راستہ کھل جائے ایک نے کہا اے اللہ! تو جانتا ہے ایک عورت میرے پاس آئی تھی بڑی خوبصورت تھی اس نے ساٹھ دینار مانگے، وہ بہت مجبور تھی میں نے اس کو کہا تھا کہ 60 دینار دوں گا لیکن میرے ساتھ گناہ کرنا پڑے گا، وہ مجبور تھی اس نے حامی بھرلی، جب میں گناہ کرنے لگا تو وہ گھبرائی، کانپنے لگی رونے لگی میں نے کہا میں تیری مرضی سے گناہ کر رہا ہوں زبردستی نہیں کر رہا تو کیوں روتی ہے؟ کانپتی ہے، کہنے لگی: خدا کی قسم! آج تک گناہ نہیں کیا، مجبوری میں کر رہی ہوں اے اللہ! تو گواہ ہے میں نے تیرے خوف سے گناہ نہیں کیا تھا، میں نے اس کو کہا 60 دینار بھی تیرے، تو میری بہن ہے، میں گناہ نہیں کروں گا میں آپ کو اس نیکی کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ چٹان کو ہٹا، لہٰذا چٹان سرک گئی

دوسرے نے کہا اللہ! تو جانتا ہے میرے بچے بھی بھوکے تھے، میرے ماں باپ بھوکے تھے، میں نے مزدوری کی تھوڑا سا دودھ لیا اور گھر آیا تو میرے ماں باپ سوگئے تھے، بچے رو رہے تھے کہ ہمیں دودھ پلاؤ، میں پہلے ماں باپ کو پلانا چاہ رہا تھا، ان کو اٹھانا بھی بے ادبی سمجھتا تھا، ان کے سرہانے کھڑا رہا کہ جب یہ خود اُٹھیں گے تو انہیں دودھ پیش کروں گا، تو بچے روتے رہے میں نے ماں باپ کا خیال رکھا تھا اگر یہ نیکی تیرے لیے تھی تو اے اللہ! تو چٹان ہٹا دے لہٰذا وہ اور سرک گئی۔

تیسرے نے کہا میرا ایک مزدور تھا اس نے مزدوری کی اور غائب ہوگیا مزدوری نہیں لی اس کی تھوڑی مزدوری کو میں نے کاروبار میں لگایا اس سے بکری خریدی اس کو پالا اس نے بچے دیے ان کو پالا اس نے بچے دیے کئی

سال کے بعد وہ آ کے کہنے لگا میرے ایک دن کی مزدوری مجھے دے میں نے کہا یہ بکریوں کا ریوڑ تیرا ہے وہ کہنے لگا مذاق نہیں کر مجھے میری ایک دن کی مزدوری دے، میں نے کہا میں نے تیری مزدوری کی حفاظت کی، کاروبار میں لگایا، یہ سارا ریوڑ تیرا ہے، رب! اگر تیری مرضی کے لیے تیری رضا کے لیے کیا تھا تو اس چٹان کو ہٹا، لہٰذا چٹان ہٹ گئی۔

کون سی کرین کام آئی، کون سا لوڈر وہاں آیا تھا، کون سی Technology وہاں موجود تھی ایک نیکی کو اللہ کے سامنے پیش کیا! اللہ نے چٹان کو ہٹایا پہاڑ سے نکالا، مصیبتوں سے نکالا، اندھیروں سے نکالا روشنی کی طرف لانے والی نیکی کی ہے۔

آخرت کے عذاب سے کون بچائے گا؟

میرے دوستو!

نیکی کرو اس زبان کو قابو میں رکھو، ان آنکھوں کو قابو میں رکھو، یہی چیزیں کام آئیں گی، دنیا میں ہمیں سفر کرنا ہے، ہم ائیر پوٹ چلے گئے پاسپورٹ بھول گئے چیک ہونے سے پہلے کسی کو فون کر کے منگوا لیتے ہیں، لیکن اگر قبر میں اعمالِ صالحہ کی ضرورت پڑھ گئی تو کس سے منگوائیں گے! اے اللہ! منکر نکیر کی وحشت ودہشت سے ہمیں بچا میدان محشر کی رُسوائی سے بچا، پل صراط پر چلا، جہنم کی ہولناکی سے بچا، سانپ اور بچھو سے بچا، جہنم کے ایندھن آگ اور تیز ہواؤں سے بچا، کون سا دوست کام آئے گا، کون سی بیوی، کون سا شوہر، کون سے ماں باپ، کون سی اولاد، کون سے مقتدی، کون سا امام، کون سا پیر، کون سا مرید، کون سا مرشد، کون سا شاگرد، کون سا استاد، کون سا پڑوسی، کون

سا چچا، اور کون سا بھتیجا، کون سا ماموں، کون سا بھانجا، کون سا دادا، کون سا پوتا، کون سا بھائی، کون سی بہن۔

میرے دوستو! کوئی کام نہیں آئے گا خود عمل کرنا ہے، نیکی کرنی ہے اور گناہوں سے بچنا ہے۔ اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قتلِ ناحق
ایک سنگین گناہ

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....تخلیقِ انسان قرآن کی زبانی۔
- .....تخلیقِ انسانی کے بارے میں فرشتوں کا تبصرہ۔
- .....انسان کی امتیازی خصوصیات۔
- ..... زندگی گزارنے کے اہم رہنما اصول
- .....احترام انسانیت کے مختلف پہلو۔
- ..... پڑوسی کی قسمیں اور ان کے حقوق اور اہم احکام
- .....حکمرانوں کے لیے عظیم نمونۂ عمل۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا
لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ كَفَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى
الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا
يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا
شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ ○ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ
الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ ○ وَهُمْ
كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ
مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ ﴿سورۂ بنی اسرائیل: ۷۰﴾

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام اٰخر:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝

﴿سورۂ تین: ۴﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم فرقان مجید کی پندرہویں پارے کی سورہ الاسراء اور سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 70 اور تیسویں پارے کی سورۃ التین کی آیت نمبر 5 تلاوت کی اور سرکار دو عالم تاجدار مدینہ محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

سیرت نبوی ﷺ کا ایک خصوصی پہلو ایک اہم پہلو'' احترام انسانیت'' ہے۔

انسان کی خوب صورت تخلیق قرآن کے الفاظ میں

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ ﴿سورۂ بنی اسرائیل: ۷۰﴾

اللہ فرماتے ہیں کہ تحقیق ہم نے انسان کو مکرم بنایا عزت والا بنایا اسے ہم نے تکریم بخشی ہے

اور سورۃ التین میں اللہ کریم فرماتے ہیں

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝

﴿سورۂ تین: ۴﴾

تحقیق ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھالا ہے۔

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ بہترین سانچے میں ڈھالنے کا کیا مطلب ہے کہ اس کو ہم نے قد بھی اعتدال والا دیا نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا چیونٹی کی طرح جسامت بھی اعتدال والی دی مزاج بھی اعتدال والا دیا

يَمْشِيْ قَائِمًا مُنْتَصِبًا عَلٰى رِجْلَيْهِ

یہ کھڑے ہو کر چلتا ہے یعنی دو پاؤں پر

يَأْكُلُ بِيَدَيْهِ

ہاتھ سے وہ اٹھا کر کھاتا ہے

وَغَيْرِهٖ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ يَمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ وَيَاكُلُ بِفَمِهٖ

بقیہ جانوروں کو دیکھ کوئی چار پاؤں سے چل رہا ہے کوئی پیٹ کے بل چل رہا ہے اور اپنے منہ سے کھاتے ہیں

ان کے پاس ایسی صلاحیت نہیں کہ ہاتھ سے اٹھا کر اس کو صاف ستھرا کر کے پیس بنا کر کھائیں تو انسان کو اللہ نے بہترین سانچے میں یوں ڈالا کہ فرمایا کھڑے ہو کر چلتا ہے، دو پاؤں پر چلتا ہے، ہاتھوں سے کھاتا ہے

وَجَعَلَ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَفُؤَادًا

اللہ نے کان دیئے آنکھیں بنائیں اللہ نے دل بنایا

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ ﴿سورۂ بلد: ۸، ۹﴾

ہم نے اس کو دو آنکھیں دیں زبان دی ہونٹ دیئے اور یہ کانوں کا آنکھوں کا اور دل کا دیا جانا کیوں؟

يَفْقَهُ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ

اس کو ہر چیز سمجھ آتی ہے

يَنْتَفِعُ بِهٖ

یہ ہر چیز سے فائدہ اٹھاتا ہے

يُفَرِّقُ بَيْنَ الْاَشْيَاءِ

یہ حلال اور حرام جائز اور ناجائز پاکی اور ناپاکی میں فرق کر سکتا ہے

وَيَعْرِفُ مَنَافِعَهَا وَ خَوَاصَّهَا وَ مَضَارَّهَا فِي الْأُمُوْرِ الدِّيْنِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ

کہ یہ دینی اور دنیاوی جتنی چیزیں ہیں اس کے نفع کو جانتا ہے، اس کے نقصان کو جانتا ہے، اس کی خاصیت اور خواص کو جانتا ہے یہ اللہ نے صرف انسان کو عطا کی ہے۔

تخلیق انسان کے متعلق فرشتوں کا تبصرہ

اس انسان کو تو اللہ نے فرشتوں سے بھی زیادہ اعلیٰ مقام دیا ایک روایت ہے جو مرسل ہے بعض نے اس کو ضعیف لکھا لیکن ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل فرمایا کہ ایک دفعہ فرشتوں نے اللہ سے کہا اے اللہ! آپ نے ابن آدم کو دنیا دی ہے

يَأْكُلُوْنَ مِنْهَا وَيَتَمَتَّعُوْنَ

یہ کھاتے بھی ہیں اور یہ نعمتوں کے مزے بھی لیتے ہیں

يَأْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ فِيْهَا وَيَلْبَسُوْنَ فِيْهَا

کھاتے ہیں پیتے ہیں پہنتے ہیں

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

ہم تو ہر وقت آپ کی تسبیح میں لگے رہتے ہیں

لَانَأْكُلُ وَلَا نَشْرَبُ وَلَا نَلْعَبُ

نہ ہم کھاتے نہ ہم پیتے ہیں

نہ ہم فضولیات میں لگے رہتے ہیں انسان کو اللہ نے دنیا بھی دی دنیا کی ساری نعمتیں دیں عبادت کا وقت تو بہت مختصر ہے فرمایا:

يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَشْرَبُوْنَ الشَّرَابَ وَ يَلْبِسُوْنَ الثِّيَابَ وَ يَتَزَوَّجُوْنَ النِّسَاءَ وَيَرْكَبُوْنَ الدَّوَابَ وَيَنَامُوْنَ وَيَسْتَرِيْحُوْنَ

یہ کھانا کھاتے ہیں یہ شروبات پیتے ہیں یہ کپڑے پہنتے ہیں یہ شادیاں کرتے ہیں یہ گھوڑوں پر، گدھے پر، خچر پر، اونٹ اور جہاز پر ریل گاڑی اور کاروں پر سفر کرتے ہیں یہ سوتے ہیں آرام کرتے ہیں۔

اور فرشتوں کے لیے نہ کھانا، نہ پینا، نہ پہننا، نہ شادی، نہ سواری، نہ نیند، نہ آرام، نہ وقفہ کچھ بھی نہیں۔

فرشتوں کا مطالبہ اور اللہ تعالیٰ کا جواب

تو کہا اے اللہ! آپ نے انسان کو دنیا میں یہ ساری چیزیں دیں ہمیں اس کے بدلے میں آخرت میں اونچا مقام عطا کر تو اللہ کریم نے فرمایا اے میرے فرشتو! جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کے برابر کیسے کردوں؟ اس مخلوق کو جس کو میں نے کُنْ سے پیدا کیا تمہیں میں نے کُنْ سے پیدا کیا میں نے کہا کُنْ ساری چیزیں بن گئیں اور انسان کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ایک طرف کُنْ سے بنی ہوئی چیزیں ہیں جس میں تم داخل ہو دوسری طرف اپنے ہاتھ سے بنایا ہوا انسان ہے میں اس کے برابر کسی کو نہیں کرسکتا۔

اہم نکتہ اور انسان کی صفات

اگرچہ علما نے لکھا ہے کہ یہ جو جبرائیل اور میکائیل بڑے فرشتے ہیں وہ عام انسانوں سے افضل ہیں لیکن انبیاء سے افضل تو پھر بھی نہیں لیکن عام فرشتوں سے انسان افضل ہے وہ انسان جو اللہ کا حکم مان کر چلے تو عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اللہ نے بڑا معزز اور بڑا ہی مکرم بنایا ہے جو تکریم

ہے یہ کریم سے ہے اور تکریم کہتے ہیں۔

إِذَا قَدَرَ عَفَى

جب وہ انتقام لینے پر قادر ہو تو معاف کر دیتا ہے

إِذَا وَعَدَ وَفَى

وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کر دیتا ہے

إِذَا أَعْطَى زَادَ عَلَى مُنْتَهَى الرَّجَاءِ

دینے پر آئے تو امیدوں سے زیادہ دے دے

وَلَا يُبَالِي كَمْ أَعْطَى وَلَا مَنْ أَعْطَى

اسے کوئی پرواہ نہیں کسے دے رہا ہوں اور کتنا دے رہا ہوں

وَأَنْتَ تَذْهَبُ لِحَاجَتِكَ إِلَى غَيْرِهِ لَا يَرْضَى

کسی اور کے پاس اپنی حاجت لے کر جاؤ گے تو وہ ناراض ہو جائے گا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اللہ نے عزت دی، انسان کو اللہ نے معزز بنایا، انسان کو اللہ نے مکرم بنایا انسان کو اللہ نے فرشتوں سے اونچا مقام دیا ہے، انسان کی عزت کو عظمت کو حرمت کو اللہ نے بیت اللہ سے قیمتی قرار دیا ہے۔

اشرف المخلوقات انسان کے ساتھ ظلم

لیکن اس انسان کو درندگی کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے بہیمانہ تشدد اس پر کیا جا رہا ہے، جانوروں جیسا سلوک اس کے ساتھ کیا جا رہا ہے انسانوں کا خون اتنا سستا ہو چکا ہے کہ وہ زمین پر نالوں اور ندی کی طرح بہتا ہے لیکن کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا ابھی یہ جو تازہ واقعہ ہوا ہے اوماڑہ کوسٹل ہائی وے پر سولہ

افراد کو بسوں سے اتار کر چن چن کر بے دردی سے قتل کر دیا گیا، وہ شہید کر دئے گئے یعنی اسلام جو ایک مچھر کے خون کو بھی برداشت نہیں کرتا، ایک چیونٹی کے قتل کو بھی برداشت نہیں کرتا، ایک جانور کے ساتھ ظلم کو بھی برداشت نہیں کرتا ایک کافر کے ساتھ بھی زیادتی کو برداشت نہیں کرتا اسی اسلام میں مسلمان کو جس کی عزت اور حرمت اللہ کو بیت اللہ سے پیاری ہو یوں مرغی کی طرح قتل کیا جا رہا ہے، گاجر مولی کی طرح کاٹا جارہا ہے وجہ کیا ہے؟ کہ ہمارے اندر انسانیت کی قدرت نہیں ہے۔

زندگی گزارنے کے اصول

تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس انسان کو اللہ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے

خَلَقْتُهٗ بِيَدَيَّ (لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝)

(سورۃ التین: ۵)

آنکھیں دیں، کان دیئے زبان دی، ناک دی، دل و دماغ دیا، ہاتھ پاؤں دیئے یہ ساری نعمتیں اس انسان کو دیں اور فرمایا

مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا

جو ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے

وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے

وَلَمْ يُقَدِّرْ عُلَمَاءَنَا

ہمارے علما کی قدر و منزلت نہ کرے

فَلَيْسَ مِنَّا

وہ ہم میں سے نہیں ہے

اتنی تاکید کی اور حسن معاشرت کے بہترین اصول بتائے کہ جب تم کسی سے ملتے ہو۔

اصول نمبر 1

تمہارا جو انداز ہوتا ہے ملنے کا اسی سے بات بنتی بھی ہے بگڑتی بھی ہے، اسی سے آپ اس کے دل میں اترتے ہو، اسی سے آپ اس کے دل سے اترتے ہو اسی سے اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور اسی انداز سے اس کے دل میں نفرت جنم لیتی ہے اسی لیے قرآن کریم میں حکم دیا۔

اصول نمبر 2

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ

کہ لوگوں سے ملتے وقت اپنی پیشانی پر شکنیں نمودار نہ کرو سلوٹیں نمودار نہ کرو مسکراتے چہروں کے ساتھ ملو

حدیث پاک میں آتا ہے:

إِنَّ مِنَ الصَّدَقَةِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ

کہ یہ بھی صدقہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو، مسکراتے چہروں کے ساتھ ملو

اصول نمبر 3

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

اور جب بات کرو تو اچھی بات کرو

اصول نمبر 4

میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ قرآن کریم کا جو پندرہواں پارہ ہے اس میں جو لفظ ہے "وَلْيَتَلَطَّفْ" جو تھوڑا بڑا ہے دیگر حرفوں کی بنست واضح تھوڑا سا ہائی لائٹ ہے، علما نے لکھا ہے یہ قرآن کا سینٹر ہے، یہ قرآن کا سینٹرل آئیڈیا ہے، یہ پورے قرآن کا مرکزی خیال ہے، یہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے، یہ پوری اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے اور اس کا مطلب ہے کہ تم نرمی اختیار کرو لوگوں سے بات کرتے وقت تمہارے انداز میں نرمی ہو، تمہاری گفتار میں نرمی ہو، تمہارا طرز تکلم دل موہ لینے والا ہو۔

لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کا طریقہ

سرکار دو عالم ﷺ کے اخلاق کریمانہ دیکھ کر لوگ مسلمان ہوتے تھے آپ ﷺ کی گفتار کو دیکھ کر لوگ اسلام کے گرویدہ ہوجاتے تھے تو اسلام نے پہلا حکم یہ دیا کہ مسکراتے چہرے سے ملو اور نرم بات کرو۔

اور پھر دوسرا حکم کہ تم اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھو کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو مومن ہوتا ہے وہ کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا آپ ﷺ نے فرمایا خیر کی چابی بنو اور شر کا تالا بنو جہاں جاؤ خیر پھیلے اور جہاں جاؤ شر کا دروازہ بند کرو تو پہلا اصول کہ اچھی بات کہنی ہے اچھے انداز سے ملنا ہے دوسرا اصول کہ اپنے شر سے لوگوں کو بچانا ہے

أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ

اللہ کو سب سے محبوب وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچانے والا ہو تو دوسرا اصول

یہ ہے کہ آپ نے لوگوں کو اپنے شر سے بچانا ہے اور لوگوں کو نفع پہنچانا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا کوئی مقابلہ نہیں

انسان اور ربورٹ میں فرق یہ ہے کہ انگریز نے ربورٹ تیار کیا اور کہنے لگے جی ہم نے بھی انسان بنا لیا ہے یہ چلتا ہے، بیٹھتا ہے، اُٹھتا ہے اور آپ کے آرڈر کو فالو کرتا ہے، آپ کے حکم کو مانتا ہے ہم نے بھی انسان بنا دیا تو علما نے کہا ہے کہ انسان کی طرح ربورٹ کو بنا لیا چلتا بھی ہے، بیٹھتا بھی ہے، اٹھتا بھی ہے، رکھتا بھی ہے آپ کی بات کو سمجھتا بھی ہے لیکن اس کے اندر ہمدردی نہیں ہے، اللہ نے اس انسان کے اندر جو ہمدردی کا جذبہ رکھا ہے بھوکے کو دیکھ کر یہ تڑپ اٹھتا ہے، پیاسے کو دیکھ کر یہ بے چین ہوجاتا ہے، بیمار کو دیکھ کر اس کو نیند نہیں آتی، کسی کو تکلیف میں دیکھ کر اس کو کھانا اچھا نہیں لگتا بلکہ اپنے جسم سے خون نکال کر اس کو دیتا ہے، اپنی جیب سے پیسے نکال کر اس کو دیتا ہے تو فرمایا یہ ہمدردی کا جذبہ اللہ نے انسان میں رکھا یہ ربورٹ میں نہیں مل سکتا۔

اسی لیے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ترمذی شریف میں ہے فرمایا جو رحم کرنے والا ہے اللہ ان پر رحم کرے گا۔

اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ

تم رحم کرو زمین والوں پر آسمان والا تم پر رحم کرے گا

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

عزت واحترام صرف تقویٰ کی بنیاد پر

اس لیے اسلام نے رحم کرنے کو، ہمدردی کرنے کو اتنا ضروری کر دیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مجمع موجود ہے آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہیں اور آپ ﷺ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، کسی قریشی کو غیر قریشی پر کوئی فضیلت نہیں، کسی مال دار کو غریب پر کوئی فضیلت نہیں، کسی طاقتور کو کمزور پر کوئی فضیلت نہیں، کسی سرخ اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں ہاں اللہ کے یہاں جو عزت اور احترام ہے وہ تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

اللہ تمہاری صورتوں کو تمہارے مال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل اور تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی غلطی اور آقا ﷺ کی زجر

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں اپنے غلام کو آواز دی اے کالی عورت کے بیٹے! سرکار دو عالم ﷺ نے یہ آواز سنی کہ ابوذر نے اپنے غلام کو طعنہ دیا، اے کالی عورت کے بیٹے کہا آقا ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تو نے اس کو اس کی ماں کے ذریعہ عار دلائی، طعنہ دیا تو ایسا آدمی ہے تجھ میں اب بھی جاہلیت کی نشانی باقی ہے، یہ طعنہ دینا، یہ عار دلانا، یہ عیب جوئی کرنا یا کسی کو غلط نام سے پکارنا فرمایا یہ تو جاہلیت کی نشانی ہے آپ ﷺ نے فوراً اس پر ایکشن لیا، فرمایا لوگوں کو خوش خبری دو لوگوں کو متنفر نہ کرو، آسانیاں پیدا کرو لوگوں کے لیے مشکلات پیدا نہ کرو۔

بغض نہ کرو، حسد نہ کرو اور رشتہ کو ختم نہیں کرنا، کسی کی جاسوسی نہیں کرنا،

کسی کے عیوب کے پیچھے نہیں لگنا، اللہ کے بندے بن کر، بھائی بھائی بن کر رہنا اللہ تم سب سے راضی ہوجائے گا۔

کسی کا مذاق اڑانا بہت بڑا جرم ہے

کسی کا مذاق نہیں اڑانا تم اگر کسی کا مذاق اڑاؤ گے تو ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ کی نظر میں تم سے اچھا ہو فرمایا جو کسی کا مذاق اڑاتا ہے قیامت کے دن اس کا مذاق اڑیا جائے گا مثال کے طور پر آپ نے کسی کو بلایا یہ چیز لے لو وہ قریب آیا آپ نے کہا کچھ نہیں آپ نے اس کو تکلیف دی، آپ نے اس کا مذاق اڑایا، قیامت کو دن اس کا بدلہ یوں ہوگا کہ جنت کے دروازے کھول کر اس کو بلایا جائے گا آؤ جنت میں داخل ہوجاؤ یہ قریب آئے گا دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر یہ مایوس ہو کر جائے گا پھر دروازہ کھول کر اس کو کہا جائے گا آؤ داخل ہوجاؤ یہ کہے گا کیا میں اس میں داخلے کے قابل نہیں ہوں؟ پھر یہ قریب آئے گا پھر دروازہ بند کر دیا جائے گا تو دنیا میں کسی پر ہنسے گا آخرت میں اس پر ہنسا جائے گا اس کا مذاق اڑایا جائے گا۔

احترام انسان کے مختلف پہلو

احترام انسانیت کے بہت سے پہلو ہیں ایک نسب کا دائرہ ہے کہ جس سے آپ پیدا ہوئے وہ آپ کی ماں ہے فرمایا اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے ایک باپ ہے جو آپ کے دنیا میں آنے کا ذریعہ ہے فرمایا:

رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ

اللہ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے

ایک بیوی ہے فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ

تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے اچھا ہے

شوہر کے بارے میں فرمایا اگر اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، ایک بیٹا ہے فرمایا: یہ جنت کی خوشبو ہے

اور بیٹی کے بارے میں فرمایا جس نے دو بیٹیوں کی کفالت کی، تعلیم و تربیت کی پرورش کی، ان کی شادی کرائی فرمایا قیامت میں وہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوں گے ایک بھائی ہے فرمایا بڑے بھائی کی مثال باپ کی طرح ہے

ایک بہن ہے فرمایا جو بہنوں کے لیے چھتری بنے گا، سائبان بنے گا اس کی تربیت کر کے ان کی شادی کرائے گا آقا ﷺ نے فرمایا میں جنت میں اس کے لیے ضامن ہوں، یہ سارے نسب کے دائرے ہیں اسلام نے ہر ایک کے حقوق کو بیان کیا۔

پڑوسی کی قسمیں اور ان کے حقوق

پھر ایک پڑوس کا دائرہ ہے فرمایا جو تمہارا پڑوسی، پھر پڑوسی کی بھی تین قسمیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا یُؤْمِنُ''

اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں آپ نے تین دفعہ یہ ارشاد فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم متوجہ ہو گئے کہ کون سا بدنصیب ہے جس کے لیے آقا ﷺ اللہ کی ذات کی قسم کھا کر کہہ رہے ہیں کہ وہ مومن نہیں ہے آپ ﷺ نے تین مرتبہ قسم کھا کر کہا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو اور پڑوسی ایک تو وہ ہوتا ہے جو

مسلمان بھی ہے آپ کا رشتہ دار بھی ہے اور پڑوس میں بھی رہتا ہے اس کے تین حق ہیں ایک اسلام کا، ایک رشتہ داری کا، ایک پڑوس کا، اور جو آپ کے پڑوس میں ہے اور رشتہ دار ہے اس کے دو حق ہیں ایک پڑوس کا اور ایک رشتہ داری کا اور جو پڑوسی غیر مسلم ہے اس کا بھی پڑوسی ہونے کا حق ہے ایمان والے مومن پڑوسی کا حق کیا ہے؟ کہ اگر اس کو قرض کی ضرورت پڑے تو آپ قرض دیں۔

پڑوسی سے متعلق شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب واقعہ

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کا ایک دیرینہ، دوست پرانا دوست ان سے ملنے کے لیے آیا اور کہنے لگا حضرت! میں بہت مجبور ہوں اور مصیبت میں ہوں مجھے قرض چاہیے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کتنا قرض چاہیے؟ اس نے بتا دیا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ گھر آئے اور اتنے پیسے اٹھا کر اپنے اس دوست کو دیے اور اس کو رخصت کیا گھر آ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے بیوی نے کہا کہ اگر آپ کو ڈر تھا کہ یہ قرض نہیں لوٹائے گا تو آپ نہ دیتے دینے کے بعد رونے سے کیا فائدہ؟

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے اس لیے نہیں رو رہا کہ یہ قرض نہیں لوٹائے گا اس لیے رو رہا ہوں کہ اس کو میرے پاس چل کر آنا پڑا میں نے خود سے اس کی ضروریات کو محسوس کیوں نہ کیا؟ میں نے خود اس کی پریشانی کو سمجھنے کی کوشش کیوں نہ کی؟ یہ میرا دوست تھا اس کا مجھ پر حق تھا۔

پڑوسی کے متعلق اہم احکام

اسی طرح مسلمان پڑوسی کا حق ہے کہ وہ دعوت دے تو آپ قبول کریں،

وہ بیمار ہوجائے تو آپ اس کی عیادت کریں، اس کا انتقال ہوجائے تو آپ جنازہ میں شرکت کریں، آپ قبرستان تک چل کر جائیں، آپ اس کے ورثا سے تعزیت کریں، وہ مقروض ہے آپ اس کا قرض اتارنے کی صورت میں مدد کریں، وہ پریشان حال ہے آپ اس کی پریشانی میں سہارا بنیں، وہ سفر پر چلا جائے آپ اس کے پیچھے اس کی عزت کی حفاظت کریں، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کو رُسوا نہیں کرتا، اس کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا، اس کے عیوب کے پیچھے نہیں پڑتا، اس کی جاسوسی نہیں کرتا، اس کی ٹوہ میں نہیں لگتا، اس کو لعنت نہیں دیتا، اس کو طعنہ نہیں دیتا، اس کو عار نہیں دلاتا، اس کا نام نہیں بگاڑتا، اس کو گالی نہیں دیتا یہ سارے حقوق ہیں بلکہ ایک موقع پر آپ ﷺ تشریف فرما ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے ہوئے ہیں ایک یہودی کا جنازہ گزرا آپ احتراماً کھڑے ہو گئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا وہ تو یہودی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا انسان تو ہے خوف خدا اس کے دل میں ہوگا چیونٹی کو قتل کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے گا۔

اسلام کے سائے تلے تمام کلمہ گو برابر ہیں

یہاں تو انسانوں کو قتل کیا جارہا ہے لسانیت کی بنیاد پر، اس کی زبان الگ ہے، اس کی نسل الگ ہے، اس کا خاندان الگ ہے ارے اسلام نے تو اتنا مضبوط رشتہ دیا ہے کہ جس نے سارے رشتوں کو پیچھے چھوڑ دیا رنگ اور نسل بعد میں، خاندان اور قوم قبیلہ بعد میں، تم پہلے تو مسلمان ہو آقا ﷺ کے امتی ہو ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' پڑھنے والے ہو ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' پڑھنے والا ایک افریقہ میں ہے، ایک یورپ میں ہے، ایک ایشیا میں ہے، ایک کالا ہے، ایک سرخ

ہے، ایک گورا ہے، ایک امیر ہے، ایک مال دار ہے، ایک طاقتور ایک کمزور ہے، ایک بادشاہ ہے ایک عام فقیر ہے لیکن اسلام نے ان سب کو ایک لڑی میں پرو دیا۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ كَجَسَدٍ وَاحِدٍ

تمام مسلمان تو ایک جسم کی طرح ہیں آنکھ میں درد ہو پورا جسم بے آرام رہتا ہے، سر میں درد ہو پورا جسم بے چین رہتا ہے

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے جو کانٹا کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

خنجر لگے کسی کو تڑپتے ہیں ہم میرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اسلام نے تو یہ تعلیمات دیں یہاں مسلمان کہتا ہے نہیں نہیں تو پنجابی ہے تو بلوچی ہے، تو سندھی ہے، تو پٹھان ہے، تو ہندوستانی ہے، تیری زبان الگ ہے، تیری قوم الگ ہے، تیرا قبیلہ الگ ہے، تیرا صوبہ الگ ہے، تیرا شہر الگ ہے اگر یہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" والا رشتہ مضبوط ہوتا اگر آقا ﷺ کے ہم پکے سچے امتی ہوتے، اگر اللہ کے احکام پر ہم عمل کرتے، پھر یہ تفریق نہ ہوتی تو انسان نے تو انسانیت کو شرما دیا ہے۔

اشرف المخلوقات سے ادنی مخلوقات بھی پریشان ہیں

جانور بھی ایسی انسانیت سے پناہ مانگ رہے ہیں، ایسی درندگی سے پناہ مانگ رہے ہیں، آسمان پر لرزہ طاری ہے، زمین تڑپ رہی ہے، پہاڑوں پر رعشہ طاری ہے، سمندر کہتا ہے ربا! اجازت دے ان سب کو ڈبو دوں۔ مجھ سے

آپ کی نافرمانی برداشت نہیں ہوتی، آگ اجازت مانگتی ہے ربا! اجازت دے ان سب کو جلا کر بھسم کر دوں اور نافرمانی برداشت نہیں ہوتی، فرشتے اجازت مانگ رہے ہیں آپ کا حکم ہو انہیں اٹھا کر پٹخ دیا جائے، ان کے چہرے مسخ کر دیے جائیں، ان پر پتھر برسا دیے جائیں، ان کی شکلیں تبدیل کر دی جائیں، یہ تو اس پیارے آقا ﷺ کی دعائیں ہیں کہ میں اور آپ محفوظ ہیں۔

ریاست چلانے والوں کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک عظیم نمونہ

تو بہرحال یہ جو درندگی ہوئی ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور ہم حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مجرموں کو ظالموں کو درندوں کو نشان عبرت بنا دیا جائے، عبرت ناک سزا دی جائے، ایک انسان کی حفاظت یہ اسٹیٹ اور ریاست کی ذمہ داری ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کہا تھا؟ ریاست مدینہ کا نمونہ کیا تھا؟ فرمایا اگر دریائے دجلہ کے کنارے ایک کتا پیاسا مر گیا تو عمر! قیامت کے دن تجھ سے پوچھ ہوگی اسی لیے رات کو نیند نہیں آتی تھی گشت کرتے تھے، بھیس بدل کر مدینہ کی گلیوں میں گھومتے تھے کوئی بھوکا تو نہیں سو رہا، کوئی پیاسا تو نہیں سو رہا، کوئی بیمار تو نہیں ہے، کوئی پریشانی میں تو نہیں ہے، کسی کی جان و مال، عزت و آبرو پر کوئی ڈاکہ تو نہیں ڈال رہا ان کو نیند نہیں آتی تھی اور جب انتقال کا وقت ہوا کہا اے اللہ! عمر رضی اللہ عنہ کے بڑھاپے پر رحم فرما اگر تو رحم نہیں کرے گا تو عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جائے گا، وہ عمر رضی اللہ عنہ جس کو لسان نبوت سے بشارت ملتی ہے اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا، جس کے اسلام لانے پر آسمان والے خوش ہوئے جس کے دنیا سے جانے پر آسمان بھی رویا اور اسلام بھی رویا، جب ان کا جنازہ اُٹھا تو کئی سو یتیم بچے گھروں سے نکل آئے آج

ہمارا ابا جان فوت ہو گیا، جس کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں، جس کے منہ سے بات نکلی ربّ نے قرآن بنا دیا اتنا بڑا انسان لیکن نزع کی حالت میں رو رہا ہے اے اللہ! عمر رضی اللہ عنہ کے بڑھاپے پر رحم فرما۔

آقا ﷺ کی شفقت

عزیزان گرامی!

ہمارے آقا ﷺ نے قحط زدہ کافروں کے لیے بھی دعا کی تھی، غلہ کی تقسیم کا حکم حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو دیا تھا، حاتم طائی کی بیٹی کو آپ نے معاف کر دیا تھا اس کے سر پر آپ ﷺ نے چادر ڈال دی تھی اور وہ حاتم طائی جو مسلمان نہیں تھا یہ میرے آقا ﷺ سے پہلے کا ہے اس کی سخاوت کی لاج رکھتے ہوئے آقا ﷺ نے اس کی بیٹی کو رہا بھی کیا، سر پر اپنی چادر بھی ڈالی اور اس کی وجہ سے اس کے سارے قبیلہ کو معاف کر دیا ان کے ہاں بھی قدر تھی آج مسلمانوں کے ہاں قدر نہیں اگر ہم علماء کے ساتھ، طلبہ کے ساتھ، مسجد کے ساتھ، مدرسہ کے ساتھ، قرآن کے ساتھ، حدیث کے ساتھ، خانقاہوں کے ساتھ، اللہ والوں کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں گے تو دل میں خوف خدا آئے گا، انسانیت کا احترام آئے گا، سیرت نبوی ﷺ کی تعلیمات آج ہمارے سامنے نہیں ہیں کافر یوں تو تعریف نہیں کرتے تھے

سلام اس پر جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر جس نے سختیاں سہہ کر دعائیں دیں
سلام اس پر جس نے دشمن کو حیات جاوداں دے دی
سلام اس پر ابو سفیان کو جس نے اماں دے دی

سلام اس پر جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بروں سے جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
سلام اس پر فضا جس نے زمانہ کی بدل ڈالی
سلام اس پر جس نے کفر کی قوت کچل ڈالی
سلام آمنہ کے لعل اے محبوب سبحانی!
سلام فخر موجودات فخر نوع انسانی

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں..... آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

زبان کی نیکیاں اور تباہ کاریاں

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... زبان کا اثر، اہمیت اور تباہ کاریاں
- ..... حقیقی مسلمان کی علامت
- ..... باطل کی سازش
- ..... چھ قابلِ نفرت چیزیں
- ..... موجودہ دور اور ہماری زبوں حالی
- ..... بندگی کا طریقہ
- ..... جیسی زندگی، ویسی موت
- ..... قابلِ رشک موت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲

﴿سورۃ صف: ۲﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلَمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ

رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکارِ دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

اس آیت کریمہ میں ایمان والوں کو یہ خطاب کیا جارہا ہے کہ اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ بات جس پر عمل نہیں کرتے اسی سے ملتا جلتا مضمون قرآن کریم کے ایک دوسرے مقام پر ہے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ﴿سورۂ بقرہ:۴۴﴾

کہ تم دوسروں کو نیکی کا حکم کرتے رہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں۔

دل کی ترجمانی

اس آیت کا جو خلاصہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی زبان اس کے دل کی ترجمان ہے، انسان کے کردار کا پتا اس کی زبان اور اس کی باتوں سے چلتا ہے، اس کی شخصیت کی عکاسی اس کی گفتگو کرتی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے

اَلْمَرْءُ تَحْتَ لِسَانِهٖ

کہ آدمی اپنی زبان کے تابع ہے

زبان کے کنٹرول میں ہے اگر یہ اپنی زبان کو کنٹرول نہیں کرتا تو زبان اس کو کنٹرول کر لیتی ہے۔

زبان کا اثر

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو یہ سارے اعضا زبان

کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہیں کہ اگر تو ٹھیک رہی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اگر تجھ میں کجی اور ٹیڑھا پن آ گیا تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

زبان پر کنٹرول کی نصیحت

اسی لیے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جو بہت بڑے جلیل القدر صحابی ہیں آقا ﷺ جب ان کو یمن کا گورنر بنا کر بھیج رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ آقا ﷺ کچھ ارشاد فرما دیجیے کچھ نصیحت کر دیجیے آپ ﷺ نے یوں زبان پکڑ کر فرمایا

اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ

اے معاذ! اپنی زبان کو قابو میں رکھنا

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اردن کے علاقے اریت میں ان کی قبر ہے صدیاں گزرنے کے بعد آج بھی ان کے مقبرے سے خوشبو پھوٹ رہی ہے۔

آقا ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت کے علما کا جھنڈا قیامت کے دن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہوگا پھر بھی آپ ﷺ نے فرمایا زبان کو قابو میں رکھو تو انہوں نے اس ارشاد کو معمولی سمجھ کر آقا ﷺ سے فرمایا کچھ اور بھی اضافہ کر دیجیے آقا ﷺ نے فرمایا تیری ماں تجھے گم کرے اسی زبان کی وجہ سے تو لوگ جہنم میں گریں گے اسی زبان کا جو بویا ہے اسی کو قیامت کے دن کاٹیں گے اسی زبان کی وجہ سے لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالا اور گھسیٹا جائے گا اسی لیے یہ جو زبان ہے یہ دل کی ترجمان ہے۔

زبان کی تباہ کاریاں

اس زبان کی نیکیاں بھی بے شمار ہیں اور اس زبان کی تباہ کاریاں بھی

بے شمار ہیں۔

لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے

سب سے زیادہ جو مذاق اڑایا جاتا ہے، جو کسی کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے، جو کسی کی عزت اچھالی جاتی ہے جس سے کسی کی عزت خاک میں ملائی جاتی ہے، جو کسی کی پگڑی اچھالی جاتی ہے، جو کسی کو بے عزت کیا جاتا ہے سب سے زیادہ یہ زبان سے ہوتا ہے۔

حکماء کا قول

اور حکماء نے لکھا ہے

جِرْمُهٗ صَغِیْرٌ وَّجُرْمُهٗ کَبِیْرٌ

اس کا جسم تو بہت چھوٹا ہے زبان ٹوٹل کتنی سی ہے اور اس زبان میں ہڈی نہیں ہوتی لیکن ہڈیاں تڑوادیتی ہے منہ سے غلط بات کرو گے تو جھگڑا تو ہوگا اور جھگڑے میں ہڈی ٹوٹ جائے گی، ہڈی پسلی ٹوٹ جاتی ہے، پوری بتیسی باہر آتی ہے، خون بہہ جاتا ہے، قتل ہوجاتا ہے، دشمنیاں شروع ہوجاتی ہیں، نفرتوں کے بازار گرم ہوجاتے ہیں، انسان دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے تو میں عرض یہ کر رہا تھا فرمایا:

جِرْمُهٗ صَغِیْرٌ وَّجُرْمُهٗ کَبِیْرٌ

حجم اور سائز اس زبان کا چھوٹا سا ہے لیکن جرم بڑا ہے۔

اکثر گناہوں کا سبب

دنیا میں جو اکثر گناہ ہیں وہ زبان کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں، جھوٹ

زبان سے بولا جاتا ہے، غیبت زبان سے کی جاتی ہے، چغل خوری زبان سے ہوتی ہے، گالم گلوچ زبان سے ہوتی ہے، بے ہودہ گوئی زبان سے ہوتی ہے، الزام تراشی زبان سے ہوتی ہے، گناہ کے بارے میں سرگوشیاں زبان سے ہوتی ہیں، کس پر لعن طعن کرنا، کسی کو ملامت کرنا، کسی پر احسان جتلانا، کسی کے درمیان نفرت کی آگ لگانا یہ سارے گناہ زبان ہی سے تو ہوتے ہیں۔

ذریعۂ اسلام یا ذریعۂ کفر

اسی لیے فرمایا اس زبان سے ایک ایسا جملہ نکلا کہ پکا مسلمان وہ دائرہ اسلام سے نکل کر کافر ہو گیا اور اسی ہی زبان سے ایک ایسا جملہ نکلا اور پکا کافر جس پر جہنم واجب تھی وہ جنت الفردوس کا مستحق بن گیا، اسی زبان کی وجہ سے ایک گستاخ رسول بن گیا اور اسی زبان کی وجہ سے ایک صحابی رسول بن گیا۔

ایک بول نے حرام کو حلال کر دیا

اسی زبان کے چند بول کی وجہ سے ایک اجنبیہ عورت بیوی بن گئی جب ایجاب و قبول کیا اور اسی زبان کی وجہ سے اپنی بیوی، آپ کے بچوں کی ماں اجنبیہ بن گئی جب منہ سے طلاق کے الفاظ نکل گئے۔

مرکزی کردار

اگر ہم غور کریں تو خاندان کا ملاپ ہو یا خاندان کی جدائی، معاشرے کا امن ہو یا معاشرے کی بربادی تو اس میں بہت بڑا مرکزی کردار زبان کا ہے اور اور اس کے گناہ کو ہم گناہ بھی نہیں سمجھتے ہیں۔

سب سے بڑا پہلوان

اور اس کو قابو میں رکھنے والا بڑا پہلوان ہے

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِصُرْعَةٍ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو گرا دے، چت کر دے، پچھاڑ دے، پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔

جنت کی ضمانت

اسی لیے سرکار دو عالم ﷺ نے اتنی بڑی جنت کے لیے صرف دو چیزوں کی ضمانت مانگی ہے ایک جو دو جبڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان اور جو دو رانوں کے درمیان ہے یعنی شرم گاہ، فرمایا دو چیزوں کی ضمانت تم مجھے دے دو جنت کی ضمانت میں تمہیں دیتا ہوں اور اس زبان کو اللہ نے ڈبل کنکشن دیے دیکھیں زبان کی حفاظت کے لیے 32 دانتوں کا ایک تالا ہے، پہرہ ہے دو ہونٹوں کا ایک دروازہ ہے کہ یہ زبان بہت سوچ سمجھ کر استعمال کرنی ہے۔

جنت کے قریب یا جہنم کے قریب

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک دن اپنی زبان کو کھینچ رہے ہیں تو کسی نے کہا اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں فرمانے لگے نہیں نہیں اس زبان نے بہت سے لوگوں کو ہلاکتوں میں ڈالا ہے، انسان اپنے عمل کی وجہ سے جنت کے بالکل قریب آجاتا ہے لیکن اچانک بے خیالی میں یا تکبر میں یا غصہ میں یا نشہ میں اس کے منہ سے ایک جملہ نکلتا ہے اور یہ دور جہنم میں جا کر گرتا ہے۔

ایک آدمی جہنم کے بالکل قریب آجاتا ہے ساری زندگی اس نے گناہوں میں گزاردی بالکل جہنم میں گرنے والا ہوتا ہے، اس زبان کا ایک بول اسے جہنم سے اٹھا کر جنت الفردوس کا وارث بنا دیتا ہے۔ اس لیے اس زبان کی حفاظت کرنی ہے اور اس زبان کو قابو میں رکھنا ہے۔

حقیقی مسلمان کی علامت

حدیث جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

علماء نے لکھا ہے کہ انسان کے اتنے اعضاء ہیں صرف دو کو ذکر کیا زبان اور ہاتھ کو اس لیے کہ اکثر کسی کو جو ایذا پہنچتی ہے، تکلیف ملتی ہے، دل ٹوٹ جاتا ہے، تو وہ زبان اور ہاتھ کی وجہ سے ہے۔

تقدیم زبان کی حکمت

زبان کو پہلے ذکر کیا ہاتھ کو بعد میں ذکر کیا اس لیے کہ ہاتھ سے کمزور کو مار سکتے ہو لیکن زبان سے طاقتور کو بھی مار سکتے ہو، ہاتھ سے قریب بیٹھنے والے کو نقصان پہنچا سکتے ہو، لیکن زبان سے دور والے کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہو، ہاتھ کا زخم، چھری کا، تیر کا، تلوار کا زخم بھر سکتا ہے لیکن زبان کا زخم نہیں بھر سکتا

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامُ

وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

چھری کا تیر کا تلوار کا زخم کو بھرا جا سکتا ہے جو زبان کا زخم ہے وہ ہمیشہ کا دائمی زخم ہے

اسی لیے زبان کو پہلے ذکر کیا اور فرمایا کہ پاؤں پھسل جائے تو پاؤں ٹوٹ جائے گا، ہاتھ ٹوٹ جائے گا زیادہ سے زیادہ دماغ پر چوٹ لگے گی تو جان چلی جائے گی لیکن زبان پھسل گئی تو ایمان چلا جائے گا ایمان کا ضیاع جان کے ضیاع سے بڑا نقصان ہے آج ہمیں پاؤں پھسلنے پر احتیاط کرنی پڑتی ہے فکر لگی رہتی ہے کہیں پھسل نہ جائیں کاش اس زبان کی پھسلن کی بھی اتنی فکر کریں۔

زبان کے پھسلنے کی ہلاکت

اسی وجہ سے فرمایا کہ زبان پھسل جائے تو ایمان چلا جاتا ہے۔

عورتوں کی گفتگو کے بارے میں حکم

عورتوں کے بارے میں قرآن کریم میں حکم دیا کہ لچھے دار گفتگو محرم مردوں سے نہ کرو نرم گفتگو مائل کرنے والی گفتگو غیر محرم مردوں سے نہ کرو قیامت کے قریب ایک زمانہ آئے گا ایسی عورتیں آئیں گی

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ

کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے ننگی ہوں گی

کیا مطلب؟ کہ وہ کپڑے برائے نام ہوں گے، وہ چھوٹے ہوں گے، وہ باریک ہوں گے، وہ تنگ ہوں گے، وہ زیب و زینت کے لیے ہوں گے، کپڑے پردہ اور ستر پوشی کے لیے نہیں ہوں گے یہ عورتیں مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اپنی گفتگو سے، اپنی اداؤں سے، اپنے ناز و نخروں سے،

اپنے لباس سے، اپنی چال ڈھال سے تو عورتوں کو حکم دیا کہ وہ لچھے دار گفتگو نہ کریں کیا فرمایا

فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ

اور جس کے دل میں مرض ہے اور ہم سب کے دل گناہوں کے اڈے ہیں، ہم سب کے دل گناہوں کے منصوبے بنانے والے ہیں، ہم سب کے دلوں میں غیر اللہ بس گیا ہے، غیر کی محبت رچ بس گئی ہے، کوٹ کوٹ کر دنیا کی محبت بھری ہوئی ہے، ہماری رگوں میں اور ہماری خون کی نالیوں میں شیطان دوڑتا ہے۔

باطل کی سازش

حکم تو یہ تھا کہ عورتیں غیروں کے سامنے نرم گفتگو نہ کرے لیکن باطل نے کیا کیا ہر ہر جگہ پر عورت کو بٹھا دیا کمپنی کے آفس میں عورت، اسکول کے کاؤنٹر پر عورت، ہسپتال کے کاؤنٹر پر عورت، یہاں تک کہ ابھی ڈرائیونگ کرنے والی کریم وغیرہ کی کاروں میں عورتوں کا سسٹم شروع کر دیا ہے اشتہارات میں عورتیں، عورتوں کو تو پریکٹس کرائی جاتی ہے ان کو تیار کیا جاتا ہے، ان کو کورسز کروائے جاتے ہیں وہی عورت جو غیر محرم اجنبی کے سامنے بڑی نرم گفتگو کرتی ہے لیکن اس کا اپنا شوہر اس کی باتوں اور اس کی زبان سے تنگ ہوتا ہے وجہ کیا ہے؟ کہ باطل کی سازش ہے کہ عورتوں کو بازار کی زینت بناؤ، انہیں شوپیس بنا کر پیش کرو، ایک تو امت محمدیہ کی بیٹیاں سرعام نیلام ہو گئیں اور ان کو دیکھ کر مرد، ان کے تاب محبت میں گرفتار ہو گئے مسلمان مرد گیا کام سے اور مسلمان عورت گئی ہاتھ سے یہی تو باطل کی چال ہے تو میں عرض کر رہا تھا کہ

عورت نرم گفتگو نہ کرے۔

چھ قابل نفرت چیزیں

اور فرمایا کہ چھ چیزوں سے نفرت کرو۔

① ۔ اونچی نگاہوں سے

② ۔ جھوٹ بولنے والی زبان سے

③ ۔ غیبت سننے والے کان سے

④ ۔ برے منصوبے بنانے والے دل سے

⑤ ۔ بے گناہ پر ظلم کرنے والے دکھ دینے والے ہاتھ سے

⑥ ۔ گناہوں کی طرف چلنے والے پاؤں سے نفرت کرو۔

موجودہ دور اور ہماری زبوں حالی

آج ہماری نگاہیں اٹھی ہوئی ہیں، آج ہماری زبانیں جھوٹ بولنے کی مشین بن چکی ہے، جھوٹ بولنے سے نہیں تھکتیں، آج ہمارے کان غیبت اور میوزک سننے کے عادی ہو چکے ہیں، آج ہمارا دل ہر وقت گناہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے، ہمارے ہاتھ بے گناہ کو دکھ پہنچا رہے ہیں، ہماری زبانیں مظلوموں کو دلوں کو چھیڑ رہی ہیں اور ان کی آہ و فغاں سے آسمان کے ستون ہل رہے ہیں اور یہ پاؤں گناہ کے اڈے کی طرف چلنے کے عادی ہیں تو اس کو کیسے کنٹرول کریں گے۔

زبان کی اہمیت

عزیزان گرامی! ساری باتوں کی بنیاد یہ ایک زبان ہے اسی لیے فرمایا اس

زبان سے بڑے بڑے گناہ بھی ہوتے ہیں اس زبان سے بڑی بڑی نیکیاں بھی ہوتی ہیں آپ تلاوت زبان سے کرتے ہیں، کلمہ زبان سے پڑھتے ہیں، ذکر زبان سے کرتے ہیں، درود شریف زبان سے پڑھتے ہیں، دعائیں زبان سے مانگتے ہیں، اللہ سے فریاد زبان سے کرتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر زبان سے کرتے ہیں، آپ گناہوں سے زبان کے ذریعہ سے روکتے ہیں، دو مسلمانوں کے بیچ صلح زبان سے کرتے ہیں سلام زبان سے کرتے ہیں، اخلاق کا پیمانہ زبان سے پیش کرتے ہیں، حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس کے اخلاق اچھے ہوں گے تو ساری نیکیاں تقریباً زبان سے ہو رہی ہیں ہمارے بڑے بڑے گناہ تقریباً زبان سے ہو رہے ہیں۔

زبان پر کنٹرول رکھیے

اسی زبان پر محنت کرو بائیس ٹائر والے ٹرالر کو بریک لگانا آسان ہے اس زبان کو بریک لگانا مشکل ہے جب میاں بیوی کی نوک جھونک ہوتی ہے تو دونوں حدیں کراس کر جاتے ہیں، جب باپ بیٹے میں جھگڑا ہوتا ہے تو دونوں کی زبانیں بے لگام ہوجاتی ہیں، جب کاروباری پارٹنر آپس میں الجھتے ہیں تو ایک دوسرے کے احسانات کو پاؤں تلے روند دیتے ہیں، جب مسلمان آپس میں سیاسی لیول پر بحث کرتا ہے تو غیبت چغلی الزام تراشی کی حدیں پار کر جاتا ہے۔

کم علم لوگوں کی حرکتیں

جب کم علم مسلمان دینی معاملات میں محبت کرتے ہیں تو ایک دوسرے

پر فتوے لگا دیتے ہیں خود کو پوری نماز نہیں آتی، اس کو مبادیات کا پتا نہیں، اس کو ضروریات کا پتا نہیں لیکن دین کے معاملہ میں عقل کے گھوڑے دوڑا رہے ہیں یہ جائز ہے اور یہ ناجائز ہے، اس عالم نے صحیح کہا اس مفتی نے غلط دیا کہا فتوے لگا رہے ہیں، بدقسمتی تو یہ ہے کہ موچی کی دکان پر بیٹھ کر بھی دین کے مسائل پر بحث ہو رہی ہے، نائی کی دکان میں بیٹھ کر دین کے مسائل کو بتایا جارہا ہے، کپڑے کی دکان پر بیٹھ کر فتوے بازی جاری ہے، دین کو مذاق بنالیا ہے۔

آپ ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے آقا ﷺ کا فرمان ہے مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اس چیز کا ڈر ہے کہ قرآن ہر آدمی کے سامنے کھل جائے گا، ہر آدمی اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائے گا میں نے نیٹ میں پڑھا، میں نے فیس بک پر دیکھا، میں واٹس ایپ پر دیکھا، میں نے اس کتاب میں پڑھا، میں نے اس سے سنا کوئی تحقیق نہیں اور اس کی تباہ کاریوں سے لوگ جہنم کے مستحق بن گئے اس زبان کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی جائے۔

ذہانت کا عجیب واقعہ

میں نے ایک واقعہ پہلے بھی سنایا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شہزادہ گرفتار ہوا اور اس کو قتل کرنے کا آرڈر جاری ہوگیا اس سے پوچھا تمہاری کوئی آخری خواہش اس نے کہا ایک گلاس پانی، پانی پیش کیا گیا اب جب وہ پانی پینے لگا اس کے ہاتھ کانپنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم پانی کیوں نہیں پی رہے؟ اس نے کہا مجھے ڈر ہے ادھر میں گلاس منہ سے لگاؤں گا ادھر میری گردن اڑا دی جائے گی اس ڈر کی کپکپاہٹ کی وجہ سے پانی نہیں پیا جا رہا تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں گارنٹی دیتا ہوں کہ جب تک تم یہ پانی نہیں پیو گے تمہیں قتل نہیں کیا جائے گا یہ سنتے ہی وہ پانی اس نے انڈیل دیا او کہا آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے اس لیے کہ آپ نے اس پانی کی طرف اشارہ کیا کہ یہ پانی جب تک نہیں پیو گے تو تمہیں قتل نہیں کیا جائے گا وہ میں نے گرا دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے زبان دی تھی اس پر قائم ہوں۔ جاؤ! تم آزاد ہو، تھوڑی دیر کے بعد جب یقین ہوگیا کہ میں آزاد ہوگیا مجھے قتل نہیں کیا جائے گا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا لوگوں نے پوچھا اب کیوں مسلمان ہوئے کہا پہلے مسلمان ہوتا تو لوگ کہتے موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے، تلوار کے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے اب میں نے ایسا حیلہ اختیار کیا ایسی تدبیر میں نے کی کہ موت سے بھی بچ گیا اور اپنی خوشی اور رضامندی سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہورہا ہوں۔

بے شمار نعمتیں

اس اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ ﴿سورۂ ابراہیم: ۳۴﴾

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے شمار نہیں کر سکتے یہ درخت کے پتے گن سکتے ہو یہ سمندر کے قطرے تو گن سکتے ہو یہ بارش کی بوندیں تو گن سکتے ہو یہ ریت کے ذرے گن سکتے ہو یہ اڑنے والے پرندے گن سکتے ہو یہ تیرنے والی مچھلیاں گن سکتے ہو یہ چیر پھاڑ کرنے والے درندے گن سکتے ہو یہ جنات اور انسان تو گن سکتے ہو ان فرشتوں کی تعداد کو بھی کسی نہ کسی طرح تو گن سکتے ہو لیکن اللہ کی نعمتوں کو نہیں گن سکتے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ

تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿سورۂ کہف:۱۰۹﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿سورۂ رحمٰن:۷۷﴾

اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

اتنی بے شمار نعمتیں برسانے والا اللہ۔

بندگی کا طریقہ

پھر اس بندگی کا طریقہ سیکھ لو اور اس بندگی کا طریقہ پرندوں سے سیکھو کہ جب طوفانی رات میں ان کے گھونسلے تباہ ہوجاتے ہیں، ان کی برسوں کی محنت ان کا گھر اجڑ جاتا ہے تو صبح اٹھ کر بجائے شکایت کے وہ پھر اللہ کی حمد وثنا میں مشغول ہوجاتے ہیں

لطف سبحن دم بدم قہر سبحن گاہ گاہ

ایں بھی سبحن واہ واہ تو اویں سبحن واہ واہ

احسانات الٰہیہ کی بارش

اللہ کا لطف تو ہر دم برس رہا ہے، اس کی عنایتوں کی بارش کبھی رکتی نہیں ہے، اس کی نوازشات کا سلسلہ کبھی تھما نہیں ہے اس نے ہمارے گناہوں پر ہمیں فوراً پکڑا نہیں ہے، ہمیں ہر گناہ پر اس نے پکڑا نہیں ہے، اس نے ہماری آنکھ نہیں پھوڑی، اس نے ہمارے کان سُن نہیں کیے، اس نے ہماری زبان کو گدی سے نکال کر باہر نہیں کیا، اس نے ہمارے چہرے مسخ نہیں کیے، اس نے ہمارے جھوٹ کی سزا میں بدبو کو دنیا پر ظاہر نہیں کیا، اس نے ہمارے دماغ کو ماؤف نہیں کیا، اس نے ہمارے ہاتھ پاؤں کو شل نہیں کیا، اس نے ہمیں بے

لباس نہیں کیا۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

آدم علیہ السلام سے ایک خطا ہوئی جان بوجھ کر نہیں کی قرآن کہہ رہا ہے

فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ (سورۂ طٰہٰ: ۱۱۵)

بھول ہوئی جان بوجھ کر نہیں کیا۔

جنت کا لباس اتر گیا میں اور آپ لباس اتار کر گناہ کرتے ہیں اللہ پھر پہنا دیتا ہے، ستر برائی کے پردے ہیں، ستر حیا کے پردے ہیں اللہ نے ہر گناہ گار پر اسے ڈالا ایک گناہ کرتا ہے ایک پردہ ہٹ جاتا ہے دوسرا گناہ کرتا ہے دوسرا پردہ ہٹ جاتا ہے، کثرت سے گناہ کرتا ہے ستر پردے ہٹ جاتے ہیں، حیا کے پردے ہٹ جاتے ہیں لیکن آخری پردہ جو حیا کا پردہ وہ اللہ نہیں ہٹاتے اللہ وہ نہیں پھاڑتے ہیں اللہ کہتا ہے اپنے بندے کو اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بندے کو مسجود ملائکہ انسان کو اپنی مخلوق کے سامنے رسوا نہیں کروں گا اور پھر یہ توبہ کرتا ہے پھر سے پردہ آجاتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے نیکی کرتا ہے اگلا پردہ آجاتا ہے، اتنی ستاری نہ کسی ماں میں دیکھی، نہ کسی باپ میں دیکھی، نہ کسی استاد کو اتنا شفیق دیکھا اتنا کریم اللہ لیکن ہم گناہوں پر گناہ کیے جارہے ہیں۔

جیسی زندگی ویسی موت

عزیزان گرامی!

اس کی نعمتیں بے شمار ہیں ہم اپنا احسان نہ جتلائیں کہ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اگر ایک بادشاہ کا خادم بادشاہ کا احسان جتلانے لگے کہ جی! میں آپ کی بڑی خدمت کرتا ہوں تو دنیا کہے گی بے وقوف خدمت کرنے والے تو

لاکھوں ہیں انتظار میں کھڑے ہیں شکر کر کہ اس نے تجھے موقع دے دیا تو ہم بندگی کے قابل کہاں ہیں؟ اس نے موقع دے دیا ہے ہم شکر ادا کریں اور ایسی زندگی گزاریں کہ موت بھی اچھی آئے فرمایا جیسے زندہ رہو گے زندگی جیو گے اسی حالت پر موت آجائے گی اور جس حالت پر موت آئے گی اسی حالت پر تمہیں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

نافرمان کی دلی تمنا

دنیا دنیا کرتے جو دنیا سے جائے گا وہ حشر کے میدان میں دنیا دنیا کرتے اپنے سر پر مٹی ڈالتے ہوئے اٹھے گا ہائے ناکامی! ہائے تباہی! ہائے خسارہ! ہائے ہلاکت! ہائے گمراہی! ہائے پچھتاوا! ہائے ندامت !۔

يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ (سورۂ نباء:۱۰۹)

کاش کہ میں مٹی ہوتا

يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ (سورۂ مریم:۱۰۹)

کاش میرا وجود نہ ہوتا کاش میں پرندہ ہوتا کاش میں گھاس کا تنکا ہوتا کاش میری ماں نے مجھے جنا نہ ہوتا۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ (سورۂ فرقان:۱۰۹)

ظالم افسوس کی وجہ سے ہاتھ چبا جائے گا، کاش! میں نے رسول کی بات مان لی ہوتی، کاش! میں اس برے کو دوست نہ بناتا۔

اللہ کے یہاں آنسو کی قدر

میرے دوستو!

اتنا روئے گا اس کے آنسو ختم اس کا خون ختم، سارے جسم سے پانی ختم ہو جائے گا اللہ کو ترس نہیں آئے گا توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہوگا لیکن اس دنیا میں موت سے پہلے پہلے تیرا ایک آنسو جو اللہ کے خوف سے زمین پر گرتا ہے وہ آنسو زمین پر بعد میں گرے گا تیری مغفرت کا اعلان پہلے ہو جائے گا، یہ تیرا جو ایک آنسو خوف خدا سے گرے گا یہ جہنم کی آگ کو بجھانے کے لیے کافی ہو جائے گا، اس دنیا میں جیسے حضرت سعد بن ابی معاذ رضی اللہ عنہ کو موت آئی، ایسی موت نہ مانگو کہ جیسے بھگوڑے غلام کو پکڑ کر، کسی مفرور ملزم کو پکڑ کر، ہاتھوں میں بیڑیاں، پاؤں میں زنجیریں، گلے میں طوق ڈال کر گھسیٹ کر لایا جاتا ہے ڈنڈے اور لاتیں مار کر لایا جاتا ہے۔

قابل رشک موت

ایسی موت مانگو جیسی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو آئی، انتقال ہوگیا آقا صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لیے تشریف لا رہے ہیں پنجوں کے بل چل رہے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا اتنا رش ازدہام، بھیڑ، جم غفیر، نہیں لوگوں کا اتنا مجمع نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پنجوں کے بل چل رہے ہیں فرمایا سعد رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شرکت کرنے کے لیے آسمان سے اتنے فرشتے آئے ہیں پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔

اِهْتَزَّلَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

اللہ کا عرش لرز رہا تھا

خوشی سے جھوم اٹھا یہاں سے جدائی تھی وہاں یہ ملاقات تھی، وہ استقبال کے لیے زمین تا آسمان قطار لگائے کھڑے ہیں، ایسی موت اللہ سے مانگو۔

مسلمان اسلام کا پابند ہوتا ہے

اور ایسی موت کے لیے زندگی کو Manage کرنا پڑے گا اس زندگی کو Orginize کرنا پڑے گا، مسلمان بے لگام نہیں ہے، مسلمان مکمل با اختیار نہیں ہے، مسلمان اپنی Wiling پر نہیں چلے گا یہ اللہ کی Wiling پر چلے گا اللہ کی منشا کو دیکھے گا اور اللہ کی منشا کو دیکھ کر آقا ﷺ کی سنتوں پر چل کر عمل کر کے جب زندگی گزارے گا تو یہ موت کی گھنٹی سے خوش ہوگا۔

مثال سے وضاحت

اسکول میں جب چھٹی کی بیل بجتی ہے بچے کتنے خوش ہوتے ہیں، چھلانگ لگا کر جاتے ہیں، خوشی سے کودتے ہیں، یہاں سے بستہ اٹھایا وہاں سے پینسل اٹھائی اور یہ ٹوپی اور ٹائی لگائی اور گھر کی طرف بھاگ رہے ہیں، چھٹی ہوگئی صبح آتے ہوئے کبھی بچوں کو دیکھو ان پر بوجھ ہوتا ہے، وہ ٹینشن میں ہوتے ہیں، انہوں نے بہت سے حالات کو پاس کرنا ہے، ہوم ورک کیا یا نہیں کیا، آج پریکٹیکل ہے، آج میری ریڈنگ ہے، آج میرا ٹیسٹ ہے۔ یہ ساری باتیں اس کے ذہن میں ہوتی ہیں، کتنا پریشان ہوتا ہے لیکن جب چھٹی کا وقت ہوتا ہے تو ان کی خوشی قابل دید ہوتی ہے فرمایا جو اللہ کو راضی کر کے زندگی گزارے گا خدا کی قسم! موت کے فرشتوں کو دیکھ کو جھوم اٹھے گا ایسے مزے سے کہے گا ہائے ہائے آج میں اپنے اللہ کا دیدار کروں گا فرمایا ایسی موت تمہیں آئے جیسے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو آئی۔

تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ

مومن کے لیے موت تحفہ ہے

یہ مرے گا اور ادھر رب کا دیدار ہوگا، یہ مرے گا اور ادھر مصطفیٰ کریم ﷺ کا دیدار، یہ مرے گا اور ادھر جنت کی حوریں ادھر نہریں، یہ مرے گا ادھر اللہ کی آواز میں قرآن کی تلاوت

وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۚ ﴿سورۂ زخرف:۷۱﴾

جو جی چاہے گا، جو آنکھوں کی لذت ہوگی جو اس کے دل میں آئے گا وہ سب کچھ اس کو مل جائے گا۔

اللہ کی رضا والی زندگی کیسے گزاریں؟

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

اللہ کی رضا والی زندگی کیسے گزاریں؟ اس کے لیے مسجدوں کا رُخ کریں، مدرسوں کا رُخ کریں، تبلیغ کا رُخ کریں، خانقاہوں کا رُخ کریں، درس میں بیٹھیں، تعلیم کے حلقے لگائیں، ذکر کی مجالس میں بیٹھیں، دینی کتابوں کا مطالعہ کریں گناہوں سے توبہ کریں۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں..... آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ویلنٹائن ڈے
اور شرم و حیا کا جنازہ

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب:

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... مغربی تہذیب اور مسلمانوں کا حال۔
- ..... ویلنٹائن ڈے کی حقیقت۔
- ..... ایک یہودی کا مسلمانوں کے بارے میں تجزیہ۔
- ..... ویلنٹائن ڈے کا مقصد اور روشن خیالی۔
- ..... پردے کی اہمیت اور ہماری خواتین۔
- ..... تقریبات میں ظاہری دیندار لوگوں کا حال۔
- ..... ہر شخص کی ذمہ داری۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ ﴿سورہ نور: ۱۹﴾

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي مَقَامٍ اٰخَر:

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ﴿سورہ مائدہ: ۴۸﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْحَيَاءُ وَالْاِيْمَانُ قُرِنَا جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثنا گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یا رب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سُراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

یہاں ایسے رہے یا ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے
اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ بدل جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے
کل بے پردہ آئیں جو نظر چند بیبیاں
اکبر غیرت قومی سے زمیں میں گڑ گیا
پوچھا جو ان سے تمہارا پردہ کیا ہوا
کہنے لگیں عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

واجب الاحترام، عزیزانِ گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فُرقانِ مجید کی چند آیات کریمہ تلاوت کیں اور سرکارِ دو عالم، تاجدارِ مدینہ، محمدِ مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی حدیثِ مبارکہ پیش کیں۔

مسلمانوں نے مغربی تہذیب کو اپنا لیا

پرسوں چودہ فروری ہے اور چودہ فروری کو ''ویلنٹائن ڈے'' منایا جاتا ہے یہ پہلے یورپ میں، مغرب میں منایا جاتا تھا لیکن میڈیا، سوشل میڈیا، ذرائع ابلاغ، ذرائع مواصلات Communication نے اس دنیا کو ایک Global Village عالمی گاؤں بنا دیا۔

میڈیا کے ذریعہ سے تہذیبیں ایک دوسرے سے روشناس بھی ہوئیں، ایک دوسرے کے قریب بھی گئیں، یورپ کا جو کلچر تھا وہ مشرق کے اندر، ایشیاء کے اندر پھیل گیا اور جس طرح ہمارے اس معاشرے نے ہندوؤں کے کلچر کو بہت جلدی اپنا لیا تھا، اتنی ہی تیزی سے یہ یورپ کے ڈھنگ میں رنگتے چلے گئے اسی مناسبت سے آج حیاء کے اوپر، پاکیزگی کے اوپر، عفت اور عصمت کے اوپر کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا۔

قران کریم کی ان آیات میں بھی بے حیائی کرنے والوں کو سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں

ویلنٹائن ڈے Valentine day کی حقیقت

انسائیکلوپیڈیا (Book of knowledge) کے مطابق ایک قول یہ ہے

کہ عیسائیوں میں ایک پوپ ہوتا ہے، ان کا جو پادری ہوتا ہے، ان کو شادی کرنے کی اجازت نہیں ہوتی، وہ رہبانیت کی زندگی گزارتے ہیں، ان کا عقیدہ یہ ہے کہ شادی کرنا، بیوی بچے پالنا یہ تقویٰ کے خلاف ہے، وہ شادیاں نہیں کرتے تھے۔ اس زمانے میں ایک پادری جس کا نام Valentine تھا، وہ ایک راہبہ کی محبت میں گرفتار ہوااور ان سے گناہ سرزد ہوا، جرم فاش ہونے پر اس کو پھانسی دی گئی، چند منچلے نوجوانوں نے اس سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے اس دن کو Valentine کا نام دے دیا اور یوں ہر لڑکا اپنی محبوبہ کو اس چودہ فروری میں پھول دے کر، Gift دے کر، بات کر کے پیغام محبت ظاہر کر کے منانے لگا آہستہ آہستہ یورپ سے یہ چیز ایشیاء میں اور کافروں سے مسلمانوں میں منتقل ہوگئی

اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سب History تاریخی باتیں ہیں جو سو فیصد Authentic اصلی اور حقیقی نہیں ہوتیں

اور وہ تیسرا قول یہ ہے کہ رومن ایک بادشاہ تھا اس نے بت پرستی کو چھوڑ کر عیسائیت کو اختیار کیا، اس جرم میں اسے قتل کیا گیا، اس سے اظہارِ ہمدردی کے لیے Valentine day کو منایا گیا۔

حیاء ایمان کا جزو لازم

حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ایمان کے ساتھ جس چیز کو جوڑا وہ حیا ہے

اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ قُرِنَا

یہ حیا اور ایمان ساتھی ہیں، لازم ملزوم ہیں، ملے ہوئے ہیں، جڑے

ہوئے ہیں، متصل ہیں، ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں، ایک دوسرے سے وابستہ ہیں ایسے

فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَر

کہ اگر ایک چلا جائے گا دوسرا خود بخود چلا جائے گا

اسی کو رسول اللہ ﷺ نے یوں بھی بیان کیا

اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کرتا پھرے

جب حیا چلی جاتی ہے پھر وہ کھلے عام شراب پی رہا ہوتا ہے، پھر وہ کھلے عام زنا بھی کر رہا ہوتا ہے، پھر وہ کھلے عام چوری بھی کر رہا ہوتا ہے، پھر وہ کھلے عام ڈاکہ زنی کر رہا ہوتا ہے، پھر وہ کھلے عام نماز کے وقت میں گلی میں، چوک اور چوراہے پر بیٹھا ہوتا ہے، پھر وہ کھلے عام عورتوں کو تاک رہا ہوتا ہے، گھور رہا ہوتا ہے، پھر وہ کھلے عام عورتوں پہ آوازیں کس رہا ہوتا ہے، پھر وہ کھلے عام لوگوں کا مذاق اڑا رہا ہوتا ہے، پھر وہ کھلے عام جھوٹ بول رہا ہوتا ہے، Pranks بنا کر لوگوں کو ہنسا رہا ہوتا ہے، اپنے آپ کو بے عزت کر رہا ہوتا ہے، اس لیے کہ حیا ختم ہو گئی۔

ایک یہودی کا مسلمانوں کے بارے میں تجزیہ

تو یاد رہے کہ اکثر یہ بات میں کہا کرتا ہوں کہ ایک یہودی نے آج سے ۲۵ سال پہلے کوئی آرٹیکل لکھا اور اس نے کہا کہ مسلمانوں کو مارنے کے لیے اب ہتھیار اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے، تلوار، گولی چلانے کی ضرورت نہیں ہے، بم مارنے کی ضرورت نہیں ہے، ایٹم بم اور ٹیکنالوجی کی ضرورت نہیں ہے

بس دو چیزیں مسلمانوں میں پھیلا دو ایک شبہات اور دوسری چیز شہوات ۔

دین کے بارے میں شکوک وشبہات

شبہات کہ ان کے ذہن میں اسلامی احکامات کے مطابق شکوک وشبہات پیدا کر وکہ جی! روزہ رکھنے سے کیا ہوتا ہے، اللہ کو آپ کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ لوگوں کو کھانا کھلا دو، اور قربانی کرنے سے کیا ہوتا ہے لاکھوں جانور ذبح کرنے اور کروڑوں روپے اس پر لگانے سے اچھا ہے کہ آپ کسی غریب کی مدد کر دو، حج اور عمرے پر جانے سے کیا ہوتا ہے آپ اس کے بجائے کسی بچی کی شادی کرا دو اس طرح کی چیزیں اور پردے سے کیا ہوتا ہے، پردہ تو دل کا ہوتا ہے اس سوچ نے کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے انسانیت کو ننگا کر دیا اور کہتے ہیں کہ جہاد کا نام نہیں لو اسلام تو امن کا درس دیتا ہے اور عورت کہتی ہے کہ میں اس سے پردہ اس لیے نہیں کرتی کہ میرا دل صاف ہے، میں اس کو بھائی کی نظر سے دیکھتی ہوں یعنی اس طرح کے شبہات پیدا کر کے مسلمانوں کو اللہ کی نافرمانی پر تیار کیا جائے

شہوات اور اسلامی تعلیمات

اور دوسری چیز شہوات ہیں ان میں شہوتِ کا مادہ ابھارو آپ اگر غور کریں کہ Valentine day میں کیا ہوتا ہے؟ لڑکیاں گھروں سے نکل آئیں بھئی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ

عورتیں اپنے گھروں میں قرار پکڑیں

یہ جو پردہ ہے اس کے بھی Stages ہیں ایک Stage یہ ہے کہ عورت گھر

سے نکلے ہی نہیں اصل پردہ یہ ہے

قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ

قرار پکڑو اپنے گھروں میں اگر ضرورت اور مجبوری کے لیے نکلنا پڑے تو پھر محرم کے ساتھ نکلو، کوئی عورت بغیر محرم کے نہ نکلے۔

دوسرے نمبر پر

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ﴿سورہ احزاب: ۵۹﴾

جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کر کے نہ نکلو، خوشبو لگا کر نہ نکلو، چھن چھن والے زیور پہن کر نہ نکلو، زیب و زینت والے برقعے اور Fashionable designing والے برقعے پہن کر نہ نکلو، تنگ لباس، باریک لباس، چمکیلا لباس، بھڑکیلا لباس پہن کر نہ نکلو، اتراتے ہوئے نہ چلو

يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ

ایک لمبی چادر، کھلی ڈھلی چادر، موٹی چادر، سادی سی چادر، جو سر سے پاؤں تک ڈھانپ دے وہ پہن کر نکلو۔

ملعون عورت

جب کوئی عورت اپنے گھر سے بے پردہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو شوپیس بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے، اور اس پر اللہ کی طرف سے لعنت برستی ہے، جو عورتیں روزانہ چھوٹے موٹے عذر بنا کر کہ یہ سبزی لانی ہے، دیکھیں مجبوری کیا ہے وہ سب کو پتہ ہے، بات کو سمجھیں، چھوٹے موٹے بہانے بنا کر جو بے پردہ بازاروں میں نکلتی ہیں، محرم کے بغیر نکلتی ہیں اور کھلے بالوں کے ساتھ نکلتی ہیں اور مردوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی نیت سے نکلتی ہیں، اس پر سارا دن

لعنت برستی ہے، اب یہ بری ہوئی لعنت لے کر آپ کے گھر آئیں گی تو آپ کے گھر میں برکت نہیں آئے گی

ویلنٹائن ڈے کا مقصد کیا ہے؟

اور پھر یہ جو فرمایا کہ Valentine day کا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح عورت باہر نکل آئے، عورت مارچ کا مقصد کہ کسی طرح عورت باہر نکل آئے، Christmas day کا مقصد کسی طرح عورت باہر نکل آئے، اسلام عورتوں کے ساتھ ظلم کرتا ہے عورتوں کو مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ چلنے کی اجازت دی جائے، یہ عورت Reception پر بن ٹھن کر، بن سنور کر بیٹھ کر مردوں کو متوجہ کرے

اسکول کے Reception پر، ہسپتال کے Reception پر، فیکٹری کے Reception پر یعنی اسلام نے کہا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، اگر بیٹھے گا تو تیسرا شیطان ہو گا، آج کل عورتیں غیر محرم مردوں کی (P.A) پرسنل سیکرٹری بن کر، تنہائی میں گھنٹوں بیٹھی رہتی ہیں، عورت مارچ میں عورتیں Play card اٹھا کر نکلتی ہیں کہ جی! اپنا کھانا خود گرم کرلو ہم کھانا نہیں بنا سکتیں، ہم مردوں کی خدمت نہیں کر سکتیں، ہم مردوں کی جوتیاں سیدھی نہیں کر سکتیں، ہم مردوں کے کپڑے press استری نہیں کر سکتیں، ہم شوہر کے ماں باپ، ساس سسر کے ناز نخرے نہیں اٹھا سکتیں، یہ نعرے لگاتی ہیں، اپنے شوہر کی خدمت نہیں کر سکتیں۔

روشن خیالی

اور یورپ کہتا ہے جہاز میں یہ لڑکی Air hostess بن کر پرائے مردوں

کو Surve کر رہی ہوتی ہے، اپنے شوہر کو کھانا نہیں دے سکتی کھانا خود گرم کر لو اور وہاں پر اپنے ہاتھوں سے سب نامحرم مردوں کو پانی بھی پیش کر رہی ہے، کھانا بھی پیش کر رہی ہے Cold drink بھی پیش کر رہی ہے، بڑے ہوٹلوں میں خصوصاً ویٹر لڑکیاں ہوتی ہیں، اپنے مردوں کی خدمت گناہ نظر آئے اور غیروں کی خدمت روشن خیالی Moderate and upto date آپ بتاؤ اس سے بڑا عقل پر پردہ کون سا ہوگا؟۔

اکبر الہ آبادی نے اس زمانہ میں کہا:

کل بے پردہ آئیں جو نظر چند بیبیاں
اکبر غیرت قومی سے زمیں میں گڑ گیا
پوچھا جو ان سے تمہارا پردہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

غیر مسلم کا سوال مسلمان کا جواب

ایک غیر مسلم نے ایک مسلمان سے سوال کیا کہ جی! تمہارے یہاں عورتوں کو پابند رکھا جاتا ہے، گھروں میں محصور رکھا جاتا ہے، غلاموں کی سی زندگی ہے، ہماری عورتیں تو جب چاہیں، جہاں چاہیں، جتنا چاہیں، جس کے ساتھ چاہیں، جو چاہیں، جتنی بار چاہیں گھوم سکتی ہیں، تم نے عورتوں کو کیوں چھپایا ہوا ہے؟ تو مسلمان نے اس سے کہا کہ ایک ہوتی ہے سستی چیز، رف چیز، بے کار چیز اور ایک ہوتی ہے قیمتی چیز۔ مثال کے طور پر جوتے ہیں کہیں بھی اتار دو، جھاڑو ہے کہیں بھی پڑی ہو، کرسی ہے کہیں بھی رکھ دو ایک ہوتی ہے قیمتی چیز جیسے سونے کی گھڑی، قیمتی موبائل، قیمتی بریسلیٹ، قیمتی ہار اسے لوگ ہر جگہ نہیں

رکھتے، اپنے گھر میں بھی تجوری میں، محفوظ جگہ پر، خفیہ جگہ پر رکھتے ہیں، کہا تمہاری عورتیں رف ہیں، بے کار ہیں، تم خود کہتے ہو کہ عورتیں یورپ میں Just like buses ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتے ہو، اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ بنایا ہے، اسلام نے عورت کو ماں کے روپ میں بتا کر کہا جس جنت کے پیچھے پھرے جا رہے ہو وہ جنت اس ماں کے قدموں تلے ہے، اس بیٹی کی کفالت اور پرورش کرنے پر آقا ﷺ کا قرب تمہیں یوں ملے گا، بہن کی پرورش کرنے پر جنت میں نبی ﷺ کی رفاقت ملے گی، اسلام میں عورت قیمتی ہے اسی لیے اسے چھپا کر رکھا جاتا ہے۔

بے پردگی پر بہترین مثال

بھئی! کوئی گوشت لے اور یوں ہی تھال میں کھلا، سر پر رکھ کر لے جائے گھر تک پہنچے گا؟ چیل، کوّے گِدھ، باز، مردار خور اُچک لیں گے، نوچ لیں گے، کوئی عقل مند آدمی پلیٹ میں رکھ کر سر پر لے کر نہیں جاتا ہے Cover میں لے جاتا ہے Shoper میں لے جاتا ہے، تھیلے میں لے جاتا ہے، چھپا کر لے کے جاتا ہے، ایک کلو گوشت کھلا لے کر جاؤ گے گوشت تار تار ہو جائے گا، پچاس ساٹھ کلو کی لڑکی، کھلے عام بازاروں میں پھرے، شیطان نہیں نوچے گا؟ شیطانی چیلے نہیں نوچیں گے؟ اس کی عصمت تار تار ہو گئی، اس کی عفت کا جنازہ نکل گیا، اس کی انسانیت ختم ہو گئی، اس کی حیا کی چادر کو پھاڑ دیا گیا۔

حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے خاتون کا باریک دوپٹہ پھاڑ دیا

حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک لڑکی آئی عورت عورت کے پاس آتی ہے اس کا دوپٹہ باریک تھا امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا دوپٹہ پھاڑ دیا غالباً

حفصہ بنتِ عبدالرحمٰن تھیں، یہاں تو دوپٹہ ہوتا ہی نہیں ہے پھر کہتے ہیں مولوی بہت تنگ نظر ہے،

حکمِ اسلام اور ہمارے معاشرے کی خواتین

اگر آپ غور کریں تو ان ساری باتوں کا مقصد کیا ہے؟ عورت گھر سے باہر نکل آئے، حوا علیہا السلام کی بیٹی باہر نکل آئے، اسلام کہتا ہے اس کے اندر رہنے میں حفاظت ہے، اس کے چھپ کر رہنے میں حفاظت ہے، عورت کو مسجد میں نماز کے لیے آنے سے روک دیا گیا، کہا گھر میں نماز پڑھیں گھر میں بھی صحن میں نہیں کمرے میں، اس میں بھی ایک گوشے میں، اس گوشے میں جس میں اندھیرا ہوتا ہے، میں آپ کو نکتے کی بات بتاؤں رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے بارے میں فرمایا:

عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ

ایک دفعہ جبکہ عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہیں گیا تھا، شروع میں عورتیں مسجد میں جا کر نماز پڑھتی تھیں ایک دفعہ ایسا ہوا نماز کا وقت ہے، عورتیں بھی مسجد کی طرف آرہی ہیں، مرد بھی مسجد کی طرف آرہے ہیں، راستے میں اختلاط ہوگیا، راستے میں گھل مل گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِسْتَأْخِرْنَ'' عورتو! تم ایک طرف ہو جاؤ

عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ

تم راستے کے بیچ میں نہ چلو، تم ایک کنارے میں چلو، اس حکم کے بعد عورتیں ایسے چلتی تھیں

فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ

پھر وہ عورت دیوار سے ایسے چپک کر چلتی تھی کہ اس کا دوپٹہ دیوار اور مٹی سے لگ جاتا تھا، چھل جاتا تھا، ایسا حکم پر ان کا عمل تھا، کون نکلی تھیں نماز کے لیے؟ صحابیات رضی اللہ عنہن، کس سے راستے میں ٹکراؤ ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم سے، کس کا زمانہ ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کا، جو سب سے بہتر زمانہ ہے، اور کس لیے نکلی تھیں؟ نماز کے لیے، غور کرو، کون سی مسجد کی طرف نکلیں؟ مسجد نبوی ﷺ کی طرف لیکن آپ ﷺ نے فرمایا راستے کے بیچ میں نہیں چلو، آج مارکیٹ جاتے ہوئے عورت کیسے جا رہی ہوتی ہے، جیسے فائر بریگیڈ کی گاڑی ہوتی ہے ایسے روانہ ہوتی ہے ایمبولینس کی طرح ہوٹر لگا ہوتا ہے، کہ بال ادھر جا رہے ہیں اور بالکل ایسے بدمعاشوں کی طرح جا رہی ہوتی ہیں میں غلط تو نہیں کہہ رہا، اس لیے

تقریبات میں دیندار گھرانوں کا حال

سب سے بنیادی چیز حیاء اور عفت ہے اور مجھے اس وقت بہت افسوس ہوتا ہے شاید میری یہ بات آپ کو بری بھی لگے لیکن دیندار لوگوں کے گھروں کا حال ہے جب شادی ہوتی ہے تو ساری دینداری ہوا ہو جاتی ہے، پھر ان کی عورتوں کے سر پر شادی میں دوپٹہ نہیں ہوتا، بال کاٹتی ہیں، ڈیزائن بناتی ہیں، Half sleeves پہنتی ہیں، باریک کپڑا پہنتی ہیں، ہال میں گانے چلتے ہیں، پرائے لڑکے گھومتے ہیں movies videos بناتے ہیں Tik tok بناتے ہیں اس موقع پر ان کی غیرت تیل لینے چلی جاتی ہے اور دعوت دیتے ہیں علماء کو بھی، دیندار لوگوں کو بھی کہ آپ نے ہماری دعوت پر ضرور آنا ہے، حضرت! بس آپ نہیں آئیں گے تو ہم ناراض ہو جائیں گے، آپ نے آنا ہے اور کس لیے بلا رہے ہیں، وہاں بے عزت کرنے کے لیے تو میں اکثر یہ بات کہا کرتا ہوں

کہ جو لوگ اپنی شادیوں کو Control نہیں کر سکتے گھر والی کے سامنے بیگم کے سامنے بے بس ہیں یا خدانخواستہ اللہ اور اس کے رسول کے مقابلے میں اسے اپنی گھر والی (اپنی بیگم) اور خاندان والے پیارے ہیں، ایسے لوگ دیندار لوگوں کو دعوت نہ دیں، ایک ہفتے تک گانے بھی، Music بھی، ڈھول بھی، تماشے بھی، ڈرامے بھی، فلمیں بھی، Functions بھی، محلہ والوں کی نیند بھی Disturb اور ایک دن پہلے مولانا صاحب کے پاس Card لے کر پہنچ جاتے ہیں کہ آپ کو آنا ہے تو بھئی! اس کا کیا فائدہ ہے، ہم تو بہت گناہ گار لوگ ہیں رسول اللہ ﷺ کی لاج رکھ لو، آقا علیہ السلام کی قربانیوں کو دیکھ لو، کافر مذاق اڑاتا ہے، کافر توہین کرتا ہے ہم نے کون سی کسر چھوڑی ہے؟ تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس زمانے میں نماز کے لیے آتے ہوئے بھی کنارہ پر چلتی تھیں، سمجھ میں آرہی ہے بات اور پھر بہت سے لوگ یار! یہ تمہارے کپڑے بہت اچھے ہیں، جی! یہ تمہاری بھابھی لائی ہیں، فخر کرتے ہیں کہ تمہاری بھابھی لائی ہے بھائی! اگر یہ بات ہو بھی گئی تو اسے چھپاؤ فخر نہیں کرو، اگر مجبوری میں چلی بھی گئی تو بتانے کی کیا ضرورت ہے؟

تحفہ دینے میں کیا حرج ہے؟

یہ چودہ فروری Valentine day مسلمان ماں، بہن، بیٹی کو گھر سے نکالنے کے لیے ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ایک لڑکی کو تحفہ دینے میں کیا حرج ہے؟ پھول دینے میں کیا حرج ہے؟ گلدستہ دینے میں کیا حرج ہے؟ بھائی! اگر تیری بہن کو بھی یہ تحفہ دیں تو کیسا لگے گا؟ تیری بہن کو کوئی یہ گلدستہ دے تو کیسا لگے گا؟ تیری بیٹی کو کوئی پرایا مرد دے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر تجھے کیسا لگے گا؟

غیرت مند تو مر جائے گا ہم نے دوسرے کی ماں، بہن اور بیٹی کی عصمت و عفت اور پاک دامنی کا خیال رکھنا ہے ہم نے محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے، اسی لیے اس ملک میں، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں Valentine day کے نام پر بے حیائی برداشت نہیں ہے، عورت مارچ کے نام سے بے حیائی برداشت نہیں ہے ۔Christmas day کے نام پر بے حیائی برداشت نہیں ہے اور یہ اچھل کود اور یہ Acting برداشت نہیں ہے ہم تھوڑا سا دین پر چلیں

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا

ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے دین میں تفرقہ پیدا کیا

غیروں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا انہیں میں سے ہوگا

ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا اس حدیث سے ظاہر تو یہ ہو رہا ہے کہ ایسا کرنے والا کافر ہے، ظاہری مطلب تو یہ ہے لیکن ہم ظاہری مطلب پر نہیں جاتے لیکن کم از کم اتنا ضرور ہے کہ وہ حرام کام کر رہا ہے، یہود و نصاریٰ کی مشابہت نہ کرو یہ حرام ہے یہ ناجائز ہے حدیث میں آیا:

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ

تم ضرور بضرور پیچھے چلو گے تم پہلے والوں کے طریقہ پر جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے Size میں برابر ہوتا ہے Shape ان کا برابر ہوتا ہے ان میں Equivalancy برابری ہوتی ہے اسی طرح جو برائیاں یہود و نصاریٰ

نے کیں تم بھی کرو گے

شِبرًا بِشِبرٍ زِرَاعًا بِزِرَاعٍ

بالشت بالشت، گز گز یہاں تک کہ تم میں سے اگر کوئی ایک جانور ضب جس کو گوہ کہتے تھے اس کے بل میں داخل ہوا تم بھی داخل ہوگے اگر ان میں سے کسی نے اپنی سگی ماں سے اعلانیہ زنا کیا ہوگا اس امت میں بھی ایسے بد بخت پیدا ہوں گے جو یہ گناہ کریں گے، زنا کے مرتکب ہوں گے۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا

اسلام کا طریقہ الگ کفر کا طریقہ الگ

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا ﴿سورۂ حج: ۳۴﴾

تمہارا نہج الگ، ان کا نہج الگ اس بات کو سمجھ لیں اور ان کے پروپیگنڈے سے ہم نے متاثر نہیں ہونا

مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَ

جہاں بے حیائی آتی ہے اس کو زنگ لگ جاتا ہے اور جہاں حیا آتی ہے اسے چار چاند لگ جاتے ہیں، اس کی زیب و زینت میں اضافہ ہوجاتا ہے،اس کے حسن میں اضافہ ہو جاتا ہے،اس میں نکھار آجاتا ہے حیاء اور پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے، مرد اپنی نظروں کو جھکائیں۔

حفاظتِ نظر کا قرآنی حکم

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ﴿سورۂ نور: ۳۰﴾

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مردوں کا عورتوں کو دیکھنا گناہ ہے اور عورتوں کا مردوں کو دیکھنا گناہ نہیں ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی تھے آنے کی اجازت طلب کی آپ نے اپنی دو ازواجِ مطہرات کو جو تشریف فرما تھیں فرمایا تم چلی جاؤ انہوں نے کہا

اَلَیْسَ هُوَ اَعْمٰی

کیا وہ نابینا نہیں ہیں وہ تو دیکھ نہیں سکتے آپ علیہ السلام نے فرمایا

اَفَعَمْیَا وَانِ اَنْتُمَا

کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ قرآن نے مردوں کو حکم دیا اپنی نظروں کو جھکاؤ۔ یہ کافی تھا، حکم مردوں کے لیے ہوتا ہے مراد عورتیں بھی ہوتی ہیں،

اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ

لیکن یہاں پر عورتوں کو الگ سے خطاب کیا

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ﴿سورۂ نور: ۳۱﴾

اور مؤمن عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ یہ اپنی نگاہوں کو پاکیزہ رکھیں، اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں، ادھر ادھر نہ دیکھیں، اللہ ہمیں بھی وہ پاکیزگی عطاء کرے جو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ملی تھی، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو شاگرد بڑے مشہور ہوئے ایک امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، دوسرے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف اور ان کا واقعہ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام: محمد بن حسن شیبانی ہے سترہ سال کا جوان ہے، مدرسے جاتا ہے، راستے میں بازار پڑتا ہے بازار سے ہوکر جاتا ہے۔

دنیا میں ہوں دنیا کا طلب گار نہیں ہوں
بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

ایک ہندو بنیے کی دوکان ہے وہ Observation مشاہدے میں رکھتا

ہے، ان کی حرکات و سکنات کو، نقل و حرکت کو، معاملات کو، صورت سیرت کو ،بول چال کو ،کردار گفتار کو دیکھتا ہے، کافر آج ہمیں بھی دیکھ رہا ہے ،ایک دن وہ ہندو بنیا آیا سترہ سالہ نوجوان کے ہاتھ پر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا، لوگوں نے پوچھا تم نے اس نوجوان میں کیا دیکھا؟ اس کی کس ادا سے تم اسلام کے قریب ہوئے؟ اسلام کی طرف مائل ہوئے؟ کہنے لگا یہ جوان ہے، سترہ سال عمر ہے، خوبصورت بھی ہے، روز بازار سے گزرتا ہے، یہ ادھر ادھر عورتوں کو نہیں دیکھتا، اس کی نگاہوں کی پاکیزگی دیکھ کر میرے دل نے گواہی دی جس امت کا چھوٹا محمد اتنا پاکیزہ ہے اس اُمت کے بڑے محمد (ﷺ) کتنے پاکیزہ ہوں گے، وہ لوگ یوں مسلمان ہوتے تھے۔ اللہ ہمیں بھی پاکیزگی اور عفت نصیب فرمائے۔

ہر آدمی اپنے خاندان کا ذمہ دار ہے

ہر آدمی اپنے گھر، اپنے خاندان کا ذمہ دار ہے،اس سے پوچھا جائے گا، یہ کہنے سے کچھ نہیں ہوگا کہ ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

تم میں سے ہر آدمی نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت،اس کے ماتحت، اس کی بیوی، اس کی بیٹی، اس کی بہن، اس کی بھابھی، اس کے گھر میں اس کے زیرِ نگرانی عورتوں کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

کرسمس ڈے اور نیو ایئر

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت فیوضہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... رسولوں کی نافرمانی کا انجام۔
- ..... دو بڑے اور سنگین گناہ۔
- ..... سب سے بڑی عبادت۔
- ..... اللہ کے عذاب کو روکنے والی چیزیں۔
- ..... قیامت کی واضح نشانیاں۔
- ..... ایک اہم اور تحقیقی نکتہ۔
- ..... عیسائیوں کی غلطیاں۔
- ..... سالگرہ کی حقیقت۔
- ..... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان اور آج کے حکمران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾

﴿سورۂ اعراف: ۹۴﴾

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخَرَ:

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ

﴿سورۂ انعام: ۶۴﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ بِرَفْعِ قَوْمٍ وَبِخَفْضِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
کس کی حکمت نے کیا یتیموں کو درِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
خود جو نہ تھے راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

واجب الاحترام، عزیزانِ گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم فُرقانِ مجید کی دو آیاتِ کریمہ تلاوت کیں اور سرکارِ دو عالم، تاجدارِ مدینہ، محمدِ مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی حدیثِ مبارکہ پیش کی۔ قرآن کریم کی ان آیات کا خلاصہ، نچوڑ اور مغز یہ ہے کہ: ہم نے تمہاری طرف رسولوں کو بھیجا تو حید کا پیغام دے کر جن لوگوں نے ان کی باتیں نہیں مانیں اور حدیں پار کیں تو ہم نے انہیں پکڑا مصیبت میں، تکلیف میں، بیماری میں، عذاب میں، فتنوں میں مبتلاء کر دیا۔ کیوں؟ تا کہ یہ گڑ گڑائیں، یہ اپنی عاجزی دکھائیں۔

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ

﴿سورۂ سجدہ:۲۱﴾

کبھی ہم بڑے عذاب سے پہلے چھوٹا عذاب دیتے ہیں

اللہ کی پکڑ کا مقصد

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

مِنَ الْمَرَضِ وَالْاٰفَاتِ وَالْمَصَائِب

کہ وہ چھوٹا عذاب بیماری کی شکل میں، تکلیف کی شکل میں ،مصائب اور آلام کی شکل میں، حوادث اور بلیات کی شکل میں آتا ہے کیوں؟ تا کہ تم لوٹ آؤ اللہ کی طرف، پھر فرمایا ان سے کہہ دیجیے

''مَنْ یُنَجِّیکُمْ'' تمہیں نجات دینے والا کون ہے؟ خشکی ہو یا تری، اس عذاب سے تمہیں نجات دینے والا اللہ ہے

''تَدْعُوْنَهٗ'' جب تم اسے پکارو گے

''تَضَرُّعاً وَّخُفْیَة'' گڑگڑا کر اور چپکے سے، آہستہ سے۔

کبھی کھبار تمہارے الفاظ، تمہاری زبان پر نہیں آئیں گے، تمہارے اوپر کے جملے تمہارے منہ سے نہیں نکلیں گے، کسی اور کے کان تو درکنار تمہارے کان بھی تمہارے جملے نہیں سنیں گے، بس تم صرف دل میں ندامت کا اظہار کرو گے، تمہاری آنکھ سے آنسو کا بس ایک قطرہ ٹپکے گا اور اس کو پتہ چل جائے گا اور وہ تمہیں معاف کر دے گا۔ تو ان تمام آیات سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک یہ کہ جو اللہ اور اسکے رسول کی بات نہیں مانے گا اس کی پکڑ ہوگی اور دوسری بات کہ یہ پکڑ بھی صرف اس وجہ سے ہوگی کہ یہ اللہ کی طرف لوٹ آئیں، یہ جہنم کے مستقل عذاب سے بچ جائیں۔

اللہ کی رحمت کی بہترین مثال

اس کی مثال میں آپ کو یوں دوں کہ

آپ کا ایک بچہ وہ جو آگ کی طرف جا رہا ہے، آپ اسے روکیں گے، وہ پھر جا رہا ہے آپ پھر اسے اٹھا کے لے آئیں گے، وہ پھر جا رہا ہے آپ اس کو کوئی ٹافی پکڑا دیں گے کہ وہ نہ جائے، وہ پھر جا رہا ہے آپ اس کو کوئی کھلونا پکڑا دیں گے کہ وہ نہ جائے، وہ پھر جا رہا ہے آخر میں آپ تھپڑ لگائیں گے، یہ تھپڑ اس کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا، یہ تھپڑ اس سے نفرت اور دشمنی کا اظہار نہیں بلکہ محبت کا اظہار ہے کہ یہ بڑی آگ سے بچ جائے، بڑی مصیبت سے بچ جائے، بڑے عذاب سے بچ جائے۔ اسی طرح اللہ کبھی کبھار بیماری لاکر، تکلیف لاکر، فقر و فاقہ لاکر، ٹینشن اور ڈیپریشن لاکر، کوئی مسئلہ اور پرابلم لاکر، زلزلہ اور طوفان لاکر، قحط سالی اور مہنگائی لاکر تمہیں متوجہ کرتے ہیں کہ تم جس Track راستے پر چل رہے ہو یہ غلط ہے، واپس ہو جاؤ۔ چپکے سے، گڑگڑا کر، عاجزی کے ساتھ، مسجد کے کسی کونے میں، گھر کے کسی کونے میں مصلّے پر بیٹھ جاؤ، تھوڑے سے آنسو بہالو، تھوڑی سی دل کی تار اللہ سے جوڑ دو، تھوڑا سا ندامت کا اظہار کردو، تھوڑی سی اپنی جبین نیاز کو جھکاؤ، تھوڑے سے ندامت کے آنسو بہاؤ، دو چار جملے اس کی بڑائی کے کہہ دو، دو چار جملے اپنی عاجزی اور حقارت کے عرض کر دو، وہ معاف کرنے کو تیار ہے، اس کی رحمت معاف کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہی ہے۔

تیرے کرم سے اے کریم کون سی شئے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

دو بڑے گناہ

آج ان آیات پر بات کرنے کا من اس لیے کر رہا ہے کہ آج ۲۵ دسمبر

ہے جس کو غیر مسلم (کرسچین) کرسمس ڈے کے عنوان سے Clibirate کر رہا ہے۔ بدقسمتی سے مسلمان بھی ان کے ساتھ شریک ہو رہا ہے۔ چھ دن کے بعد جب سال ختم ہوگا، نیا سال شروع ہوگا Happy New Year کے عنوان سے مسلمان اللہ کو ناراض کرنے جارہا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی قربانیوں کو بھلاکر، اللہ کے رسول ﷺ کی سنتوں کے جنازے نکالنے جارہا ہے، تو گویا کہ دو بڑے بڑے گناہ اس ایک ہفتے میں ہونے جا رہے ہیں، اسی لیے ان گناہوں کی پکڑ پر بات کی جارہی ہے۔

سنت اللہ اور قدرت اللہ

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾

﴿سورۂ یوسف: ۲۱﴾

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر انسانوں کی تدبیر پر غالب ہے۔

ایک دنیا کی سنت ہے، اور ایک اللہ کی قدرت ہے۔ اللہ کی سنت کیا ہے؟ کہ میاں بیوی ملتے ہیں، حمل ٹھہرتا ہے، بچہ پیدا ہوتا ہے، لیکن اللہ کی قدرت کیا ہے؟ کہ بغیر ماں اور باپ کے حضرت آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا۔ اللہ کی قدرت کیا ہے کہ بغیر ماں کے حضرتِ حوّا (علیہا السلام) کو پیدا کیا، اللہ کی قدرت کیا ہے کہ بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو پیدا کیا۔ اللہ کی سنت یہ ہے کہ جانور نر اور مادہ ملیں گے تو بچہ پیدا ہوگا لیکن اللہ کی قدرت کیا ہے؟ کہ صالح علیہ السلام کی قوم کے مطالبے اور ڈیمانڈ پر پہاڑ شق ہوا اس سے اونٹنی نکلی اور وہ گابھن بھی تھی نکلتے ہی اس نے بچہ دیا، اللہ کی سنت کیا ہے؟ کہ پانی ڈبوتا ہے، اللہ کی قدرت کیا ہے کہ نوح علیہ السلام اور ان کی قوم جو کشتی پر سوار تھی وہ نہیں ڈوبی، اللہ کی قدرت کیا ہے؟ کہ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم کے بارہ قبیلوں کے لیے سمندر میں بارہ

خشک راستے بن گئے۔

راستہ ایک تھا اسی راستے پر چل کر موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم پار ہوئی اور اسی راستے پر چل کے فرعون اور اس کا لشکر غرق ہو گیا، اللہ کی سنت کیا ہے کہ لاٹھی لاٹھی ہے اور اژدھا اژدھا ہے، لیکن اللہ کی قدرت یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی لاٹھی کو پھینکیں تو اژدھا بن جائے، اسی اژدھے کو پکڑیں تو لاٹھی بن جائے، اللہ کی سنت یہ ہے کہ چھری کاٹتی ہے، اللہ کی قدرت یہ ہے کہ حضرتِ اسمٰعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چل رہی ہے مگر کاٹتی نہیں، اللہ کی سنت یہ ہے کہ آگ جلاتی ہے، اللہ کی قدرت یہ ہے کہ وہی آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے گلِ گلزار بن گئی

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ ﴿سورۂ انبیاء: ۶۹﴾

آج بھی جو ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

ایک اللہ کی سنت ہے اور ایک اللہ کی قدرت ہے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اس کی تقدیر ساری تقدیروں پر غالب آتی ہے

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

﴿سورۂ آلِ عمران: ۵۴﴾

يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ وَيَخْتَارُ ۭ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۭ

﴿سورۂ قصص: ۵۴﴾

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾

﴿سورۂ البروج: ۱۶﴾

اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾

﴿سورۂ مریم: ۳۵﴾

سب سے بڑی عبادت کون سی ہے؟

تو اس بات کو خوب سمجھ لیں کہ اللہ کی تقدیر پر راضی رہو۔ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا! کہ سب سے بڑی عبادت کون سی ہے؟فرمایا اللہ کی تقدیر پر راضی ہوجانا، میں غریب ہوں اللہ کی تقدیر ہے میں راضی ہوں، میں کالا ہوں اللہ کی تقدیر ہے میں راضی ہوں، میری اولاد نہیں ہے اللہ کی تقدیر ہے میں راضی ہوں، میرا گھر کرایہ کا ہے اللہ کی تقدیر ہے میں راضی ہوں، میرے بچے کا انتقال ہوگیا اللہ کی تقدیر ہے میں راضی ہوں، سردی بہت ہے اللہ کی تقدیر ہے میں راضی ہوں، گرمی بہت ہے اللہ کی تقدیر ہے میں راضی ہوں۔ ارے! اس ایک تقدیر پر قربان جائیں کہ اللہ نے انسان بھی پیدا کیا، پھر مسلمان بھی پیدا کیا، پھر محمد رسول اللہ ﷺ کا امتی بھی پیدا کیا۔

یہ مرتبہ بلند ملا جسے مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دارورسن کہاں
ایں سعادت بزورِ بازو نیست

اللہ کا احسان اور مسلمان

بھلے کوئی ایک کھرب روپے بھی دیتا کہ جی! مجھے آقا ﷺ کی امت میں پیدا کردیں، اس کے ایک کھرب کسی کام کے نہیں، اللہ نے بن مانگے، بغیر کسی خوبی اور قابلیت کے، بغیر کسی صلاحیت اور استعداد کے اللہ نے اس نبی کا امتی بنایا۔

جس کی خواہش میں انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ اٹھے۔

جس کے ایک اشارے پر چاند دو ٹکڑے بھی ہوا پھر آکر مل بھی گیا۔

جس کے رخسار کو دیکھ کر سورج کی کرنیں شرما گئیں۔

جس کی زلفوں کی سیاہی کے سامنے رات کی سیاہی چھپ گئی۔

جس کی عمر کی قسم رب نے کھائی۔

جس کے شہر کی قسم رب نے کھائی۔

جس کے صحابہؓ کا رب نے تذکرہ کیا۔

جس کی دعاؤں کی برکت سے رب نے ہماری شکلوں کو مسخ نہیں کیا۔

جس کی تڑپ کی وجہ سے رب تعالیٰ اس امت کے اکثر لوگوں کو جنت میں بھیج دیں گے۔

اس تقدیر کو ہم سوچ کر راضی ہو جائیں۔لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہم گناہوں میں لگے ہوئے ہیں،نافرمانیوں میں لگے ہوئے ہیں، معصیت میں ڈوبے ہوئے ہیں،گفتار کے گندے ہیں،کردار کے گندے ہیں،صورت کے گندے ہیں یعنی جو صورت رسول اللہ ﷺ سے ہٹ کر ہے وہ صورت گندی ہے۔اس کو دنیا خوبصورت کہے لیکن وہ اللہ کی نظر میں خوبصورت نہیں ہے۔اس داڑھی کی سنت کو گندی نالی میں بہانے والا کیسے خوبصورت ہوسکتا ہے؟۔اس عمامے کی سنت سے نفرت کرنے والا کیسے خوبصورت ہوسکتا ہے۔کائنات کا سارا حسن تو اللہ نے محمد رسول اللہ ﷺ میں جمع کر دیا،تو ہم ہر اعتبار سے گندے بن چکے ہیں،مزید اللہ کو ناراض نہ کریں۔

اللہ کے عذاب کو روکنے والی چیزیں

فرمایا کہ جس شہر میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں تو اللہ عذاب سے حفاظت کرتے ہیں۔

پہلی چیز:..... ''اِمَامٌ عَادِلٌ لَا یَظْلِمُ'' ایسا نیک حکمران جو لوگوں پر ظلم نہیں کرتا۔

سب سے بڑا ظلم کیا ہے؟ شرک کے اڈے تعمیر کرنا۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ ﴿سورۂ لقمان: ۱۳﴾

سب سے بڑا ظلم کیا ہے کہ مدارس کو تنقید کی نظر سے دیکھنا، سب سے بڑا ظلم کیا ہے؟ علماء کا احترام نہ کرنا، سب سے بڑا ظلم کیا ہے اپنی رعایا کی خبر گیری نہ کرنا، سب سے بڑا ظلم کیا ہے یتیموں اور بیواؤں کا مال ہڑپ کر جانا، سب سے بڑا ظلم کیا ہے کہ مظلوم کی فریاد رسی نہ کرنا، سب سے بڑا ظلم کیا ہے کہ ظالم کو اس کے ظلم سے نہ روکنا۔ تو فرمایا جس ملک میں عدل کرنے والا، انصاف کرنے والا حکمران ہو وہاں عذاب نہیں آتا۔

دوسری چیز:..... ''عَالِمٌ عَلٰی سَبِیْلِ الْهُدٰی'' وہ عالم جو ہدایت کے راستے پر گامزن ہو۔

جب تک ایسے علماء رہیں گے عذاب نہیں آئے گا اور قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ ''یُرْفَعُ عِلْمٌ'' علم اُٹھ جائے گا۔

حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا

کہ اللہ علم کو ایسے نہیں اٹھائیں گے کہ کتابیں اٹھ کر جا رہی ہوں گی، یہ گزشتہ تین چار مہینوں میں پوری دنیا میں سو جید علماء جا چکے ہیں، جس میں عرب کے بڑے بڑے شیوخ، سو جید علماء، مستند علماء، تقوے کی بنا پر علماء، کردار کے پاک باز علماء، اُمت کے مصلح علماء، ''مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ'' ایک عالم کا مرجانا پورے عالم کا مرجانا ہے، سو بڑے علماء جا چکے ہیں پوری دنیا میں، تو

فرمایا جب تک ایسے علماء ہوں گے ''عَلٰی سَبِیْلِ الْھُدٰی'' جو ہدایت کے راستے پر خود بھی گامزن اور امت کو بھی گامزن کردیں؛ عذاب نہیں آئے گا۔

تیسری چیز:.....

مَشَائِخُ یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحَرِّضُوْنَ عَلٰی طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْقُرْاٰنِ

ایسے نیک لوگ جو اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں، جو علم پر راغب کریں، جو قرآن کی تعلیم پر برانگیختہ کریں، تب بھی عذاب نہیں آئے گا۔

چوتھی چیز:.....

نِسَآءٌ مَّسْتُوْرَاتٌ لَایَتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْأُوْلٰی

جب تک تمہاری عورتیں پردیں میں رہیں گی، پردہ نشیں رہیں گی، زیب و زینت کر کے، زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کر کے، مردوں کے سامنے پیش نہیں ہوں گی تو اللہ کا عذاب نہیں آئے گا۔

فرمایا ایک عورت زیب و زینت کر کے بے پردہ، بے حیائی کے ساتھ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو شوپیس بنا کر پیش کرتا ہے، گویا اس عورت نے زنا کرلیا۔

قیامت کی واضح نشانیاں

قیامت کے قریب

کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ

عورتیں کپڑے پہنی ہوئی ہوں گی پھر بھی ننگی ہوں گی۔

اس برقعے کو بھی برقعہ کی ضرورت ہوگی، وہ برقعہ بھی فیشن ایبل ہوگا، وہ برقعہ بھی تنگ ہوگا، اس برقعہ کا کپڑا بھی باریک ہوگا، اس برقعہ کا مقصد پردہ نہیں ہوگا بلکہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہوگا، مردوں کی شلوار اوپر ہونی تھی وہ نیچے جارہی ہے، عورتوں کی شلوار نیچے ہونی چاہیے تھی، وہ ٹخنوں سے اوپر جارہی ہے، سوٹ پہنیں گی، Scurt پہنیں گی، بے حیائی والا لباس پہنیں گی۔ یہ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا۔

اور ایک جگہ فرمایا:

وَالْأَسْعَارُ غَالِيَةٌ

کہ چیزیں مہنگی ہو جائیں گی

وَالنِّسَاءُ عَارِيَةٌ

عورتیں برہنہ ہو جائیں گی

وَالْمَسَاجِدُ خَالِيَةٌ

مساجد خالی ہو جائیں گی

وَأَحْكَامُ اللهِ لَاغِيَةٌ

اور اللہ کے احکام کو پسِ پشت پھینک دیا جائے گا۔

تو فرمایا جب تک کسی قوم کی عورت پردے میں رہے گی، زیب و زینت کر کے، بے حیائی کر کے، برائی کے ساتھ، فحاشی کے ساتھ، عریانیت کے ساتھ، باہر نہیں نکلے گی تو عذاب نہیں آئے گا۔ جب یہ باہر نکلے گی تو عذاب آئے گا۔ کون سا عذاب آئے گا؟ فرمایا جس قوم میں فحاشی عام ہوگی تو اللہ ایسی بیماریوں میں مبتلاء کرے گا کہ آباؤ اجداد نے بھی کبھی نہیں سنا ہوگا۔

وہ تو کافر ہیں ہم تو مسلمان ہیں

آپ کہیں گے کہ فحاشی تو یورپ میں زیادہ ہوتی ہے، جی ہاں! تو وہاں بیماریاں بھی زیادہ ہیں، وہاں میٹنٹیس بھی زیادہ ہیں آپ کو آپ کا میڈیا دکھاتا نہیں ہے، وہاں جنسی جرائم کی شرح کئی سال پہلے وہاں کی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں National Crime Victimization یہ بل پاس ہوتا ہے۔ پانچ لاکھ باون ہزار 552000 جرائم ریکارڈ پر آتے ہیں اور وہ تو کافر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو سزا تو بعد میں دے گا۔ ہم تو مسلمان ہیں ہمارے لیے تو دنیا قید خانہ ہے، ہم نے دنیا کو جنت بنانے کی کوشش کب سے شروع کی کہ میرا جسم میری مرضی، میرا لباس میری مرضی، باقاعدہ اس کے لیے عورت مارچ ہوتا ہے اور وہ اپنے ناجائز حقوق کا مطالبہ کرتی ہیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر کوئی یوں کہے کہ میرا جسم میری مرضی، پھر کوئی یوں کہے کہ میرا ہاتھ میری مرضی جس کو ماروں، میرے پاؤں میری مرضی کسی بھی ممنوع جگہ میں چلا جاؤں، میری زبان میری مرضی کسی کو بھی گالی دے دوں، میری آنکھ میری مرضی کسی کے گھر میں گھس کر اندر دیکھنے لگ جاؤں، میرا مال میری مرضی چوری کر کے کماؤں، میری گاڑی میری مرضی سگنل توڑ دوں پھر تو نظام ہی بگڑ جائے گا۔ آج ہم دیکھیں! سب سے زیادہ جس چیز کو Promot کیا گیا وہ فحاشی ہے، عریانیت ہے اور مسلمانوں کے ملک میں، مسلمانوں کے معاشرے میں پردے سے دور کیا جا رہا ہے۔ اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا:

کل جو بے پردہ نظر آئیں چند بیبیاں
اکبر غیرت قومی سے زمیں میں گر گیا

پوچھا جو ان سے تمہارا پردہ کیا ہوا
کہنے لگیں عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

بعض مرد کہتے ہیں دل صاف ہونا چاہئے۔ جس کا دل گٹر ہے، جس کے دل میں گند بھرا ہوا ہے، جس کے دل میں چغلی، غیبت، بدنظری، حسد، کینا، بغض، رشوت، سود، ملاوٹ، خیانت، بدگمانی، کرپشن ہے وہ بھی کہتا ہے کہ دل صاف ہونا چاہیے۔

پاکیزہ مردوں کو پاکیزہ عورتوں سے پردے کا حکم

اس امت میں سب سے پاکیزہ دل کے لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ﴿سورۂ حجرات:۳﴾

جن کے دلوں میں اللہ نے تقویٰ کوٹ کوٹ کر بھرا۔

اس امت کی پاکیزہ عورتیں ازواجِ مطہرات امہات المؤمنین نبی ﷺ کی ازواج، امت کی مائیں ہیں۔ لیکن ان صحابہ کو کہا گیا کہ جب تمہیں اس امت کی ماؤں سے کچھ مانگنا پڑے، پوچھنا پڑے تو

فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ﴿سورۂ احزاب:۵۳﴾

تو پردے کے پیچھے سے مانگنا۔

کائنات کے پاکیزہ مردوں نے کائنات کی پاکیزہ عورتوں سے پردہ کیا اور یہ کہتے ہیں دل پاک ہونا چاہیے، پردہ تو دل کا ہوتا ہے، اس سوچ نے انسانیت کو ننگا کر دیا۔ تو عذاب نہیں آئے گا تو کیا آئے گا۔

سوچنے کی بات

ذرا سوچیں تو صحیح! بھئی! مسجد میں کوئی بغیر طہارت کے آسکتا ہے؟ جس پر

غسل فرض ہو، جو باطنی طور پہ گندا ہو وہ مسجد میں آسکتا ہے؟ تو اس دل کی گندگی کے ساتھ ہم جنت میں کیسے جائیں گے؟ ہمارا جو ایمان ہمیں گھر سے مسجد تک نہیں لا سکتا وہ ایمان یہاں سے جنت تک کیسے لے کے جائے گا، سوچنے کی بات ہے، فکر مند ہونے کی بات ہے۔

عیسائیت کا کفریہ عقیدہ

اس لیے یہ جو ''کرسمس ڈے'' ہے عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ پچیس (۲۵) دسمبر کو عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں نعوذ باللہ قرآن نے کہا یہ اتنی خطرناک بات ہے، عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دینا۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾

﴿سورۂ مریم: ۹۰ تا ۹۲﴾

فرمایا! کہ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے، زمین کھل جائے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔ یہ اتنی بڑی بات انہوں نے کہی، عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا۔

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ ﴿سورۂ مریم: ۸۹﴾

اس کائنات کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ جو اس ''کرسمس ڈے'' میں ان عیسائیوں کو مبارک باد دیتا ہے، وہ قرآن کی اس آیت کا انکار کرتا ہے، وہ عیسائیوں کے اس عقیدے کی تائید کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں نعوذ باللہ اور میں آپ کو نکتے کی بات بتاتا ہوں۔

ایک اہم اور تحقیقی نکتہ

ایک عرب عالم نے بہترین جملہ کہا: عیسیٰ علیہ السلام کب پیدا ہوئے؟ یہ کنفرم تاریخ کسی کو پتہ ہے، بولیں! نہیں پتا لیکن اتنا ضرور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو وہ گرمی کا زمانہ تھا سردی کا نہیں تھا اور ۲۵ دسمبر کو کیا ہوتی ہے سردی قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو وہ گرمی کا زمانہ تھا۔ سورۃ مریم کھولیے عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا جو تذکرہ ہے خصوصاً دوسرے رکوع میں۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ ﴿سورۂ مریم: ۱۶﴾

وہ دیکھیے۔ قرآن کہتا ہے کہ حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو دردزہ اٹھا، ولادت کا وقت قریب آیا اللہ فرماتے ہیں:

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾

﴿سورۂ مریم: ۲۵﴾

آپ اس درخت کے قریب ہو جائیں، آپ پر تازہ کھجوریں گریں گی۔ کھجوریں کب پکتی ہیں؟ پکی ہوئی کھجوریں گرمی کے زمانے میں ہوتی ہیں۔ کسی کو پتہ نہیں تو معلومات کر لے، سندھ میں بھی ہوتی ہیں اور سعودی عرب میں بھی ہوتی ہیں، تو یہ زمانہ گرمی کا ہے، قرآن نے کہا کہ اس درخت کو ہلائیے پکی ہوئی تازہ کھجوریں گریں گی۔ قرآن بتاتا ہے کہ تازہ کھجوریں گرمی میں ہوتی ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا موسم گرمی کا تھا یہ ۲۵ دسمبر کو منا رہے ہیں۔

عیسائیوں کی غلطیاں

عیسیٰ علیہ السلام اس تاریخ کو پیدا بھی نہیں ہوئے اور پھر نعوذ باللہ یہ اللہ کا بیٹا بھی کہتے ہیں ایک غلطی، پیدائش کو غلط منسوب کیا دوسری غلطی، عیسیٰ علیہ السلام کو

خدا کا بیٹا کہتے ہیں تیسری غلطی۔ہم کرسمس ڈے نہیں مناتے، ہم ان کو مبارک باد نہیں کہتے، ہم اس غلط عقیدہ پر ان کی تائید اور موافقت نہیں کرتے، ہم کہتے ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ ﴿سورۂ اخلاص﴾

وہ اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، اس کا کوئی بیٹا نہیں وہ خود کسی کا بیٹا نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔

ماں پر الزام بیٹے کا جواب

عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔حضرت مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گود میں اٹھائی ہوئی قوم کے پاس آئیں۔قوم والوں نے Dierect اعتراض کیا، اعتراض کرنا تو کچھ لوگوں کا کام ہوتا ہے

مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝۲۸

آپ قرآن کھول کے دیکھیں ہر نبی پر اعتراض ہوا، ہر نبی کے خلاف باتیں ہوئیں، ہر نبی پر الزام لگے ہیں، حضرت مریم پر اعتراض کیا گیا کہ۔

مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝۲۸

تیرا باپ بھی برا آدمی نہیں تھا، تیری ماں بھی بری نہیں تھی تو کیا کر کے لے آئی نعوذ باللہ گناہ کی طرف منسوب کیا، جواب حضرت مریم نے نہیں دیا، جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیا، آگے سنیے عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی ماں کی پاکیزگی کو نہیں بیان کیا، پہلے اللہ کی قدرت کو بیان کیا پھر اپنے بندے ہونے کو بتایا۔ اللہ اکبر

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۟ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾

میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب دی، اس نے مجھے نبی بنایا

وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾

اس نے مجھے برکت والا بنایا اس نے مجھے نماز و زکوٰۃ کا حکم دیا

وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾

اس نے مجھے اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا اور مجھے سخت اور نافرمان نہیں بنایا۔

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾

سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا، سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں مروں گا، سلامتی ہے مجھ پر جس دن مجھے اٹھایا جائے گا۔

تو یاد رہے کہ الزام نبی کی والدہ پر لگ رہا ہے۔

محمد عربی ﷺ پر الزام اور اللہ کی گواہی

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ پر الزام لگا کہ بدر میں جو سرخ چادر غائب ہوگئی تھی شاید کہ وہ آقا ﷺ نے اُٹھالی ہو یہ الزام لگا تھا، یہ بظاہر مسلمان جو کہ منافق تھے، کلمہ پڑھتے تھے، نماز پڑھتے تھے اور مسجد نبوی میں پڑھتے تھے، آقا ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے، پہلی صف میں پڑھتے تھے، ان بدبختوں نے کہا کہ شاید نبی ﷺ نے اٹھالی ہو۔

وَمَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ ﴿سورہ آل عمران: ۱۶۱﴾

اللہ نے گواہی دی تھی۔

سالگرہ میں خوشی یا غم

میرے محترم دوستو!

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس ''کرسمس ڈے'' کو وہ مذہبی تہوار کے طور پر مناتے ہیں، مسلمان ان کے ساتھ اس بدعقیدگی میں شریک نہیں ہیں، ان کے اس غلط دعویٰ میں شریک نہیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ سمجھ لیں۔

دوسری بات : Happy New Year کہ ہماری زندگی کا ایک سال کم ہورہا ہے۔

کسی کے پاس ایک لاکھ روپے ہیں اور اس سے ایک ہزار کم ہوجائیں تو وہ خوش ہوتا ہے یا پریشان؟ اور دو ہزار کم ہوجائیں تو خوش ہوگا یا پریشان؟ جتنے کم ہوتے جائیں گے اتنا پریشان ہوتا جائے گا۔ ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ ہماری ساٹھ، ستر سال عمر ہے، ایک ایک سال کم ہورہا ہے تو ہم خوش ہورہے ہیں اور وہ بھی اللہ کی ناراضگی میں کم ہورہے ہیں، ہم جہنم کے قریب ہورہے ہیں اور خوش ہورہے ہیں۔ جب سالگرہ ہوئی تو عقدہ یہ کھلا یہاں اور سالگرہ سے سال جاتا ہے، سال گرہ یعنی سال گر گیا، موت کے قریب ہوگئے، جہنم کے قریب ہوگئے، اللہ کو ناراض کر دیا، اللہ کی نافرمانی میں ایک سال اور گزر گیا۔ رسول اللہ کی ناراضگی میں ایک سال اور گزر گیا، قرآن سے دور رہتے ہوئے ایک سال اور گزر گیا، سنت (ڈاڑھی) سے دور رہتے ہوئے ایک سال اور گزر گیا، عمامے سے محروم ہوتے ہوئے ایک سال اور گزر گیا اور ہم خوش ہورہے۔

سالگرہ کس کی ایجاد ہے؟

انیسویں صدی کے شروع میں برطانیہ رائے لیوی نے اپنی Tenshion

کو، اپنی وحشت کو دور کرنے کے لیے پیک فائنٹن میں یہ جشن منایا تھا، شرابیں پی تھیں، گانے گائے تھے، میوزک بجائے تھے، ہلا گلا کیا تھا، اللہ کو ناراض کیا تھا آج اسکی اتباع میں مسلمان نوجوان بھی جا رہا ہے، سائیلنسر نکال کر، کوئی ڈانس کرتا ہے، کوئی اچھلتا، کودتا ہے، کوئی نعرے لگاتا ہے، کوئی سیٹیاں بجاتا ہے، کوئی شور شرابا کرتا ہے، لوگوں کی نیندیں خراب کرتے ہیں، بعض بدقسمت شراب بھی پیتے ہیں، بعض بدقسمت زنا بھی کرتے ہیں، فائرنگ بھی کرتے ہیں، لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں یہ مسلمانوں کے کام نہیں ہیں، یہ میرے جذباتی جملے نہیں ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا انہیں میں سے اٹھایا جائے گا۔

یہ باتیں آگے پہنچائیں، اس پر عمل کروائیں، مذاق کی بات نہیں ہے دن بدن اللہ کا عذاب آرہا ہے، ٹینشنیں ختم نہیں ہو رہیں گناہ بھی تو ختم نہیں ہو رہے۔ اسی لیے یہ کرسمس ڈے یا Happy New Year ہو کسی مسلمان کی شان نہیں ہے کہ اس کو منائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان اور آج کے حکمران

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے

لَا تَدْخُلُوْا عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ كَنَائِسِهِمْ يَوْمَ عِيْدِهِمْ

ارے مشرکوں کے پاس، ان کے عید والے دن، ان کے جشن والے دن، ان کے عبادت خانوں میں نہ جاؤ۔

آج مسلمانوں کے حکمران، جن پارٹیوں کو آپ ووٹ دیتے ہیں، وہ مندر

بھی جا رہے ہیں، ماتھے پر ٹکہ بھی لگا رہے ہیں، گھنٹی بھی بجا رہے ہیں اور پوجا بھی کر رہے ہیں، چادر اور پھول بھی چڑھا رہے ہیں ایسا ہے یا نہیں؟ اور دوسری طرف قرآن یہ کہتا ہے، میں نے پہلے بھی کہا تھا غیر مسلموں کو کھانا کھلاؤ اسلام کا حکم ہے، پانی پلاؤ اسلام کا حکم ہے، لباس پہناؤ اسلام کا حکم ہے، ان کو راشن دو زکوٰۃ کے علاوہ نفلی صدقات سے اسلام کا حکم ہے ان کی پریشانی میں ان کا ہاتھ بٹاؤ اسلام کا حکم ہے، لیکن ان کے غلط عقیدے میں ان کا ساتھ نہ دو، ان کو فروغ نہ دو ان چیزوں کا ہم نے جواب دینا ہوگا۔ اسی لیے ہم سنت کے قریب آئیں، قرآن کے قریب آئیں، حدیث کے قریب آئیں، گناہوں سے اور گناہوں والی زندگی سے ہم توبہ کریں گے تب جا کر اللہ بھی راضی ہوگا اور یہ ٹینشنیں بھی ختم ہوں گی۔ اللہ پاک ہم سب کو توفیقِ عمل عطاء فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

پردہ اور حیاء
کیا تعلیم میں رکاوٹ ہیں؟

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی، فاضل جامعۃ العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعۃ العلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... حیا اور ایمان کا تلازم۔
- ..... زینت کی دو قسمیں۔
- ..... سابقہ امتوں میں پردے کا رواج۔
- ..... شرم و حیا کی اہمیت اور پردے کی حکمت۔
- ..... نظر کی حفاظت اور اس کے انعامات۔
- ..... پردے کی حقیقت اور فوائد۔
- ..... بے پردگی کے نقصانات
- ..... مغربی تہذیب کے دو ایجنڈے۔
- ..... عالمِ کفر کی اصل پریشانی۔
- ..... باطل کے دو حربے اور طریقۂ واردات۔
- ..... جاہلوں کی غلط فہمیاں۔
- ..... قرآن کے آسان ہونے مطلب
- ..... عالمی منشور کا تقاضا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَّلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ

(سورۂ توبہ: ۳۶)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

آج جس عنوان پر لب کشائی اور گزارشات کرنا چاہوں گا کہ کیا پردہ تعلیم اور ترقی میں رکاوٹ ہے؟ اسلام میں پردے کی حیاء کی اہمیت کیا ہے؟

حیاء اور ایمان لازم ملزوم

رسول کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی

اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

کہ حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے دوسرے مقام پر

اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ قُرِنَاءُ جَمِیْعًا

حیاء اور ایمان کو ایک دوسرے کا ساتھی قرار دیا، گویا کہ جب حیا چلی جائے تو ایمان بھی باقی نہ رہے گا، یعنی کامل حالت میں باقی نہ رہے گا، اور ایمان کے بغیر بھی حیا کنسیڈر نہیں کیا جاتا۔

اسباب گناہ سے بھی بچنے کا حکم

اسی لیے قرآن کریم میں گناہوں کا دروازہ بند کرنے کے لیے اللہ کریم نے یوں نہیں فرمایا کہ زنا نہ کرو بلکہ فرمایا

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی

زنا کے قریب نہ جاؤ۔

وہ اسباب، وہ دواعی، وہ عوامل، وہ فیکٹر، وہ ریزنس، وہ حرکات جو زنا کا سبب بن سکتے ہیں اس سے بھی روکا گیا، وہ Mix gathering ہو، وہ Co education مخلوط نظام تعلیم ہو، وہ میوزک، موسیقی اور اس طرح کی عورتوں

کی محافل ہو ان تمام ہی سے روکا گیا، بلکہ فرمایا یہ جو گانا ہے یہ دل میں ایسے نفاق پیدا کرتا ہے کہ جیسے کھیتی کو پانی اگاتا ہے، پانی ڈالنے سے کھیتی اگ آتی ہے بالکل اسی طرح یہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ

گھنٹی Musical Instrument کو شیطان کے آلات کہا گیا ہے اسی لیے قرآن کریم کی ایک آیت میں اللہ کریم نے یوں فرمایا:

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪

کہ عورتیں اپنی زیب و زینت ظاہر نہ کریں سوائے مخصوص اعضاء کے ہاتھ کے اور پاؤں کے اور پھر فرمایا وہ اپنی چادر اپنی اوڑھنی اپنے ڈوپٹے کو اپنے جسم پر گریبان پر چہرے پر لٹکائے رکھیں۔

زینت کی دو قسمیں

مفسرین نے اس کے ضمن میں لکھا کہ زینت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ہوتی ہے پیدائشی زینت وہ چہرہ ہے اور ایک ہوتی ہے مصنوعی زینت، Artificial یعنی مہندی لگانا، سرمہ لگانا، بالوں کو کلر لگانا، زیورات پہننا تو اس آیت سے جو مفہوم نکلتا ہے کہ پیدائشی زیب و زینت کو ظاہر نہ کرو، عورت اپنا چہرہ غیر محرم مردوں کے سامنے نہ کھولے اور اس کی تائید اگلے حکم سے ہو رہی ہے۔

پردے کا حکم اور صحابیات رضی اللہ عنہن کا عمل

فرمایا وہ اپنی چادر اور اپنی اوڑھنی کو بھی اپنے اوپر ڈالیں تو ظاہری بات ہے کہ چادر اور اوڑھنی کو ڈالنا وہ سر کے ذریعہ سے ہوگا اور اس کو لٹکانے سے

مراد چہرے کو چھپانا ہوگا، عربی میں ایک خِمار کا لفظ آتا ہے جو ''یُخْمِرِھِنَّ'' میں آپ سن چکے ہیں اور دوسرا لفظ ''جَلَابِیْبِ اور جِلْبَابْ'' کا آتا ہے۔

قرآن کریم نے دوسرے مقام پر فرمایا:

یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ط

کہ اے نبی! آپ کہہ دیجیے اپنی ازواج سے اپنی بیٹیوں سے

وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ

تمام مؤمن عورتوں سے کہ وہ اپنے چہروں پر اپنے گریبانوں پر چادریں لٹکائیں ''جَلَابِیْبِ اور جِلْبَابْ'' کی جمع ہے جو اوڑھنی اور ڈوپٹے کے اوپر بڑی چادر لی جاتی ہے، اس حکم کے نازل ہونے کے بعد ازواج مطہرات ہوں یا صحابیات ہوں انہوں نے فوراً پردہ کر کے اس حکم پر عمل کیا، اگر کوئی باہر تھی اور اس پردے کے حکم کا انہیں پتا چلا تو وہیں پر پردے میں، اوٹ میں ہو کر چادر منگوا کر چادر کو زیب تن کیا ہے۔

پچھلی اُمتوں میں پردے کا رواج

تو ایک بنیادی بات یہ سمجھ لیں کہ یہ جو پردے کا حکم ہے یہ لازم ہے اور پچھلی اُمتوں میں بھی رائج تھا، موسیٰ علیہ السلام کو جب شعیب علیہ السلام کی بیٹی پیغام دیتی ہے کہ میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تو قرآن نے جو نقشہ کھینچا فرمایا۔

تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ ز

حیاء کا پیکر بن کر آرہی تھی فرمایا کہ اس کا چہرہ اور اس کے اعضاء چھپے ہوئے تھے، وہ مخفی تھی۔

شرم و حیا کی اہمیت

یہ جو پردے کا حکم ہے، یہ جو حیاء کا حکم ہے اس کو اتنا کہا گیا کہ ایک موقعہ پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا فَاتَكَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ

جب حیاء چلی جائے تو جو جی چاہے کرتے چلو

اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

جب تم حیاء نہیں کرو تو جو جی چاہے کرتے پھرو۔

حیاء مؤمن کا زیور ہے، حیاء رسول کریم ﷺ کی سنت ہے کچھ انبیاء کو مشترکہ سنتیں دی گئیں اس میں ایک مسواک کی سنت ہے، نکاح کی سنت ہے، حیاء کی سنت ہے، خوشبو لگانے کی سنت ہے۔

پردے کی حکمت

ایک مسلمان عورت میں اور ایک غیر مسلم عورت میں فرق کرنے والی چیز، امتیاز کرنے والی چیز بھی اس کا پردہ ہے اس زمانے میں اس حکم کا شان نزول اگر ہمارے سامنے ہو تو مسلمان آزاد عورتیں بھی بے پردہ گھومتی تھیں اور جو باندیاں، کنیزیں تھیں وہ بھی بے پردہ گھومتی تھیں تو منافق ان کا پیچھا کرتے، ان کا تعاقب کرتے، آوازیں کستے اور ان کو تنگ کرتے تھے، اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ مؤمن جو آزاد عورتیں ہیں وہ جب پردہ اور ستر میں ہوں گی تو فرق ہوگا کہ یہ آزاد ہیں یہ باندیاں نہیں ہے اور پھر کسی کی جرأت نہ ہوگی نگاہ اٹھانے کی، اسی لیے مسلمان آزاد عورتوں میں اور باندیوں میں فرق کرنے کے لیے جو پہلا stap لیا گیا، جو پہلا حکم دیا گیا کہ آزاد عورتیں وہ برقعہ میں، حجاب

میں، پردے میں cover ہو کر آئیں کہ کسی کو آنکھ اُٹھا کر دیکھنے اور آواز کسنے کی جرأت ہی نہ ہو۔

پردے پر تنقید اور اس کا جواب

ایک وہ زمانہ تھا کہ آزاد مسلمان عورتوں کا شعار پردہ تھا، آج اسی پردے کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے، ہمارے اس ملک میں جو اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے، پاکستان کا مطلب کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا جہاں نعرہ لگایا گیا تھا، پاکستان کے آئین آرٹیکل 2 میں جس کا مملکتی مذہب اسلام قرار دیا گیا ہے اور جس کے آرٹیکل 227 اس میں یہ شق ہے کہ اس ملک کا کوئی قانون قرآن اور سنت کے منافی نہیں ہوگا اور آرٹیکل 2-A میں ہے کہ بالا دستی قرآن اور سنت کی ہوگی، اسی ملک کے اندر ایک لبرل اور سیکولر شخص پردے کو اور حیاء کو تنقید کا نشانہ بناتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ جی! پردے کی وجہ سے عورتوں کی تعلیم میں خلل آتا ہے، ان کی ترقی رک جاتی ہے اور پردہ کرنے والی عورتیں گویا کہ نارمل نہیں ہوتی، تو آپ یہ بتائیں کہ اسلام تو یہی درس دے رہا تھا کہ پردے سے اور پردہ نہ کرنے سے فرق پڑتا ہے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جی! پردے سے کیا ہوتا ہے؟ لباس سے کیا ہوتا ہے؟ یہ علماء کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔

لباس کی اہمیت

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا حضرت! اسلام میں لباس کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اتنا فوکس نہیں ہے جتنا آپ نے کردیا ہے اور لباس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کوئی بھی لباس پہن کر کوئی بھی کام کیا جائے، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے

عقلی طور پر اسے سمجھایا کہ جج صاحب! اگر آپ کل عدالت میں جائیں اپنی اس کرسی میں اپنے اس خاص لباس کو پہنے بغیر گھر کے نارمل ڈریس میں چلے جائیں تو کوئی فرق پڑے گا؟ کہنے لگا ہاں یہ تو توہین عدالت ہوگی، یہ تو ہماری رکوائرمنٹ ہے یہ تو ہمارے لیے لازم ہے کہ جج بھی اپنا وہ خاص گاؤن نیا لباس پہنے گا، وکیل بھی اپنا خاص ڈریس پہن کر کے ایسے گیٹپ میں کیس لڑنے جائے گا، پائلٹ کے لیے الگ سے خاص وردی ہے، ڈاکٹر کے لیے میڈیکل لیب میں کام کرنے کے لیے خاص قسم کا ڈریس ہوتا ہے، پولیس کے لیے خاص قسم کی وردی ہے تو جب تمام ادارے اپنے لباس کو فوکس کرتے ہیں اور اگر کسی ملک کی آرمی کسی دوسرے ملک کا ڈریس پہن کر چلی جائے تو اس کو انتہائی توہین اور جرم سمجھا جائے گا، اسی طرح لباس جو اللہ کو پسند، اللہ کے رسول ﷺ کو پسند، جو صحابہ کو پسند اور رسول اللہ ﷺ نے جس کے بارے میں واضح ہدایات دیں تو وہ ضروری ہے۔

نظر کی حفاظت اور اس کے انعامات

تو بہر حال اسلام کہتا ہے کہ جب مرد اور عورت ایک ساتھ تنہائی میں بیٹھیں گے تو تیسرا شیطان ہوگا، جب بے پردگی ہوگی تو فرمایا کہ یہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، فرمایا جب مرد کسی غیر محرم عورت کو دیکھے گا تو اس کے اعضاء کو دیکھے گا عورت مرد کو دیکھے گی تو اس کا اثر ان کے دل دماغ اور ان کے کردار پر ہوگا فرمایا:

مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِيْ أَبْدَلْتُهُ إِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِيْ قَلْبِهِ

حدیث قدسی میں اللہ فرماتے ہے کہ جس نے اپنی نظر کو جھکا لیا، ایک غیر

محرم خوبصورت عورت سامنے سے آرہی تھی اللہ کی خوف کی وجہ سے اس نے نظر کو جھکالیا بدلے میں وہ ایمان نصیب کروں گا جس کی حلاوت، جس کی لذت، جس کی شیرنی، جس کی چاشنی وہ اپنے دل میں اور عمل میں محسوس کرے گا۔

ذہنی انتشار کی وجہ

آج ہم کھڑے مسجد میں ہے ذہن کہیں اور ہے، تلاوت کرتے ہیں خیالات منتشر ہوجاتے ہیں دعا مانگتے ہیں قبول نہیں ہوتی، تہجد کی توفیق نہیں ملتی، کوئی بات سنتے ہیں وہ یاد نہیں رہتی، وجہ یہ ہے کہ بدنظری نے ہمارے حافظے کو متاثر کیا، ہماری روحانی طاقت کو متاثر کیا، ہمارے اعمال کو ہم سے سلب کر لیا، اسی لیے تو بدنظری سے بچنے پر اللہ حلاوت ایمانی نصیب کر رہے ہیں اپنا دیدار نصیب کر رہے ہیں لیکن بہر حال اگر ان کی بات کو مان لیا جائے کہ جی لباس سے کچھ نہیں ہوتا، پردے سے کچھ نہیں ہوتا، پردہ تو دل کا ہوتا ہے، نیت صاف ہونی چاہیے، پردہ تو دل کا ہوتا ہے اس سوچ نے آج انسانیت کو ننگا کر دیا۔

اس امت کے پاکیزہ ترین لوگ

یہ جو ہم کہتے کہ جی! ہمارے دل تو پاک ہیں، تو اس امت کے پاکیزہ ترین لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ ﴿سورۂ حجرات:۳﴾

جن کے دلوں کو اللہ نے تقوی کے لیے چن لیا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ﴿سورۂ بینہ:۸﴾

جن سے اپنی رضا مندی کا اللہ نے اعلان کیا

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ ﴿سورۂ حدید:۱۰﴾

سب کے سب کو جنت کا سرٹیفکٹ دے دیا گیا۔

جن کو اللہ نے: أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿۱۵﴾ کہا

جن کو اللہ نے: أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ○ کہا

جن کو اللہ نے: أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۵﴾ کہا

جن کو اللہ نے: أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ کہا

جن کو اللہ نے: وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿۴﴾ کہا

أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ کہا:

جن کو اللہ نے: وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ کہا

پاکیزہ افراد کے لیے بھی پردے کا حکم

اتنی صفات کے حامل صحابہ اور امت کے پاکیزہ ترین لوگ تھے اور اس اُمت کی پاکیزہ ترین عورتیں ازواج مطہرات، جو نبی کی بیویاں ہیں، امت کی مائیں ہیں، ان کو حکم دیا گیا۔

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا ﴿سورۂ احزاب: ۵۳﴾

اے صحابہ! جب تمہیں اپنی ماؤں سے کچھ مانگنا پڑے، سوال کرنا پڑے۔

فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ﴿سورۂ احزاب: ۵۳﴾

پردے کے پیچھے سے مانگیں۔

ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ ﴿سورۂ احزاب: ۵۳﴾

تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کا سبب ہے۔

پاکیزہ دل والے صحابہ کو پاکیزہ دل والی ازواج مطہرات سے جب بات کا حکم دیا جائے تو پردے کا کہا جائے۔

گناہ گاروں کی رائے کا کیا اعتبار

اور ہم گناہ گار۔

گناہوں میں ڈوبے ہوئے۔

جن کی آنکھوں سے زنا ٹپکے۔

جن کے کان موسیقی کی پیپ سے بھرے ہوئے ہوں۔

جن کی زبان جھوٹ بولنے کی مشین ہو۔

جن کے ہاتھ سے تکبر کی بو آئے۔

جن کی گردن اکڑی ہوئی ہو۔

جن کے دل اور دماغ گناہوں کے پروڈیکٹر بنے ہوئے ہوں۔

شراب پینے والے۔

زنا کرنے والے۔

قتل کرنے والے۔

رشوت لینے والے۔

سود لینے والے۔

ملاوٹ کرنے والے۔

جھوٹ بولنے والے۔

جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچنے والے۔

عیب چھپا کر مال بیچنے والے۔

یہ گناہ گار کہتے ہیں جی پردہ تو دل کا ہوتا ہے چہرے کے پردے سے کیا ہوتا ہے۔

تو یہ قرآن اور حدیث کے صریح خلاف ہے، ایسے لوگوں کو اور ایسی سوچ کے حامل افراد کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے، ہم کسی کو ڈرا نہیں رہے ہم اس کو حقیقت بتا رہے ہیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور پردے کی فکر

تو ایک بات یہ سمجھ لیں! کہ یہ پردہ اتنا اہم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے گھیرا ہوا ہے، محاصرے میں ہیں اور آخر میں وہ دیوار پھلانگ کر قتل کرنے کی نیت سے اندر بھی چلے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جو اہلیہ تھی تو وہ اس وقت کے رسم و رواج کے مطابق اپنے دوپٹہ سر سے سر کا کر دہائیاں دینے لگیں کہ ان کو چھوڑ دو، قتل نہ کرو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں اپنی بیوی کو پکار کر کہا! کہ ان کے نیزے اور تلوار مجھے اتنا زخم نہیں پہنچا سکتے جتنے تمہارے کھلے ہوئے بال اور کھلا ہوا چہرہ مجھے زخمی کر رہا ہے۔

غمزدہ عورت کے لیے شرعی حکم

ایک عورت کا شوہر مر جائے اس کی دنیا اجڑ جاتی ہے، اس کا سہاگ اجڑ جاتا ہے، وہ بے آسرا ہو جاتی ہے، وہ بے سروپا ہو جاتی ہے، یعنی اس کے غم کی، اس کی ٹینشن کی، اس کے ڈپریشن کی کیا کیفیت ہوگی لیکن اس کو بھی حکم دیا گیا کہ ایسی عورت بھی اپنے چہرے کو نہ مارے، اپنے گریبان کو چاک نہ کرے، نوحہ اور مرثیہ اور زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار نہ کرے جو ایسا

کرے۔ فَلَیْسَ مِنَّا۔ وہ ہم میں سے نہیں۔

پردے کی حقیقت

تو معلوم یہ ہوا کہ پردہ اور حیا مؤمن کا زیور ہے۔
مسلمان اور کافر عورتوں میں فرق کے لیے پردہ کا حکم دیا گیا۔
آزاد اور باندیوں میں فرق کے لیے پردہ کا حکم دیا گیا۔
یہ پردہ نشانی ہے اس بات کی کہ یہ آزاد ہے۔
یہ پردہ نشانی ہے اس بات کی یہ پاکیزہ ہے۔
جو عورت اپنا چہرہ نہیں کھول رہی وہ اپنا ستر کیسے کھولے گی؟
وہ گناہ کیسے کرے گی؟۔

پردے کے فوائد اور بے پردگی کے نقصانات

اسی لیے یہ پردہ اور حیا تعلیم میں رکاوٹ نہیں ہے بلکہ اس سے تو مزید استعداد بڑھتی ہے یعنی Co education سسٹم میں بعض کالجز یونیورسٹیز میں چاہے وہ یورپین ہو یا دوسرے ممالک میں اگر لڑکیاں Cuts میں اور Shorts میں اور ہاف آستین میں اور باریک لباس میں بیٹھی ہوئی ہوں اور مرد بھی ہوں تو ظاہری بات ہے کہ جب نظر پڑے گی تو اثر ہوگا۔

اس کے خیالات میں وہ یکسوئی نہیں رہے گی لیکن اگر مرد اور عورتوں کا الگ نظام تعلیم ہو، پردے کے اندر نظام تعلیم ہو، تو ان کی ساری صلاحیتیں اور یکسوئی اور استحضار وہ مکمل رہے گا، تو یہ بات کہ یہ رکاوٹ ہے یہ لوجیکل ہی غلط ہے، کیپٹن شہناز ایک پائلٹ ہے اور باحجاب پائلٹ ہے اور پردے میں وہ جہاز اڑاتی ہے یعنی اس پردے کی وجہ سے اس کی اس جہاز اڑانے کی

صلاحیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

باپردہ خواتین ترقی کی راہوں پر

کچھ عرصہ قبل فیصل آباد کی ایک باپردہ باحجاب طالبہ نے اٹھارہ گولڈ میڈل حاصل کیے اس کا حجاب اور پردہ اس کی تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنا، ایک نیوز اینکر نے ایک پروگرام کرتے ہوئے حجاب پہنا، حجاب پہن کر پروگرام کیا اور کہا کہ حجاب پہننے سے پہلے اور حجاب پہننے کے بعد کوئی فرق میری تعلیم اور ترقی میں اور میری صحافت میں آڑے نہیں آیا، رکاوٹ نہیں بنا بلکہ جرمنی کی ایک رکن پارلیمنٹ نے جو مسلمان بھی نہیں تھی لیکن جب حجاب اور پردے کے خلاف ایک کمپین چلی، ایک نگیٹور پرسٹ ہوا سر Caustic Language اسلام کے خلاف استعمال ہوتی تو وہ ایک دن اسمبلی میں حجاب پہن کر آئی اور اس نے کہا کہ حجاب پہننے سے پہلے بھی میں وہی عورت حجاب پہننے کے بعد بھی وہی عورت۔

مغربی تہذیب کے دو ایجنڈے

تو یاد رہے کہ اس طرح کی باتیں کیوں ہوتی ہے؟ یعنی یہ مغربی تہذیب کے دو بڑے ایجنڈے ہیں ایک ایجنڈا ہے ان کا آباد کرنا اور دوسرا ایجنڈہ ہے برباد کرنا، پہلے تو وہ کسی طرح آپ کو اپنا ہم خیال بنائیں گے، آپ اپنے مذہب کو تبدیل کرلیں یا آپ صرف نام کے مسلمان رہیں یعنی اس وقت جو جنگ ہے وہ اسلام کے خلاف نہیں ہے ایک ہوتا ہے وار against Islam اور دوسری ہوتی ہے باڑ Islam۔

عالم کفر کی اصل پریشانی

اس وقت اسلام کے اندر جنگ چل رہی ہے یعنی آپ مسلمان رہیں نام کے رہیں آپ D.C کے سامنے نماز پڑھے کوئی پابندی نہیں ہے، آپ اذان دیں کوئی پابندی نہیں ہے ،آپ افطار پارٹی کریں کوئی پابندی نہیں ہے، بعض ممالک میں چرچ میں جمعہ کے دن آپ کو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے facilitate کیا جاتا ہے کوئی پابندی نہیں ہے، آپ تسبیح ہاتھ میں لے کر گھومیں کوئی پابندی نہیں ہے، آپ عمامہ پہن کر، آپ مسواک جیب میں رکھ کر گھومیں، آپ تبلیغ میں چلے جائیں، مسئلہ ان کو تب ہوگا جب آپ اسلامی نظام کی بات کریں گے، جب آپ اُن کے مغربی کلچر کو ختم کر کے اسلامی اقدار کی بات کریں گے، جب آپ مشرقی روایات کی بات کریں گے، جب آپ پردے کی بات کریں گے، جب آپ Social Custom یعنی معاملات کے اندر جب آپ رشوت اور سود کے خلاف بات کریں گے تب ان کو تکلیف ہوگی تو یاد رہے کہ اسلام کے خلاف مغربی تہذیب کے دو پرو پیگنڈے ہیں ایک برباد کرنا، ایک آباد کرنا آباد کرنے کا مطلب وہ آپ کو اپنا ہم خیال بنائیں گے۔

باطل کی چاہت

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ

﴿سورۂ بقرہ: ۱۲۰﴾

ہرگز یہود اور نصاری آپ سے راضی نہیں ہوسکتے جب تک آپ ان کی خواہشات کی اتباع نہ کرلیں۔

آپ ان کے طریقوں پر چلیں، آپ ان کی ہاں میں ہاں ملائیں وہ آپ

کو facilitate بھی کریں گے، آپ کو یورپ بھی بھیجیں گے، آپ کی شادیاں بھی کرائیں گے، آپ کو کاروبار سیٹ کر کے دیں گے، آپ کے financial معاملات کو دیکھیں گے لیکن اگر آپ نے ان کی یہ بات نہ مانی تو وہ مسلم امت اور مسلم نوجوان کو برباد کریں گے فحاشی کے ذریعے، عریانیت کے ذریعے بیہودگی کے ذریعے سے۔

باطل کے دو حربے

(۱).....شبہات (۲).....شہوات

1999ء میں تقریبا اکیس بائیس سال پہلے ایک آرٹیکل نظر سے گذرا، ایک یہودی نے لکھا کہ مستقبل میں ہمیں مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے جنگوں کی، اسلحے کی، ٹیکنالوجی کی اور اکانومی کی کوئی ضرورت نہیں ہے، دو چیزیں مسلمانوں میں inter کردو مسلمان مغلوب اور محکوم ہوجائیں گے، تمہارے ماتحت ہوجائیں گے ان کی حیثیت ختم ہو جائے گی، ان کی ہوا اُکھڑ جائے گی، ان کے پاؤں زمین پر نہیں جم پائیں گے، ایک شبہات اور ایک شہوات اب شبہات کیا ہیں؟ کہ قربانی میں آپ کروڑوں کے جانور خریدتے ہیں اس کی جگہ کسی کی شادی کرادیں اسپتال بنادیں، کسی کا علاج کرادیں، آپ بار بار حج اور عمرے پہ جاتے ہیں، اتنا پیسہ وہاں خرچ کرنے کی بجائے آپ کسی کو گھر بنا کے دے دیں، کسی مقروض کا قرضہ ادا کردیں آپ کو یہ کام کرنے کی کیا ضرورت ہے اور روزے میں بارہ گھنٹے بھوکے پیاسے رہنے سے کیا مطلب ہے پس آپ خلق خدا کی خدمت کریں، رفاہی فلاحی کام کریں اور یہ نماز تو نعوذ باللہ ایک Just exercise اٹھک بیٹھک ہے، آپ لوگوں کے حقوق ادا نہیں

کر رہے تو ایسی نماز سے کیا فائدہ اور زکوٰۃ آپ دکھلانے کو دے رہے ہیں تو اس سے کیا فائدہ؟ اس طرح کے شبہات پیدا کر کے اسلام کی اس عمارت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں، آپ یہ دیکھیں کہ یہ جملہ اس وقت کیوں نہیں کہا جاتا کہ جی آپ دو لاکھ کا آئی فون (iphone) جیب میں رکھتے ہیں آپ بیس ہزار کا موبائل رکھیں باقی پیسے غریب کو دے دیں، آپ ایک کڑور کی گاڑی میں گھومتے ہیں آپ دس لاکھ کی گاڑی استعمال کر کے نوے لاکھ (۹۰۰۰۰۰۰) غریب کو دے دیں، آپ اپنی بیٹی اور بیٹے کی شادی میں ایک کڑور روپے لگاتے ہے دس لاکھ میں شادی کریں اور نوے لاکھ (۹۰۰۰۰۰۰) غریب کو دے دیں، آپ چودہ اگست میں جھنڈیاں لگاتے ہیں، Lighting ہے یا دوسرے ایونیٹ ہیں ان فنکشن function میں آپ کڑوں روپے خرچ کرتے ہیں آپ اس کی جگہ غریب کو دے دیں، آپ Picnic پر جاتے ہیں آپ اپنی تقریبات کرتے ہیں، اس میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں آپ اس کی جگہ غریب کو دے دیں، وہاں یہ نہیں کہا جائے گا Happy New Year night میں جو چراغاں ہوتا ہے، جو فائرنگ ہوتی ہے، جو آتش بازی ہوتی ہے، جو شرابیں پی جاتی ہیں جو خرچے ہوتے ہیں اس کی جگہ آپ غریب کو دے دیں، ایسے موقع پر انہیں غریب یاد نہیں آئے گا، انہیں غریب یاد آئے گا تو حج کے موقعے پر، انہیں غریب یاد آئے گا تو قربانی کے موقع پر، انہیں غریب یاد آئے گا تو عمرہ کرنے کے موقع پر، اس لیے ایک مخصوص طبقہ، ایک مخصوص ایجنڈے کے تحت وہ آپ کے ذہنوں میں شبہات پیدا کرے گا۔

اور دوسری شہوات، فحاشی، بے حیائی، عریانیت آپ کی حیاء اور Modesty کا جنازہ نکل جائے گا، اٹھارواں پارہ سورۂ نور میں فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا

﴿سورۂ نور:۱۹﴾

وہ لوگ جو مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

باطل کا طریقۂ واردات

اب شہوات کو یہ کیسے بڑھا رہے ہیں آپ اسکول میں جائیں Reception پہ لڑکی آپ ہاسپٹل میں جائیں کاونٹر پر لڑکی، آپ فیکٹری میں جائیں، Reception پر لڑکی، آپ بس میں جائیں، بس ہوسٹس لڑکی، آپ جہاز میں جائے ایئر ہوسٹس لڑکی، آپ بازار میں جائیں سلیز مین لڑکیاں اور صرف لڑکیاں نہیں بلکہ بے پردہ ہونا ضروری ہے اور ایسا لباس زیب تن کروایا جارہا ہے کہ وہ مردوں کو گناہ کی طرف آمادہ اور Motivate کریں، ایک عورت جب بے پردہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو مزین کر کے شوپیس بنا کر پیش کرتا ہے۔

''اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ'' یہ عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں۔

دو بڑے فتنے

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو دو فتنوں سے ڈرایا تھا، ایک فتنہ مال کا۔

لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ

ہر امت کے لیے ایک خاص چیز فتنے کا سبب تھی میری امت کے فتنے کا سبب مال ہے اور دوسری چیز آپ ﷺ نے فرمائی کہ مجھے میری امت پر سب سے زیادہ جو ڈر ہے میں اپنی اُمت کے لیے جو سب خطرناک فتنہ محسوس کررہا

ہوں وہ عورتوں کا فتنہ ہے اسی لیے قرآن میں اللہ نے شیطان کے مکر کو، اس کے داؤ کو، اس کے جال کو، اس کے فریب کو اس کی ری کو کمزور کہا۔

اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ (سورۂ نساء:۷۶)

لیکن جہاں عورتوں کی بات آئی فرمایا۔

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ (سورۂ یوسف:۲۸)

تمہارا مکر بہت زیادہ ہے، بہت بڑا ہے۔

ایک ایجنڈا اور مختلف طریقے

تو یہ مغربی تہذیب کی ایجنڈا ہے کہ مسلمان نوجوان کو یا تو اپنا بنا کر آباد اور یا تو facilitate کرنا اگر وہ اس پر تیار نہیں ہوتا تو کسی طرح اس کو برباد کرنا ہے، دین سے اور دینی تعلیمات سے دور کرنا، شبہات کے ذریعے سے، شہوات کے ذریعے سے، signboard پر دیکھ لیں اخباروں میں add دیکھ لیں، ٹی وی میں add دیکھ لیں ڈرامے دیکھ لیں، فلمیں دیکھ لیں اور facebook پر YouTube پر اور Watsapp پر Social Media پر اور electronic Media پر print Media پر Main Steet Media پر pod casting کے جتنے بھی ادارے ہیں سب پر آپ دیکھیں ہر جگہ اس مخصوص ایجنڈا کو آگے بڑھایا جارہا ہے اور مسلمان نوجوان نسل کو کسی طرح اسلام سے متنفر کیا جارہا ہے، علماء سے انہیں متنفر کیا جارہا ہے تو یہ مغربی ایجنڈا ہے اس کو ہم سمجھنے کی کوشش کریں قرآن کے ساتھ، حدیث کے ساتھ، علماء کے ساتھ، صلحاء کے ساتھ، تبلیغ کے ساتھ، خانقاہوں کے ساتھ، اللہ والوں کے ساتھ، دینی کتابوں کے ساتھ، دینی محافل کے ساتھ، ہماری attachment

ہماری وابستگی جتنی زیادہ پختہ ہوگی اتنا ہی دین پر چلنا آسان ہوگا۔

سبق آموز واقعہ

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ازواج مطہرات تشریف فرما ہیں ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ دونوں چلی جائیں اوٹ میں ہوجائیں تو وہ کہنے لگیں۔

اَلَیْسَ هُوَ اَعْمٰی

کیا وہ نابینا نہیں ہیں وہ تو ہمیں نہیں دیکھ پائیں گے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَفَعَمْیَا وَانِ اَنْتُمَا'' کیا تم دونوں بھی نابینا ہو۔

اسی لیے قرآن کریم میں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج بہت سے احکامات میں خطاب مردوں کو ہے مراد عورتیں بھی ہیں صیغے صرف مردوں کے ہیں۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ﴿سورۂ بقرہ:۴۳﴾

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ﴿سورۂ بقرہ:۱۹۶﴾

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ ﴿سورۂ بقرہ:۱۸۷﴾

لیکن پردے کا حکم جب آیا تو صرف مردوں کو نہیں کہا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ﴿سورۂ نور:۳۰﴾

مؤمنوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں عورتوں کو الگ سے حکم دیا گیا۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ﴿سورۂ نور:۳۱﴾

دو اہم نکتے

مفسرین نے دو نکتے لکھے ہیں ایک نکتہ یہ کہ جس طرح مرد کا عورت کو دیکھنا گناہ ہے اسی طرح عورت کا مرد کو دیکھنا بھی گناہ ہے، اور دوسرا حکم، دوسرا نکتہ یہ ہے کہ نظر جھکاؤ اور شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ شرمگاہ محفوظ تب رہے گی جب نظر محفوظ ہوگی، اکبر الٰہ آبادی کے دور میں،اس دور میں بے حیائی عام نہیں تھی ڈرامے، فلمیں اور یہ بے ہودہ website اور یہ سارے نظارے نہیں تھے لیکن کچھ عورتوں کو بے پردہ دیکھ کر کہا:

کل بے پردہ جو نظر آئیں چند بیبیاں
اکبر غیرت قومی سے زمیں میں گڑ گیا
پوچھا جو اُن سے تمہارا پردہ کیا ہوا
کہنے لگیں عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

جو پردہ عورت کے چہرے پر آنا تھا وہ مرد کی عقل پر پڑ گیا۔

جاہلوں کی غلط فہمیاں

اسی لیے وہ کہتے ہیں کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے، دل صاف ہونا چاہیے، اسی لیے وہ کہتے ہے کہ جی یہ پرانی باتیں ہے، فرسودہ باتیں ہے، دقیانوسی باتیں ہیں، اسلام میں پردے کا حکم کہاں ہے؟ وہ تاویلات اور اس کو Justify کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے، ہم قرآن اور حدیث سے جب واقفیت حاصل کریں گے تو ہمیں ان ساری چیزوں کا پتا چلے گا، اگر قرآن اور حدیث پر ہماری گہری نظر نہیں ہوگی، سرسری نظر ہوگی اور یہ بھی آج کل کا ایک المیہ ہے کہ ہر آدمی اسکالر بنا ہوا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ایک نجی محفل میں ہم بیٹھے ہوئے تھے تو ایک بڑے عہدے والے hight Profile آدمی بیٹھے ہوئے تھے، کہنے لگے ریٹائرڈ منٹ کے بعد میں نے سوچا قرآن کو study کروں تو میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قرآن پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے، یہ جو رمضان میں ہم پچاس ساٹھ سال سے قرآن سنا رہے ہیں، سن رہے ہیں تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے، ہمیں پتا ہی نہیں کہ قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ قرآن کا تقاضا کیا ہے؟ قرآن کا مطالبہ کیا ہے؟ قرآن کی منشاء کیا ہے؟ قرآن کی ڈیمانڈ کیا ہے؟ تو سمجھے بغیر پڑھنے، سننے کا فائدہ ہی نہیں ہے، ہمیں بس قرآن سمجھنا چاہیے، اس کی translation اور ترجمہ سمجھنا چاہیے، تو میں نے اس سے کہا کہ حضرت! آپ کی یہ بات کہ ہم بغیر سمجھ کے قرآن پڑھتے اور سنتے ہیں تو ایسا نہیں ہونا چاہیے ہمیں سمجھ کر پڑھنا چاہئے، قرآن کا ترجمہ آنا چاہیے، تفسیر آنی چاہیے، یہ بات آپ کی ٹھیک ہے لیکن یہ دوسری بات بہت خطرناک ہے کہ پڑھنے پڑھانے کا، سننے سنانے کا فائدہ ہی کوئی نہیں، میں نے کہا قرآن یہ خود کون سا صیغہ ہے؟ انہیں علم نہیں تھا، قرآن کا معنی ہے مَقْرُوْءٌ وہ کتاب جس کو بار بار پڑھا جائے، میں نے کہا اللہ قرآن میں فرمارہے ہیں انتیسواں پارہ ہے سورۃ مزمل:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝

آپ قرآن شریف کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔

اَیْ جَوِّدِ الْقُرْاٰنَ تَجْوِيْدًا

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ جو بغیر تجوید سے قرآن پڑھتا ہے وہ گناہ

گار ہے۔

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ
مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ اٰثِمٌ

پھر قرآن خود کہتا ہے:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط ﴿سورۂ مزمل:۲۰﴾

پڑھو جو تمہیں آسانی ہو، قرآن میں سے۔

پھر قرآن خود کہتا ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا ﴿سورۂ اعراف:۲۰۴﴾

جب قرآن پڑھا جائے کان لگا کر سنو، ایک سننا اِسْتَمِعُوْا۔

اور ایک ہوتا ہے کان لگا کر سننا Constellation کے ساتھ attention کے ساتھ اس کو

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ

تک کہتے تو بھی اتنا کافی تھا لیکن

وَاَنْصِتُوْا۔ فرمایا خاموش بھی رہو یعنی پورے استحضار کے ساتھ قرآن سننے کا سنانے کا حکم دیا گیا، فرمایا جو قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو دس نیکیاں ملتی ہے اور جو حافظِ قرآن ہوگا اس کو کہا جائے گا

اِقْرَءْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا

قرآن پڑھتا جا جنت کے درجوں پہ چڑھتا جا، ٹھہر ٹھہر کر، تجوید سے پڑھ، جتنی تو آیات پڑھے گا اتنے تجھے درجے ملیں گے تو میں نے کہا کہ آپ کا یہ کہنا کہ قرآن پڑھنا یا سننا اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں اس پر اپنا وقت نہ ضائع کیا

جائے تو یہ آپ قرآن کے خلاف جا رہے ہیں، اب وجہ یہ تھی کہ انہوں نے بغیر استاد کے تین چار ترجمے قرآن کے دیکھ لیے تھے۔

امت کے بارے ایک خدشہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر اس بات کا ہے کہ ہر آدمی کے سامنے قرآن کھل جائے گا اور وہ اپنی عقل اور تخیلات اور تصورات کے گھوڑے دوڑاتا پھرے گا، اپنی من مانی تشریح explanation نکالتا پھرے گا اس صاحب نے قرآن کہ یہ آیت Cord کی۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾

﴿سورۂ قمر: ۴﴾

اور تحقیق ہم نے قرآن کو آسان کیا نصیحت کے لیے کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟

فرمانے لگے اللہ فرماتے ہیں ہم نے قرآن کو آسان کیا مولویوں نے مشکل بنا دیا کہ جی! قرآن کو خود سے نہ پڑھیں، تفسیر نہ دیکھیں، خود سے معانی نہ نکالیں، خود سے استنباط نہ کریں، خود سے نہ استدلال کریں، خود سے اجتہاد نہ کریں۔

قرآن کے آسان ہونے کا مطلب

میں نے عرض کیا کہ قرآن کو اللہ نے آسان تو کیا لیکن سمجھ کے لیے نصیحت آسان کرنے کے لیے قرآن کو سمجھنا اگر اتنا ہی آسان ہوتا تو تیئس سال کے عرصے میں تدریجا نازل کیوں ہوتا اور اس قرآن کو سمجھانے کے لیے معلم اوّل محمد رسول اللہ ﷺ کیوں اتنی محنت کرتے اور صحابہ کو کیوں

Katiegraice کیا جاتا کہ آپ نے صرف حفظ کرنا ہے، آپ نے صرف تفسیر کرنی ہے، آپ نے صرف حدیثیں بیان کرنی ہیں، آپ نے صرف فقہ کو دیکھنا ہے، آپ نے صرف قراءت کو دیکھنا ہے، آپ نے صرف قضا کو دیکھنا ہے، ہر صحابی مفسر نہیں تھا، ہر صحابی محدّث نہیں تھا، ہر صحابی فقیہہ نہیں تھا، ہر صحابی مورخ نہیں تھا، ہر صحابی مجتہد نہیں تھا، ہر صحابی معلّم نہیں تھا، ہر صحابی امام نہیں تھا، ہر صحابی قاری نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کی صلاحیتوں کے مطابق انہیں یہ چیزیں اور ذمہ داریاں تقسیم کی تھیں تو قرآن جہاں آسان ہے نصیحت حاصل کرنے کے لیے، یاد کرنے کے لیے، پڑھنے کے لیے، پانچ سال کا ایک پٹھان بچہ جو اردو نہیں بول پاتا، اپنی مادری زبان پشتو نہیں بول پاتا، قرآن حفظ کر کے عربوں کے لہجہ میں پڑھ رہا ہے، ایک بلوچ ،ایک سندھی، ایک امریکن، ایک افریقن، ایک فارسی، مختلف زبانوں کے بچے بوڑھے، جوان قرآن پڑھ رہے ہیں، قرآن کو یاد کر رہے ہیں اور قرآن حفظ کر رہے ہیں اللہ نے یاد کرنے کے لیں آسان کیا ہے۔

قرآن میں متشابہات

لیکن اسی قرآن میں اللہ نے فرمایا کہ اس میں کچھ متشابہات ہیں ان متشابہات کے بارے میں علم میں رسوخ اور پختگی رکھنے والے لوگ بھی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ اٰمَنَّا بِہٖ۔ ہم ایمان تو لاتے ہے لیکن اس کی گہرائی تک ہم نہیں جاسکتے، ہماری عقل کی، فہم کی رسائی نہیں ہے، ہماری ذہنی رسائی وہاں تک نہیں جاسکتی۔

بغیر استاذ کے گمراہی ملتی ہے

اگر صرف گھر بیٹھے بغیر استاد کے قرآن پڑھنا اور تفسیر کرنا اور حدیثوں کو

یاد کرنا اور عالم بننا یہ ممکن ہے تو پھر گھر بیٹھے میڈیکل کی کتابیں پڑھ کر ڈاکٹر بننا بھی ممکن ہونا چاہیے، آپ کہتے ہے کہ نہیں جی! ڈاکٹر جب بنے گا جب میڈیکل کالج آئے گا، میڈیکل یونیورسٹی آئے گا، پھر وہ ڈگری لینے کے بعد میڈیکل فیلڈ میں جائے گا پریکٹس کرے گا تب وہ ڈاکٹر بنے گا، انجینئر بننے کے لیے اس کا انجینئرنگ کالج میں اور فیلڈ میں جانا ضروری ہے، سائنسدان بننے کے لیے اس کا تجربہ گاہ میں اور لیب میں جانا ضروری ہے even کہ ایک ہیئر ڈریسر بننے کے لیے اس کو فیلڈ میں جانا ضروری ہے، لیکن دین کے لیے ہم کہتے ہے کہ نہیں جی! بس کتابیں پڑھیں اسی لیے استاد کے بغیر انسان گمراہ ہوتا ہے۔

گمراہی کی وجہ

قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم دیوبند کے سابق مہتمم تھے فرمانے لگے کہ جتنے بھی تعلیم یافتہ لوگ گمراہ ہوئے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ صحبت یافتہ نہیں تھے۔

اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ﴿سورۂ توبہ: ۱۱۹﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو سچو کے ساتھ رہو

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا

خَالِطُوْهُمْ لِتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ

اللہ والوں کے ساتھ اتنے گھل مل جاؤ کہ ان جیسے بن جاؤ۔

عجیب ترجمہ

حکیم الامت، مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے ضمن میں بڑی عجیب بات فرماتے ہیں فرمایا: اللہ والوں کے در پر

رہو، اللہ والوں کے ساتھ رہو، یہ ترجمہ نہیں کیا بلکہ فرمایا: اللہ والوں کے در پر رہ پڑو، اس کثرت سے آنا جانا لگا رہے کہ لوگ سمجھیں کہ یہ تو ان کا اپنا آدمی ہے، یہ تو ان کا خاص آدمی ہے، صحابہ کی سب سے بڑی دعوت سب سے بڑی جو ان کی تبلیغ تھی ''کُوْنُوْا مِثْلَنَا'' ہماری طرح بن جاؤ، آج ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں تو جب تربیت نہیں ہوتی، جب محبت نہیں ہوتی، تو پھر انہیں پردہ اور حیا تعلیم اور ترقی میں رکاوٹ نظر آتا ہے۔

عالمی منشور کا تقاضا

یہ جو عالمی منشور برائے انسانی حقوق ہے تو اس میں بھی یہ بات مینشن ہے کہ ہر آدمی کو آزادی فکر، آزادی ضمیر، آزادی مذہب اور آزادی اظہار رائے کا حق ہے، جب آپ یہ کہتے ہیں تو مسلمان عورت کو بھی حق ہے کہ وہ پردہ کرے وہ برقعہ پہنے، وہ اسلامی لباس پہنے، وہ بے پردگی اور بے ہودگی اور ہاف شرٹ نہ پہنے اور مسلمان مرد کو بھی حق ہے کہ وہ ڈاڑھی رکھے، وہ عمامہ پہنے یعنی مسلمانوں کے خلاف گھیرا تنگ ہوتا جارہا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی تربیت نہیں ہوئی ہے، ان لوگوں کی اصلاح نہیں ہوئی ہے، ان لوگوں کو صحبت میسر نہیں ہے۔

تربیت کی فکر وضرورت

ہم تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا خیال بھی رکھیں اپنے اولادوں کی تربیت کہ وہ کون سے اسکول میں پڑھ رہے ہیں، کون سے کالج میں پڑھ رہے ہیں، ان لوگوں کے اسکول نظام کیا ہے، ان لوگوں کا اسلام کے بارے میں نظریہ کیا ہے، وہاں ماحول کون سا ہے، ان ساری چیزوں کو ہم نے Confirm نہیں کیا

توکل ہماری نسلیں ہماری نہیں رہے گی۔

آج کا طریقۂ وارادات

ایک زمانہ تھا کہ بچوں کو Kidnap اور اغوا کیا جاتا تھا، آج وہ طریقہ واردات تبدیل ہوچکا ہے، آج آپ کا میرا بچہ ہماری گود میں، ہمارے گھر میں، کمرے میں، گاڑی میں، ہماری نظروں کے سامنے لیکن ذہن اس کا Hijacked ہو چکا ہے، یرغمال بنایا جا چکا ہے، اپنی سوچ کو انہوں نے انڈیل دیا ہے، اسلام کے خلاف منفی زہر ان کے ذہنوں میں ڈالا جارہا ہے، کل کو ہماری اولادیں نام کی مسلمان ہوں گی، کردار کے اعتبار سے، عقیدہ کے لحاظ سے مسلمان نہیں ہوں گی۔

نجات کا راستہ

علماء کے ساتھ، صلحاء کے ساتھ، مساجد کے ساتھ، مدارس کے ساتھ، تبلیغ کے ساتھ، دینی کتابوں کے ساتھ، اللہ والوں کے ساتھ، اپنی وابستگی کو مضبوط رکھئے۔ یہ فتنے بے درپے آئیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آئیں گے ہر آنے والا فتنہ پہلے فتنہ سے زیادہ خطرناک ہوگا، تسبیح کا دھاگہ ٹوٹنے سے جو پے درپے دانے گرتے ہیں اس کثرت کے ساتھ آپ پر وار کیے جائیں گے۔ لیکن فتنوں سے وہ نکل پائے گا جس کے ہاتھ میں قرآن کا نظام ہوگا، رسول اللہ ﷺ کی سنت ہوگی۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خواتین کا آزادی مارچ

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... انعاماتِ الٰہیہ اور انسانوں کی ناشکری۔
- .....عنداللہ مبغوض ہونے کی دو وجوہات
- .....مسلمانوں کی افسوس ناک صورتحال اور لا پرواہی۔
- .....مسلمانوں کی دینی غیرت کا امتحان۔
- ..... ہمارا آئیڈیل کون؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ ؕ

﴿سورۂ بقرہ: ۶۱﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بُعِثْتُ بِرَفْعِ قَوْمٍ وَبِخَفْضِ اٰخَرِيْنَ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْهَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن میرا نہ من تیرا
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان حمید کی سورۃ البقرۃ کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے، اس آیت کریمہ میں موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کو نصیحت فرما رہے ہیں اور وہ نصیحت کیا ہے؟

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ ﴿سورۂ بقرہ:۶۱﴾

کہ تم ایک اعلیٰ اور اچھی چیز کو چھوڑ کر ایک ادنیٰ اور بے کار چیز کی طرف جا رہے ہو۔

حدیث پاک میں بھی سرکار دو عالم ﷺ نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا کہ تعلیمات نبوی ﷺ اور احکام الٰہیہ میں رفعت بلندی اور عروج ہے اور تعلیمات نبوی ﷺ سے ہٹ کر غیروں کے طریقہ پہ چلنے میں ناکامی، ذلت اور رُسوائی ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہم ذلیل و خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

اللہ کی عطا اور بنی اسرائیل کی نافرمانیاں

بنی اسرائیل کو یہ خطاب کیوں کیا گیا؟ اس لیے کہ ان پر اللہ کی بے شمار نعمتیں تھیں، قرآن کریم میں اللہ نے وہ نعمتیں گنوائیں۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ﴿سورۂ اعراف: ۱۴۱﴾

یاد کرو اس نعمت کو کہ ہم نے تمہیں فرعون کے مظالم سے نجات دی

اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ ﴿سورۂ مائدہ: ۲۰﴾

یاد کرو اس نعمت کو کہ میں نے تم میں بیٹوں کو پیدا کیا، یعقوب علیہ السلام کی نسل میں چار ہزار نبی پیدا ہوئے، یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل تھا، ان کی اولاد کو بنی اسرئیل کہا جاتا ہے۔

وَاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ ﴿سورۂ مائدہ: ۲۰﴾

بنی اسرائیل کو اللہ نے اتنا کچھ دیا تھا وہ اوروں کو نہیں ملا تھا تو ان نعمتوں کو تم یاد کرو من وسلویٰ کی نعمتیں آسمانی دسترخوان ان کے لیے نازل ہوتا تھا۔

اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ﴿سورۂ مائدہ: ۱۱۴﴾

ان پر سلویٰ ایک قسم کے پرندے کا گوشت اور من شبنم کی طرح ایک سویٹ ڈش یہ انہیں روزانہ آسمان سے ملا کرتا تھا' بجائے شکر ادا کرنے کے' ناشکری کی' بے صبری دکھائی کہا:

لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ ﴿سورۂ بقرہ: ۶۱﴾

ایک قسم کا کھانا کھا کھا کر ہم اکتا چکے ہیں' ہمیں تو سبزیاں چاہییں

مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ ﴿سورۂ بقرہ: ۶۱﴾

ایک انہیں حکم دیا گیا

ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ ﴿سورۂ مائدہ: ۲۱﴾

جہاد کے لیے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اس سرزمین پر جاؤ میری مدد تمہارے ساتھ ہوگی تو کہنے لگے

لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ ﴿سورۂ مائدہ: ۲۲﴾

کہ ہم تو لڑنے کی سکت نہیں رکھتے وہ قوم بڑی مضبوط ہے وہ قوم بڑی پاور فل ہے' ان کے پاس ٹیکنالوجی ہے' ان کے پاس مین پاور ہے' ہم نہیں جاسکتے تو انہوں نے ناشکری کی۔ پھر حکم ہوا

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ﴿سورۂ اعراف: ۱۶۱﴾

کہ تم داخل ہونا سجدہ کی حالت میں عاجزی کی حالت میں'

وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ

اور زبان پر تمہارے یہ کلمات ہوں معافی، معافی، معافی' اس کو بھی انہوں نے اُلٹ دیا داخل ہوئے سرین کے بل پہلے ٹانگیں اندر کیں' سر کو سجدے میں نہیں جھکایا۔

''حِطَّةٌ'' کی بجائے ''حِنْطَةٌ''

گندم، گندم کہنے لگے تو ہر نعمت کا انہوں نے غلط استعمال کیا' Missuse کیا، نعمت کی انہوں نے ناقدری کی، ناشکری کی۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی

اور موسیٰ علیہ السلام کو نام لے کر کہا ''یٰمُوْسٰی'' اے موسیٰ! یوں نہیں کہا' یا نبی اللہ' یا رسول اللہ' یا کلیم اللہ' ادب سے نہیں پکارا' بے ادبی کی ابتدا یہاں سے کی کہ موسیٰ علیہ السلام کو ''یٰمُوْسٰی'' کہہ کر پکارا' اے موسیٰ! ہم ایک قسم کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔

فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ

ہمارے لیے اپنے رب سے دعا مانگ

یہ نہیں کہا کہ ہمارے ربّ سے، یہاں بھی انہوں نے ناشکری کی اور پھر بجائے صبر مانگنے کے یوں کہنے لگے:

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا

اے اللہ! ہمیں صبر دے

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اپنے قدم مضبوط رکھ

یہ جملے نہیں کہا' کہنے لگے

لَنْ نَّصْبِرَ

ہم صبر نہیں کریں گے

تو فرمایا کہ یہ لوگ ادنیٰ چیزوں کو لے لیتے ہیں اعلیٰ چیز کے مقابلے میں، بہتر کو چھوڑ دیتے ہیں۔

عند اللہ مبغوض ہونے کی دو وجوہات

علماء نے لکھا ہے کہ دو برائیاں ان میں تھیں' ایک خواہش پرستی اور ایک تکبر' انسان کی خواہشات یہ کبھی پوری نہیں ہوتیں' یہ ادھوری رہتی ہیں' ضروریات تو فقیروں کی بھی پوری ہوجاتی ہے اور خواہشات تو بادشاہوں کی بھی ادھوری رہ جاتی ہیں' یہ دنیا میں جتنے بڑے بادشاہ ہیں' جتنے بڑے بزنس مین ہیں' جتنے بڑے رئیس Estate Icon ہیں' ان کی خواہشات پوری نہیں ہوتی' یہ مجھ اور آپ سے زیادہ بے چین ہیں' دنیا کی طرف پاگل اور باولے کتوں کی طرح دوڑ لگا رہے ہیں فرمایا:

اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَطَالِبُهَا کِلَابٌ

یہ دنیا مردار ہے' اور اس کے پیچھے بھاگنے والے پاگل کتوں کی طرح ہیں

تو ان کے اندر ایک خواہش پرستی تھی اور دوسری چیز تکبر' ان دونوں کی وجہ سے یہ اللہ کی نظر میں مبغوض ترین ہوئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو جو بات کہی آج وہ ہم سب پر فٹ آرہی ہے' ہم بھی ادنیٰ کو لے رہے ہیں اور اعلیٰ کو چھوڑ رہے ہیں' معمولی چیز کے پیچھے لگ گئے ہیں اور اعلیٰ چیزوں کو چھوڑ چکے ہیں' قرآن کی بجائے اخبار کو فوکس کر رہے ہیں' مسلمان کا کام تھا روزانہ قرآن پڑھنا' قرآن سال میں صرف رمضان میں پڑھتے ہیں' اخبار روز پڑھ رہے ہیں' اور باقاعدہ اس پر بحث کر رہے ہیں کہ مولانا صاحب یہ آج کل ضروری ہے' مولانا صاحب نے کب کہا کہ اخبار نہ پڑھو' مولانا صاحب یہ کہہ رہے ہیں

کہ جتنا ضروری تم اخبار کو سمجھ رہے ہو خدا کی قسم! اتنا ضروری قرآن ہے' اخبار نہیں ہے۔

ہم نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا

تو اعلیٰ چیز قرآن کی بجائے ادنیٰ چیز اخبار کو لے رہے ہیں' اکثر یہ مثال دیا کرتا ہوں کہ واٹس ایپ استعمال کرنے والے واٹس ایپ کے اوپر دیکھے لکھا ہوگا Last Seen آخری بار ہم نے واٹس ایپ کو کب چیک کیا تھا' بمشکل تو مسنگ نظر آئے گا پانچ منٹ پہلے ہم نے دیکھا تھا' بار بار چیک کرتے ہیں Inbox کو چیک کرتے ہیں' کسی نے میسج تو نہیں کیا' کسی نے کال تو نہیں کی' کسی نے ویڈیو تو نہیں بھیجی' کسی نے Friend request تو نہیں بھیجی' کیس نے ای میل (E mail) تو نہیں بھیجی' لیکن قرآن کو ہاتھ لگاتے ہوئے ہمیں سال گزر جاتا ہے۔

ہائے افسوس مسلمان ایسے تو نہیں تھے

امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا قرآن کو اونچی جگہوں پر رکھ دیں گے' شوکیس میں، غلاف میں سجا کر رکھ دیں گے' جب ایک سال کے بعد اٹھائیں گے تو اس کے اوپر دھول جمی ہوئی ہوگی' اس کے اوپر گرد وغبار کی تہہ ہوگی اخبار روز پڑھا جاتا ہے اور ٹی وی ایسے گھر ہیں جہاں ٹی وی بند ہی نہیں ہوتا' موبائل ہاتھ سے جیب میں جاتا ہے ہی نہیں' نیوز سنے بغیر ہمیں مزا نہیں آتا' سیاسی ٹک ٹاک دیکھتے ہوئے گھنٹوں اسکرین کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں' فرمایا کہ تم تبدیل کرتے ہو اعلیٰ چیز کے بدلے ادنیٰ چیز کو لے رہے ہو' قرآن کی جگہ اخبار نے لے لی' دین کی باتیں کرنے کی بجائے چغلی اور

غیبت کر رہے ہیں' نماز کی بجائے ٹی وی کو دیکھ رہے ہیں' ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم خشوع و خضوع سے نمازیں پڑھتے' جس دن میچ ہوتا ہے اس دن مسجد میں حاضری کم ہوتی ہے جس دن میچ ہوتا ہے اس دن درس میں بیٹھنے والوں کی تعداد کم ہوتی ہے یہ مسلمان ہیں یہ دنیا میں اسی لیے آیا ہے' اس پر خوش ہے کہ کھیلوں کو ترویج دی جائے' کھیلوں کو پروموٹ کیا جائے' امن کا میسج دیا جائے' امن کا پیغام دیا جائے' اس میں خوش ہے۔

نیوزی لینڈ کی مسجد کا سانحہ اور ہماری بے پرواہی

وہاں نیوزی لینڈ میں یعنی بے دردی کے ساتھ نماز جمعہ کے دوران مسجد میں پچاس سے زائد مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا' سو کے قریب مسلمان زخمی ہوئے' ہزاروں خاندان متاثر ہوئے' کئی گھروں کے گویا کہ چولہے بجھ گئے' قرآن کریم کے اوراق پر فائرنگ ہوئی' اللہ کے مقدس گھر کی توہین کی گئی' بجائے اس پر افسوس کرنے کے اگلے دن میں جو میچ ہو رہے اس میں اور زیادہ پٹاخے پھوڑے جا رہے ہیں اور زیادہ میوزک بجایا جا رہا ہے اور زیادہ ڈانس کیا جا رہا ہے' ہم دنیا کو امن کا پیغام دیتے ہیں' ان یہود و نصاریٰ کو خوش کرنے کے لیے یہ بے غیرتی کی آخری حد کراس کر جاتے ہیں' یعنی یہ جو نیوزی لینڈ میں واقعہ ہوا' مسلمانوں کے لیے ظاہر ہے بہت بڑی غم کی گھڑی تھی اور ہر مسلمان کا دل گویا کہ خون کے آنسو رو رہا تھا' لیکن اس میں کچھ اچھی چیزیں بھی سامنے آئیں ایک تو یہ کہ نیوزی لینڈ کی جو وزیر اعظم تھی' اس نے ہمدردانہ' عاجزانہ طور پر مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہم دردی کی یہ Plus point ہے' یہ Positive بات ہے' یہ مثبت عمل ہے' اسی طرح نیوزی لینڈ میں ایک مسلمان

عالم دین کو بلا کر قرآن کریم کی تلاوت سے سیشن کا آغاز کیا گیا۔

اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

﴿سورۂ بقرہ: ۱۵۳، ۱۵۶﴾

یہ قرآن کی آیات ایک عالم دین نے تلاوت کیں، دوسرے نے انگلش میں اس کی ٹرانسلیٹ کی' وہاں عیسائی' یہودی' مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں کو بلایا گیا' لیکن یہ سعادت اسلام کے حصہ میں آئی' یہ سعادت مسلمانوں کے حصے میں آئی' اللہ کے قرآن کی تلاوت' نیوزی لینڈ کے ایوان اور پارلیمنٹ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوئی' یہ ایک اچھا پیغام ہے' اور پھر آج جمعہ کی نماز نیوزی لینڈ کی ٹی وی پر براہ راست نشر کی گئی' اذان بھی اور جمعہ کی نماز بھی' یہ پہلی دفعہ ہوئی اور نیوزی لینڈ میں اسکول' کالج' یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹس نے اس میں لڑکے بھی تھے، لڑکیاں بھی تھیں انہوں نے مسلمانوں کے حق میں مظاہرہ کیا کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ ہیں' مسلمانوں کو ڈرنے کی، گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں' مسلمانوں کے اوپر ظلم ہوا' یہ ایک اچھا پیغام تھا' کنیڈا کے وزیر اعظم نے کنیڈا کے ایوان میں بڑے درددل کے ساتھ کاغذی ریفرنس پیش کیا اور مسلمانوں کو

اپنا بھائی قرار دیا' مسلمانوں کے ساتھ غم کی اس گھڑی میں اپنے آپ کو شریک قرار دیا' یہ Plus Point ہے ترکی کا نائب صدر قافلے کے ساتھ نیوزی لینڈ میں مسلمانوں کے جنازے میں شرکت کے لیے پہنچا یہ ایک اچھا پیغام تھا' یہ ایک اچھی بات تھی کہ مسلم ممالک میں رسمی طور پر پارلیمنٹ میں اور ایوان میں کاغذیت قرارداد پیش کی۔

افسوس کی بات

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کسی مسلم ملک کی طرف سے کوئی وفد جنازے میں شرکت کے لیے نہیں پہنچا' ایک زمانہ میں کچھ عرصہ پہلے جب یورپ میں بدترین دہشت گردی ہوئی' مسلمانوں نے بھی اس کی مذمت کی' لیکن پورے یورپ کے سربراہان اظہار یکجہتی کے لیے وہاں پر جمع ہوئے' ان کے تدفین کے موقع پر شرکت کی' لیکن یہاں پر مسلم امۃ کی بے حسی اور خاموشی وہ سمجھ سے بالاتر ہے' کہ کافروں کو، یہودیوں کو، ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے تو یہ بچھے جارہے ہیں' لیکن اس موقع پر حکومت کی طرف سے کسی وفد کو ان کے جنازے میں شرکت کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ مسلمان اسی پر خوش ہیں کہ بس سوشل میڈیا پر پوسٹیں لگا رہے ہیں اور بس چند جذباتی کلمات کہہ دے اور ایک رپورٹ یہ بھی ہے کہ نیوزی لینڈ میں اس واقعہ کے بعد اب تک چار ہزار سے زائد لوگ مسلمان ہو چکے ہیں' یورپی ممالک میں مسلمان ہونے کی شرح میں اضافہ ہو گیا' نائن الیون جو ہوا تھا امریکا میں جو طیارے گرے تھے' اس کے بعد مسلمانوں کے خلاف میڈیا نے زہر اگلا' مسلمانوں کے خلاف میڈیا نے پروپیگنڈہ کیا'

مسلمانوں کے خلاف مختلف قسم کی پابندیاں لگائی گئیں' لیکن اس وقت اسلام دبا نہیں تھا' مسلمان ہونے والوں کی تعداد میں کمی نہیں ہوئی تھی اضافہ ہوا تھا' اس لیے کہ جتنا تم اسلام کو دباؤ گے اس کی مثال اسپرنگ کی طرح ہے اتنا ہی یہ ابھرے گا۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا دباؤ گے

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ ﴿سورہ صف:۸﴾

یہ چاہتے کہ ہم اللہ کے نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھادیں' اللہ اس نور کو بڑھا کر رہے گا۔

نور خدا نہیں ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ایک غیر مسلم کرکٹر کا حیران کن سوال

اسلام پھیلے گا' اسلام پھولے گا' اسلام کا نام پوری دنیا کے اندر عام ہوگا' اذانوں کی آوازیں اب یورپ کے ایوانوں میں سنائی دیں گی' لیکن مسلمان اپنے آپ کو پکا مسلمان بنائیں۔

ایک کرکٹر تھا جس کا نام براہین لال تھا ایک زمانہ میں اس کو انضمام الحق اور ثقلین مشتاق ان لوگوں نے اسلام کی دعوت دی' گھر میں اس کی دعوت کی' اسلام کی خوبیاں اس کے سامنے رکھیں' اسلام کی تعلیمات ان کے سامنے رکھیں۔

اسلام اخوت کا درس دیتا ہے۔

اسلام مساوات کا درس دیتا ہے۔

اسلام عورت کے حقوق کی تحفظ کی بات کرتا ہے۔

اسلام عورت کے پردے کا اور گھر کی چار دیواری میں رہنے کا درس دیتا ہے۔

اسلام نے عورت کو ملکہ بنانے کا حکم دیا۔

اسلام مردوں کو نظریں جھکانے کا حکم دیتا ہے۔

اسلام گالم گلوچ اور لڑائی سے روکتا ہے۔

اسلام اچھے اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔

اسلام کریکٹر بلڈنگ کو فوکس کرتا ہے۔

اسلام کہتا ہے کہ نماز کے باہر بھی تم نماز کی ہیئت پر آجاؤ' عاجزی کے ساتھ زمین پر چلو۔

یہ ساری باتیں اس کے سامنے رکھیں' وہ سنتا رہا' جب وہ ہوٹل کی طرف ان کے ساتھ گاڑی میں واپس جارہا تھا تو اس نے ان سے ایک سوال کیا کہ جس مسلمان کی تم بات کر رہے تھے وہ مسلمان کہاں ملیں گے؟ یہاں تو مجھے وہ نظر نہیں آرہے۔

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ وہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائے یہود

ایک ہمارا اور ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کا دور

شراب پینے والوں کی یہاں کثرت ہے' زنا کرنے والوں کی یہاں کثرت ہے' قتل کرنے والوں کی یہاں کثرت ہے' پڑوسیوں کو ستانے والوں کی یہاں کثرت ہے' کرپشن اور بدعنوانی میں یہ مسلمان سب سے آگے ہیں' حاجیوں کی تعداد میں اس کا نمبر دوسرا ہے' اور ایمان دار ملکوں کی فہرست میں اس کا نمبر 160 واں ہے' یہ کون سا مسلمان ہے۔

ایک صحابہ تھے' راستے سے گزرتے تھے تو لوگ انہیں دیکھ کر

ان کی چال کو دیکھ کر۔

ان کے کردار کو دیکھ کر۔

ان کی گفتار کو دیکھ کر۔

ان کے معاملات کو دیکھ کر۔

ان کے رہن سہن کو دیکھ کر۔

ان کی عادات و اطوار کو دیکھ کر۔

ان کی تہذیب اور تمدن کو دیکھ کر۔

ان کے شادی بیاہ کو دیکھ کر۔

ان کی نرم گفتار کو دیکھ کر۔

ان کے صاف اور شفاف کاروبار اور معاملات کو دیکھ کر۔

ان کی زبان کے پکے ہونے کو دیکھ کر۔

ان کے وعدۂ وفا کو دیکھ کر وہ مسلمان ہوتے تھے' ایک یہ مسلم ہیں کہ جس کو دیکھ کر لوگ اسلام سے متنفر اور بدظن ہو رہے ہیں۔

کیا اللہ کا دین لاوارث ہے؟

اور یہ جو 8 مارچ ابھی گزرا ہے ناں' اس میں خواتین ڈے منایا گیا' خواتین نے آزادی کے نام پر مارچ کیا' آپ کے پاکستان میں' آپ کے کراچی میں لبرل اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی خواتین بھی اور مرد بھی جمع ہوئے' ان میں غریب اور پس ماندہ علاقوں کی لڑکیاں اور خواتین بھی گئیں کچھ عرصہ پہلے شرمین آف دی چنائے جس کو عسکری ایوارڈ ملا تھا' اسلام کے خلاف زہر اُگلنے پر' اسلام کے خلاف فلم بنانے پر' اس نے خواتین کو مشورہ دیا کہ خلع لے لو' اپنے شوہروں سے نکاح کے بندھن سے آزاد ہوجاؤ' کسی حکمرانوں نے اس پر غیرت کے دو جملے نہیں بولے۔

دین کا مذاق ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا

علماء کو کہا جاتا ہے یہ لوگوں کو تشدد پر اکساتے ہیں' یہ تنگ نظر ہیں' ان کا لیول زیرو ہے' ان کے اندر صبر نہیں ہے' ارے میرے بھائی! جس طرح کوئی اس ملک پاکستان کی سرحد کو کراس کرے گا' اس ملک کو میلی آنکھ سے دیکھے گا وہ بھی ہمیں برداشت نہیں' جو اس ملک کی نظریاتی سرحد کو چھیڑے گا' وہ بھی ہمیں برداشت نہیں' جو قرآن کا مذاق اڑائے گا جو رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا مذاق اڑائے گا' جو مسجد کے تقدس پر انگلی اٹھائے گا' جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی عفت اور پاک دامنی پر کیچڑ اچھالے گا' جو محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پردے کا مذاق اڑائے گا جو رسول اللہ ﷺ کی سنت نکاح کا مذاق اڑائے گا خدائے پاک کی قسم! وہ بھی ہم برداشت نہیں کریں گے' یہ اپنی بدمعاشی پر اتر آئے ہیں' ایک تو نعرہ لگایا گیا خلع لے لو نکاح کے بندھن سے آزاد ہوجاؤ' ایک

بوڑھے صاحب نے سوشل میڈیا پر ویڈیو وائرل کی' اس نے کہا جی! یہ بالکل ٹھیک ہو رہا ہے اور اصل خرابی نکاح میں ہے' نکاح ہی ختم کر دو' عورت کو آزاد کر دو' اس کے خلاف تو کوئی پرچہ نہیں کٹا' اس کے خلاف تو کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جارہی' وزیر اعظم کے خلاف بات کرو تو یہ ملک کی سالمیت کے لیے نقصان دہ ہے' کسی سیاست دان کے خلاف بات کرو تو آپ نے اس کی عزت نفس کو مجروح کیا۔

مسلمانوں کی دینی غیرت کا امتحان ہو رہا ہے

ارے کوئی محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کو برا کہے' اس سے بڑا بدبخت کوئی نہیں اس سے بڑا گستاخ کوئی نہیں، اس سے زیادہ گھٹیا انسان کوئی نہیں' اگر تم کارروائی نہیں کرو گے تو پھر مسلمان اسی طرح خود اٹھ کر اپنا انتقام لیں گے اور ایک نعرہ یہ لگایا گیا کہ شادی کی بجائے آزادی اور کریم سروس یہ جو ٹیکسیاں اور کاریں ہیں۔

انہوں نے ایک نعرہ لگایا لڑکی شادی کے دن بھی گھر سے بھاگنا چاہے تو کریم کو بلوالیں' اب یہ نکاح اور شادی کو اس کے ساتھ منسلک کرنے کی لوجک ہے' یہ مجھے اور آپ کو آزما رہے ہیں' ہماری غیرت کو جگا رہے ہیں' ہمارے مرے ہوئے ضمیر کو، بے حس ضمیر کو جھنجھوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں' لیکن یہ ایسا مسلمان ہے جس کو کوئی پرواہ نہیں ہے' جس کی دکان پر جب کوئی خطرہ کی بات آئے گی تو یہ لڑنے مرنے کے لیے تیار ہوجائے گا' اس کی بیوی اور اس کے ماں باپ پر کوئی زہر اگلے گا تو یہ لڑنے مرنے کے لیے تیار ہوجائے گا' اس کی ناجائز تجاوزات توڑنے کے لیے جب کوئی آئے گا تو یہ

لڑنے مرنے کے تیار ہوجائے گا' لیکن اسلام کا مذاق لوگ اڑاتے رہیں، اس کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔

شام کی ایک با حیاء خاتون کا بے غیرت عورتوں کے منہ پر طمانچہ

اب آپ مجھے بتائیں یہ مسلمانوں کا ملک ہے' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی بناء پر معرض وجود میں آیا ہے' پاکستان کا مطلب کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور ایک طرف یہ لبرل آنٹیاں فحاشی اور عریانیت کو پھیلا رہی ہیں اور دوسری طرف دیکھیں شام کے اندر بمباری ہورہی ہے۔

ایک مسلمان عورت ہے اس کا گھر اجڑ گیا، اس کا گھر تباہ ہوگیا' ملبہ کا ڈھیر ہوگیا' ملیا میٹ ہوگیا' مسمار ہوگیا' اس کا شوہر شہید ہوگیا' اس کے کچھ بچے شہید ہوگئے' ایک دو بچے اس کے باقی ہیں' زخمی ہیں' یہ عورت بھی زخموں سے چور چور ہے لیکن خدا کی قسم! پورے برقعہ میں ہے' اس کے برقعہ پر خون لگا ہوا ہے' اس کے برقعہ پر پٹی لگی ہوئی ہے' اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں' شوہر کی شہادت کا غم بھی تازہ ہے، اپنے بچوں کو کٹتے ہوئے یہ دیکھ کر آئی ہے' اور ابھی بھی زخمی بچے اس کی انگلی پکڑ کر اس کے ساتھ ہیں' ان کے پاؤں میں چپل نہیں ہے' ان کے سر پر دوپٹہ نہیں ہے' اور کئی دن کے بھوکے پیاسے ہیں لیکن برقعہ پہن کر یہ پیغام دے رہی ہے کہ گھر بار سب کچھ ٹوٹے پر رب کا حکم نہ چھوٹے۔

ایک طرف یہ غیرت مند خواتین ہیں' اور دوسری طرف یہ بے حیا' فحاشی اور عریانیت پھیلانے والی لڑکیاں ہیں، جو اسلام کا مذاق اڑاتی ہیں رب ان کو

ہدایت دے گا؟ اگر ہدایت ان کے مقدر میں نہیں ہے تو رب ان کو تباہ و برباد کر دے' ہم جتنے بھی بڑے گناہ گار ہیں' ہم جتنے بھی بڑے خطا کار ہیں' ہم جتنے بھی بڑے سیاہ کار ہیں' ہم جتنے بھی زیادہ بدکردار ہیں' ہمارا دامن کتنا ہی گناہوں سے داغدار ہے لیکن ہم محمد رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔

اس کا مقابلہ میں اور آپ کیسے کریں گے؟ کریم سروس کا بائیکاٹ کریں' ہر آدمی اپنے موبائل سے ان کی ایپلی کیشن کو ختم کردے' دوسرے نمبر پر اپنی ماؤں اور بہنوں کو خدارا اسکول' کالجز' یونیورسٹیز' مخلوط نظام تعلیم، مکس گیدرنگ سے نکالو' مدارس میں بھیجو' پردے کی ترغیب دو' اسلامی تعلیمات سے انہیں آشنا کرو' علماء کے بیانات میں بھیجو' تبلیغ میں بھیجو' کسی اللہ والے کی صحبت میں لے جاؤ' دینی کتابیں گھر میں رکھو تاکہ وہ پڑھیں' اپنی اولاد کو حرام لقموں پر بڑا نہیں کرو' رشوت' سود' ملاوٹ' اور جھوٹ' بدعنوانی' کرپشن' عیب چھپانا' اور بینکوں سے سود لینا' اور قرض لینا' یہ ساری چیزیں چھوڑ دیں' دنیائے کفر کو یہ پیغام دو ہم محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پر مرمٹنے والے لوگ ہیں۔

میرا درد دل

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ میری جذباتی باتیں نہیں ہیں یہ دل کی ترجمانی ہے' یہ اپنی اور آپ کی غیرت کو جگانے کا ایک انداز ہے' جان کر اپنایا یہ انداز دوستو! شاید کہ کسی کے دل میں اتر جائے میری یہ بات، کہ مسلمان آج کون سا مسلمان بنا ہوا ہے' اسی لیے ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کریں' ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا آئیڈیل بنائیں۔

ہمارا آئیڈیل کون؟

میرا آئیڈیل کرکٹر ہے'
میرا آئیڈیل پولی ٹیشن ہے'
میرا آئیڈیل وہ فلاں فٹ بالر ہے'
میرا آئیڈیل وہ فلاں ایکٹر ہے'
میرا آئیڈیل جو ہے وہ فلاں Scientis ہے'
میرا آئیڈیل وہ فلاں سوشل ورکر ہے'

ارے 63 سال میرے اور آپ کے لیے رونے والے، دن رات میرے اور آپ کے لیے رونے والا'

سردی، گرمی میں میرے اور آپ کے لیے رونے والا،
پتھر کھا کر میرے اور آپ کے لیے رونے والا۔
اوجھڑی سر کے اوپر برداشت کر کے میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
جنت البقیع میں ساری رات سجدہ میں سر رکھ کر میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
فرش پر امت کے لیے رونے والا'
عرش پر معراج کے موقع پر رب کے سامنے میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
میدان محشر میں میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
پل صراط پر میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
وزن اعمال پر میرے اور آپ کے لیے رونے والا'

مکہ کے گلی کوچوں میں میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
مدینہ کی سرزمین پر میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
طائف کی گلیوں میں پتھروں کی بارش میں قرآن سنا کر میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
بلال کو تپتی ہوئی ریت پر دیکھ کر میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
خباب کی کمر کی چربی سے آگ کے بجھتے انگارے دیکھ کر میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
سمیہ کے دولخت ہوئے دیکھ کر میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
کربلا میں نیزوں کے بیضوں پر چڑھائے ہوئے سر دیکھ کر میرے اور آپ کے لیے رونے والا'
اس محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا آئیڈیل بناؤ'
صرف زبان سے نہیں'
عمامہ نبی ﷺ والا ہو'
بال نبی ﷺ والے ہوں'
چہرہ نبی ﷺ والا ہو'
لباس نبی ﷺ والا ہو'
شادی بیاہ نبی ﷺ کے طریقہ پر ہو'
نماز نبی ﷺ کے طریقہ پر ہو'
اخلاق نبی ﷺ کے طریقوں پر ہو'
کردار اور معاملات نبی ﷺ کے طریقے پر ہوں'
تبلیغ نبی ﷺ کے طریقے پر ہو'

جہاد نبی ﷺ کے طریقے پر ہوں' اور دینی غیرت اور دینی حمیت کا اظہار کیا جائے۔

نیوزی لینڈ کی حکومت کا مسلمان شہداء سے حیران کن اظہار محبت

ہم اپنے اس جمعہ کی نشست میں نیوزی لینڈ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے' اللہ زخمیوں کو صحت کاملہ نصیب فرمائے' اللہ لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے' اور نیوزی لینڈ کی وزیر اعظم اور گورنمنٹ نے مسلمانوں کے ساتھ جو یکجہتی کی ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں' ہم اس کو سراہتے ہیں' یہ بہت مثبت قدم ہے' ان کے پارلیمنٹ میں اذان ہوئی' قرآن کی تلاوت ہوئی' انہوں نے جمعہ کی نماز مسلمانوں کے لیے ٹی وی پر نشر کی' انہوں نے مجرم کو کیفر کردار پر پہنچانے کی یقین دہانی کی' ہم کنیڈا کے وزیر اعظم کے لیے دعا گو ہیں کہ' اللہ اسے ایمان اور ہدایت کی دولت سے نوازے' اس نے درد دل سے جو تعزیتی ریفرنس پیش کیا وہ قابل دید اور قابل تحسین ہے' اللہ اس کو ایمان کی دولت سے نوازے' ہم ترکی کے نائب صدر کو قافلہ سمیت جنازے میں شریک ہونے پر سلام پیش کرتے ہیں' ہم ان تمام باتوں کی تائید کرتے ہیں۔

ہدایت کی دعا

لیکن جو اسلام کو بدنام ہیں، اسلام کے خلاف جو زہر اگلنے والے ہیں وہ

کافر ہیں یا نام کے مسلمان ہیں، وہ این جی اوز ہیں، سول سوسائٹی ہے یا لبرل آنٹیاں ہیں' وہ پردے، شادی اور نکاح کا مذاق اڑانے والے جتنے بھی ہیں اے اللہ! انہیں ایمان کی دولت سے نواز اگر ان کی قسمت میں ہدایت نہیں تو انہیں نیست و نابود کر' انہیں نشان عبرت بنا' اے اللہ! ہم ٹوٹے پھوٹے مسلمانوں کو صرف زبان کے بول پر اے اللہ! ہماری مغفرت فرما' ہمارے دلوں میں دینی حمیت کو زندہ فرما' ہمارے ضمیر کو زندہ فرما' محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک سنت پر جان نچھاور کرنے والا بنا' مال نچھاور کرنے والا بنا' اولاد نچھاور کرنے والا بنا۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

نکاح کے خلاف منفی پروپیگنڈے کا جواب

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ..... خلافِ شریعت سوچ اور اہلِ مغرب کی مہربانی۔
- ..... اسلامی اور کفریہ مقاصد میں فرق۔
- ..... حیاء اور ایمان کا تلازم۔
- ..... نکاح کے خوبصورت نتائج۔
- ..... حیا اور پاکدامنی کا انعام۔
- ..... باطل کی بھیانک سازش۔
- ..... عورت کے بارے میں اسلام کا مزاج۔
- ..... عیسائیت کے لیے دعوتِ فکر۔
- ..... موجودہ دور میں درپیش چیلنجز۔
- ..... اولاد کی تربیت کے لیے احتیاطی پہلو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ

﴿سورۃ النساء: ۳﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر
اللہ اللہ موت کس نے مسیحا کر دیا
جس کی حکمت نے یتیموں کو دیا در یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولیٰ کر دیا
خود جو نہ تھے راہ پر وہ اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا
کل جو بے پردہ آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر غیرت قومی سے زمیں میں گڑ گیا
پوچھا ان سے تمہارا پردہ کیا ہوا
کہنے لگیں عقل پر مردوں کے پڑ گیا

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی سورہ النساء کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

بحیثیت عالم میری ذمہ داری

ایک عالم ہونے کی حیثیت سے یہ ہمارا فرض منصبی ہے کہ حالات حاضرہ

کے فتنوں سے اور اغیار کی سازشوں سے آپ کو آگاہ کیا جائے اور قرآن و حدیث کے ذریعے سے ان فتنوں کی سرکوبی کا جو راستہ ہے وہ بھی بتایا جائے۔

خلاف شریعت سوچ

چونکہ ملالہ یوسف زئی نے ایک برطانوی نیشنل میگزین کو ایک انٹرویو دیا جس میں بہت سی باتیں خلاف شریعت حیا باختہ کیں جو کہ مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب بنیں ایک جملہ اس نے کہا کہ کسی کو Life Partners بنانے کے لیے جیون کا ساتھی بنانے کے لیے نکاح کی اور نکاح نامہ پر دستخط کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ایک معاہدے کی ایک دستخط کی کیا ضرورت ہے بغیر اس معاہدے کے بھی کسی کو Life Partner بنایا جاسکتا ہے۔

اہل مغرب کی مہربانی کی وجہ

اتنی بات سمجھ لیں کہ اہل مغرب کسی پر یوں مہربان نہیں ہوتا، مغربی میڈیا ہر ایک کو ہیرو نہیں بناتا، یورپی یونین کسی کو یوں ہی Noble Prize نہیں دیتا اس کے پیچھے ایک سوچ، ایک سازش، ایک پروگرام ہوتا ہے جس کا مومن کو دور اندیشی کی وجہ سے فوراً پتہ چل جاتا ہے اور جس کا ایمان کمزور ہوتا ہے جو فراست ایمانی اور بصارت دینی سے محروم ہوتا ہے اس کو اس سازش کا بہت بعد میں پتہ چلتا ہے۔

اسلامی اور کفریہ مقاصد میں فرق

تو اسلام نے سب سے زیادہ جس Focus کیا ہے وہ حیا ہے اور کفر نے جس کو سب سے زیادہ پھیلانے پر زور دیا ہے وہ بے حیائی ہے۔

حیا اور ایمان کا تلازم

حیا اور ایمان کا تعلق وابستگی اور نسبت اتنی مضبوط ہے حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ قُرِنَا

حیا اور ایمان ساتھی ہیں، لازم وملزوم ہیں، چولی دامن کا ساتھ ہے، جزء لا ینفک ہے، ایک جسم اور ایک جان ہیں، جب ان میں ایک چیز جائے گی تو دوسری چیز خود بخود ختم ہوجائے گی، حیا گئی تو ایمان کا بھی جنازہ نکل گیا۔

بے حیائی کا اثر

اسی لیے آپ ﷺ نے یوں بھی وضاحت فرمائی۔

اِذَا فَاتَكَ الْحَیَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ

جب حیا گئی تو اب جو بھی جی میں آئے کرتا پھرے۔

اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

تو کفر نے سارا زور بے حیائی کے پھیلانے پر لگا دیا۔

ایک یہودی کی تحقیق

میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں ایک یہودی نے آج سے بیس پچیس سال پہلے غالباً 1999 میں ایک آرٹیکل لکھا اس نے لکھا کہ آنے والے وقتوں میں مسلمانوں کو مارنے کے لیے ان پر گولی، میزائل ٹینک، بارود یا ایٹم بم کی ضرورت نہیں رہے گی دو چیزیں مسلمانوں کے معاشرے میں داخل کر دو مسلمان کی جو دینی حمیت ہے، غیرت ایمانی ہے اس کا جنازہ اٹھ جائے گا ایک

چیز شہوات اور دوسری چیز شبہات آج میں شہوات پر بات کرتا ہوں کہ خواہشات نفسانیہ کو ابھارنا، غلط خیالات کو پروان چڑھانا، اس کے دل کو گناہوں کا Prodector بنانا۔

نکاح کے خوب صورت نتائج

اور فحاشی اور عریانیت ختم ہوتی ہے نکاح سے اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ

نکاح میری سنت ہے۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جوانوں کی جماعت میں آپ ﷺ کا تشریف لے جا کر یوں فرمانا:

یَامَعْشَرَ الشَّبَابِ.....اے نوجوانو!

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ

جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے، وہ شادی کرے۔

فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْسَنُ لِلْفَرْجِ

یہ نظر کو جھکاتا ہے، شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے۔

نظریں جھکیں گی تو شرم گاہ محفوظ ہوگی اور نظر جھکانے کے لیے نکاح ہے، قرآن کریم میں اللہ نے مذکر کے صیغے بتائے لیکن مراد عورتیں بھی ہیں۔

نظر کی حفاظت کا حکم

لیکن جب نظریں جھکانے کا نمبر آیا تو قرآن نے مردوں کے لیے الگ صیغہ

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ﴿سورۂ توبہ: ۳۰﴾

عورتوں کے لیے الگ صیغہ۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ﴿سورۂ توبہ: ۳۱﴾

ذکر کیا:

اے نبی! مومن مردوں سے بھی کہو نگاہیں نیچی رکھیں اور مومن عورتوں سے بھی کہو کہ نگاہیں نیچی رکھیں جس طرح مرد کو غیر محرم عورت کو دیکھنا گناہ ہے اسی طرح عورت کا غیر محرم مرد کو دیکھنا بھی گناہ ہے، آقا ﷺ کی خدمت میں دو ازواج مطہرات تشریف فرما ہیں عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے ان ازواج سے فرمایا اندر چلی جاؤ وہ دونوں کہنے لگیں

اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى

وہ تو نابینا ہیں ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم دونوں بھی اندھی ہو۔

شیطان کا بھائی اور بہن

تو نکاح بغیر کسی عذر، بغیر کسی مجبوری کے طاقت رکھنے کے باوجود، نان نفقہ پر قادر ہونے کے باوجود نکاح نہ کرنے والا شیطان کا بھائی ہے تو جو عورت، لڑکی یہ کہے کہ نکاح کرنا بھی نہیں اور لوگوں کو بھی نہیں کروانا تو وہ شیطان کی بہن نہیں ہوگی تو اور کیا ہوگی؟ وہ تو شیطان کی آپا ہوگی۔

نکاح کی ضرورت کیوں؟

ہم یہ کہتے ہیں ساتھ رہنے کے لیے نکاح اس لیے ضروری ہے کہ یہ انبیاء

علیہم کی سنت ہے، نکاح اس لیے ضروری ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، نکاح اس لیے ضروری ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے، نکاح اس لیے ضروری ہے کہ انسان اور جانوروں میں فرق یہ ہے کہ جانور بغیر نکاح اور Contact کے ساتھ رہ کر بچے پیدا کرتے ہیں جبکہ مسلمان نکاح کے مسنون بندھن میں بندھ کر اپنی اولاد کو بڑھاتا ہے۔

حیا اور پاک دامنی کا انعام

اور اسلام نے اس حیا کی اہمیت کو یوں بتایا کہ حضرت مریم علیہاالسلام نے حیا اور پاک دامنی اختیار کی تو اللہ نے انعام میں عیسیٰ علیہ السلام دے دیئے جنہوں نے ماں کی گود میں اللہ کی وحدانیت کو بیان کیا:

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۫ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ (سورۂ مریم: ۳۰ تا ۳۳)

اسی حیا کی برکت سے اللہ نے یوسف علیہ السلام کو بادشاہت عطا کی اور بھائیوں کو ان کے ماتحت کر دیا، اسی حیا کی برکت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں نبی کی دو بیٹیاں آئیں جس سے عثمان ذوالنورین بن گیا اسی حیا کی نسبت سے جب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ کا دامن پکڑ کر اللہ سے دعا کی اللہ نے بارش برسائی قحط سالی کو ختم کر دیا۔

بے حیائی کا انجام

اور بے حیائی سے معاشرے تباہ ہوتے ہیں قتل و غارت گری عام ہوجاتی

ہے اللہ دشمن کو تم پر مسلط کر دیتا ہے۔

باطل کی بھیانک سازشیں

تو یہ جو شہوات ہیں، اِن کو مسلمانوں میں داخل کر دیا گیا ٹی وی کے ذریعے سے ڈراموں کے ذریعے سے، فلموں کے ذریعے سے، میوزک کے ذریعے سے، تصاویر اور بینافلیکس کے ذریعے، سے ماچس کا اشتہار بھی لڑکی ناچ ناچ کر دکھائے گی، کھانے کی چیزوں کا اشتہار لڑکی تھرا کر دکھاتی ہے، اسکول کے ریسپشن پر لڑکی، ہسپتال کے کاؤنٹر پر لڑکی، آفس کے کاؤنٹر پر لڑکی، شاپنگ مال کے کاؤنٹر پر لڑکی، بس کے اندر آپ کو سرف کرنے والے لڑکی، جہاز کے اندر ائیر ہوسٹس لڑکی، بائیکیا اور کریم چلانے والی لڑکی۔

باطل کا دوغلا پن

اور دوسری طرف دوغلا پن دیکھیے کہ مارچ میں نعرے لگائے جاتے ہیں، اپنا کھانا خود گرم کرلو ہم تمہاری خدمت نہیں کر سکتیں، اپنے گھر میں اپنے باپ، بیٹے، بھائی شوہر کو کھانا گرم کر کے سرف کرنا غلامی ہے اور جہاز میں غیر مردوں کو سرف کرنا آزادی ہے، اپنے سسر اپنی ساس اپنے شوہر کے پاؤں دبانا غلامی ہے اور ہسپتال میں نرسنگ بن کر غیر مردوں کی خدمت کرنا آزادی ہے یعنی آپ دوغلا پن تو دیکھئے، دورخی تو دیکھئے، آپ جہالت کی انتہا تو دیکھئے، آپ غیرت کا جنازہ نکلتے ہوئے تو دیکھیں اکبر الہ آبادی نے کہا تھا۔

کل جو بے پردہ آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر غیرت قومی سے زمیں میں گڑ گیا

پوچھا ان سے تمہارا پردہ کیا ہوا
کہنے لگیں عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

صحابیات رضی اللہ عنہن کے لیے بھی پردے کا حکم

صحابیات مسجد آرہی ہیں اور رات کے اندھیرے میں اس وقت مسجد میں عورتیں آکر نماز پڑھتی تھیں کون آرہی ہیں؟ صحابیات، امت کی بہترین عورتیں، کہاں آرہی تھیں؟ مسجد میں اور کس لیے آرہی تھیں؟ نماز کے لیے اور کس وقت آرہی تھیں؟ اندھیروں میں۔ راستہ تنگ تھا مرد بھی چل رہے تھے تو عورتوں کو حکم دیا گیا تم کنارے پر لگ کر چلو پھر عورتیں دیواروں پر ایسی لگیں کہ ان کو دوپٹے دیوار کے کناریوں سے رگڑ کھانے لگے ادھر تو یہ حکم تھا۔

موجودہ دور کی بے پردگی

اور آج تو بے پردہ ہے وہ بھی بازار اور شاپنگ مال جانے کے لیے کھلے بالوں کے ساتھ خوشبو لگا کر تنگ اور باریک کپڑے پہن کر ہنستے اور مسکراتے ہوئے بناؤ سنگھار کر کے عورت روڈ کے بیچ میں چلتی ہے اور کہا کہ عورت کو آزادی مل گئی تو یہ جو میں نے کہا اہل مغرب جس کو ہیرو بنائیں اور برطانوی میگزین کے سرورق پر جس کی تصویر لگائیں وہ ایسے ہی تو نہیں ہوگا اور برطانوی اس پر فخر بھی کرتے ہیں۔

عورت کے بارے میں اسلام کا مزاج

اسلام کہتا ہے کہ عورت کا فخر پردہ ہے عورت کی مان اپنے آپ کو چھپانا ہے عورت نماز مسجد میں پڑھے گی یا گھر میں؟ گھر میں، گھر کے صحن میں پڑھے

یا کمرے میں؟ کمرے میں، عام کمرے میں پڑھے یا کمرے کے تاریک گوشے میں؟ تاریک گوشے میں، یہ مسلمان عورت کا فخر ہے، برطانوی میگزین کے سرورق کا ٹائٹل اور تصویر کا چھپ جانا فخر نہیں ہے بے غیرتی ہے، اگر مسلمان ہے تو؟ اگر مسلمانوں والی سوچ ہے تو؟ اگر ہماری آئیڈیل امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، اگر ہماری آئیڈیل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اگر ہماری آئیڈیل حضرت مریم علیہا السلام ہیں۔

عیسائیت کے لیے دعوت فکر

عیسائیت کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ آپ اپنے کو حضرت مریم علیہا السلام کے Followers کہتے ہو بی بی مریم علیہا السلام کی پاک دامنی کا لیول دیکھئے۔

پاکیزہ افراد کے لیے بھی حد بندی

اسی لیے قرآن کریم میں صحابیات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر ہے اس امت کے بہترین لوگ ہیں جن کی قسمت پر فرشتوں نے رشک کیا جن کے فضائل سن کر پچھلی امتیں بھی عش عش کر اٹھیں، ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم ہے کہ جب تمہیں نبی کی بیویوں سے جو امت کی بہترین عورتیں ہیں اور رشتے میں تمہاری مائیں ہیں ان سے کچھ مانگنا پڑے۔

فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ﴿سورۂ احزاب:۵۳﴾

پردے کے پیچھے سے مانگنا۔

اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ ﴿سورۂ احزاب:۵۳﴾

یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کی نشانی ہے۔

غلط نظریہ اور اس کا جواب

اور آج کہتے ہیں کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے دل صاف ہونا چاہیے اس سے گندہ دل کسی کا نہیں جو یہ بات کرتا ہے پردہ تو دل کا ہونا چاہئے بس دل صاف ہونا چاہئے نیت صاف ہونی چاہئے جس کی نیت صاف ہو جس کا دل صاف ہو وہ یہ جملہ نہیں کہے گا کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے یہ ظاہری پردے سے کیا ہوتا ہے؟

زنا اور اسباب زنا پر پابندی

بہرحال اسلام نے نکاح کا حکم بھی دیا ہے اور فحاشی عریانیت کو ختم کرنے کا حکم بھی دیا ہے، زنا کے دروازے کو یوں بند کیا کہ زنا کرنا بھی نہیں۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا

زنا کے قریب بھی نہیں جانا

وہ اسباب وہ عوامل وہ Fector جو زنا کا سبب بن سکتے ہیں وہ بھی نہیں کرنے، فرمایا پہلا درجہ یہ ہے کہ عورت کا اصل پردہ یہ ہے کہ وہ گھر ہی میں رہے گھر سے نکلے ہی نہیں۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ

دوسرا درجہ یہ ہے کہ اگر مجبوری میں نکلنا ہے۔

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ

بناؤ سنگھار کر کے خوشبو لگا کر باریک اور تنگ کپڑے پہن کر نہ نکلے۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ ساتھ میں محرم ہو اکیلی نہ نکلے۔ چوتھا درجہ یہ ہے کہ

کسی غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے پانچواں درجہ یہ ہے کہ اپنی نگاہوں کو بھی اپنے قابو میں رکھے۔

موجودہ دور میں درپیش چیلنجز

ان تمام چیزوں کو روندتے ہوئے آج ہماری اقدار کو چیلنج کیا جارہا ہے، ہماری اقدار کا جنازہ نکالا جارہا ہے، یہ یورپ والے خود پریشان ہیں کہ دو ہزار سال میں چونسٹھ فیصد خواتین کا، یورپین عورتوں کا امریکا کے معاشرے میں قتل ہو اور دو ہزار نو میں تیس ہزار خواتین بغیر شادی کے Pragncnt ہوئیں، حاملہ ہوئیں، انہیں نوکریوں سے فارغ کیا گیا، تینشل کرائم کے قانون بنتے ہیں، امریکا میں 2008 میں پانچ لاکھ باون ہزار جنسی جرائم رپورٹ ہوئے۔

آزاد معاشرے پر بھی حق واضح ہو رہا ہے

وہ معاشرہ جس میں عورت کو Super Power Women کہا جاتا ہے کہ عورت طاقتور ہے وہ گندا معاشرہ ہے Animal lovers عورت کو پبلک پراپرٹی کے طور پر ہر ایک استعمال کرتا ہے مرد مرد سے شادی کرتا ہے جنسی قانون کو آپ کا لیگل قانون دیا جاتا ہے، وہ معاشرہ آج اسلام کے احکام پر اعتراض کرتا ہے ان کو بھی پتا چل گیا کہ یہ جو ہم نے بہت آزادی دی، یہ جو ہم نے سارے قانون توڑ دیے اس سے ہمارا معاشرہ تباہ ہو رہا ہے انہوں نے بھی لکھنا شروع کیا کہ اب عورتوں کو بھی ایک Cover میں رکھو، کچھ Limit میں لاؤ کچھ حدود اور قیود رکھو ورنہ یہ ماں بیٹی بہن سارے رشتوں کا تقدس پامال ہو رہا ہے ان کا چین اور سکون غارت ہو گیا، شوہر بیوی سے نہیں پوچھ سکتا بیوی شوہر سے کوئی بات پوچھ نہیں سکتی، باپ اپنی بیٹی کو روک نہیں سکتا بھائی

اپنی بہن سے سوال نہیں کرسکتا وہ تو دوبارہ پیچھے جارہے ہیں۔

نقاب اتر گیا

اور کچھ لبرل اور بے غیرت دوبارہ ان کی اقتدا میں آگے جارہے ہیں، خدا کے بندوں کو کچھ تو شرم کرنی چاہیے ایک مسلم معاشرہ کو تباہ کیا جارہا ہے، ایک نقاب تو ملالہ یوسف کا اسی وقت اتر گیا تھا پھر یورپ نے اس کو پناہ دی یہ چہرے کا نقاب تو اسی دن اتر گیا تھا اور دوسرا آج اتر گیا تو نکاح سے روک رہی ہے اور حیا کے خلاف باتیں کررہی ہے اسلامی احکامات کا مذاق اڑارہی ہے، اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے وہ ساری حدیں کراس کررہی ہے آج دوسرا نقاب بھی اتر گیا اپنی اولاد کو ان کے ہاتھوں میں جانے سے بچانا آپ پر فرض اور لازم ہے۔

اولاد کی تربیت کے لیے احتیاطی پہلو

میں اکثر یہ کہا کرتا ہوں ایسے اسکولوں کا انتخاب کرو جس کے ٹیچر اور پرنسپل اور اس کے ماسٹر مائینڈ اور اس کے اینکر اسلامی سوچ اور اسلامی اقتدار کے حامل ہوں، اس ادارے کا ماحول اسلامی ہو،اپنے بچوں کے کھیل کود اور عادات پر نظر رکھیں، ان کی اور سوسائٹی اور ان کے ماحول پر نظر رکھیں، اپنی اولادوں کو مدرسہ میں بھیجیں قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں،حافظ بنائیں، پھر عالم بنائیں پھر عالم کے شارٹ کورس ہیں وہ کرائیں، درس قرآن کی مجلس میں بٹھائیں بیانات میں بٹھائیں، خانقاہوں میں بھیجیں تبلیغ میں بھیجیں، اور علماء کے ساتھ ان کو جوڑیں ورنہ آپ کی اور ہماری اولاد ہماری نہیں رہے گی، گود میں ہماری ہوگی، گھر میں ہمارے ہوگی، کمرے میں ہمارے ہوگی لیکن ذہن ان کا

ہائی جیک ہو گیا ہوگا اور پھر اس کے بارے میں ہم سے پوچھ ہوگی۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

تم میں سے ہر آدمی نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

بے دینی کو سپورٹ کیا جارہا ہے

اس بیان ہی کی وجہ سے اتنے بڑے فیشن میگزین میں اس کا انٹرویو چھپنا پھر صرف انٹرویو نہیں اس کے انٹرویو لیے پھر اپنے ادارے کے لیے اس کو فخر سمجھنا پھر صرف اس پر بس نہیں اس کے سرورق اور ٹائٹل پر اس کی تصویر لگانا پھر اتنا ہی نہیں اس پر لکھا گیا ہے سروائزر لیواٹ اور اتنے بڑے بڑے القابات اس کو کیوں دیئے جارہے ہیں کہ یہ اسلام کے خلاف زہر اگل رہی ہے یہ اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کررہی ہے، یہ حیاء کی چادر کو کھینچنے کی ناکام کوشش کررہی ہے یہ مسلمان کے دل سے اس کے آقا ﷺ اور اس کے محبوب کی سنتوں کو کم کرنے کی کوشش کررہی ہے لیکن۔

دین دشمن افراد کا تعاقب جاری رہے گا

یہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوگی ایسے مغرب کے ایجنڈوں کو شیطان کے چیلوں کو مسلمانوں نے کل بھی پہچانا تھا آج بھی پہچانا ہے اور انشاء اللہ مستقبل میں بھی پہچانیں گے علماء ان کا تعاقب جاری رکھیں گے یہ اسلامی ملک ہے اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آنے والا ملک ہے، پاکستان کا مطلب کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ یہ نعرہ لگانے والوں کا ملک ہے 27 رمضان مقدس مہینے میں یہ اللہ کی

طرف سے ملنے والی نعمت کا نام ہے اس ملک میں انشاء اللہ اسلامی اقتدار پروان چڑھے گا اور اسلام کا نظام غالب آئے گا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینی حمیت، غیرت، ایمانی حیاء اور جذبہ شجاعت نصیب فرمائیں۔ اللہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

شریعت کے مطابق نکاح کی اہمیت اور فضیلت

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....شریعت کی نظر میں نکاح کی طاقت رکھنے کا مطلب۔
- .....نکاح.....حفاظتِ ایمان اور پاکدامنی کا ذریعہ۔
- .....اغیار کی کوشش اور سازش۔
- .....شادی کے سلسلے میں ہماری کوتاہیاں۔
- .....شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد صاحب کا تقویٰ۔
- .....نکاح میں کن اُمور کی رعایت ضروری ہے؟
- .....ولیمہ کا مسنون طریقہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۔ ﴿سورۂ رعد: ۳۸﴾

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ﴿سورۂ نساء: ۳﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَآئَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ○ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثنا گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یا رب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شئے نہیں میری۔

واجب الاحترام، عزیزانِ گرامی!

آپ کہ سامنے قرآنِ کریم، فُرقانِ مجید کی چند آیات کریمہ تلاوت کیں اور سرکارِ دو عالم، تاجدارِ مدینہ، محمدِ مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی حدیثِ مبارکہ پیش کی۔

انگریزی اور عیسوی کلینڈر کے مطابق ۲۰۲۱ کا سال شروع ہو چکا ہے گزشتہ سال میں بہت سی اللہ کی نافرمانیاں ہوئیں، بہت سے گناہ سرزد ہوئے، بہت سی سنتوں کو ہم چھوڑ بیٹھے اس کی تلافی کے لیے اس سال میں ہم نیکیوں کا ارادہ کریں۔

معاشرے کی بُرائیاں

معاشرے کے اندر بہت سی برائیاں ہیں جس سے معاشرہ بے چینی، بے سکونی، تذبذب، اضطراب میں مبتلا ہے، ایک بہت بڑی بیماری، ایک بہت بڑا گناہ سنت نکاح نہ کرنا، نکاح میں تاخیر کرنا، نکاح میں شریعت کی اتباع نہ کرنا،

غیروں کے طریقے پر نکاح کرنا، یہ ایک بہت بڑی بیماری ہے۔

نکاح ایمان کی حفاظت کا ذریعہ

قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء بھیجے، رسول بھیجے تو ان سب نے اس سنت کو اپنایا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۔

﴿سورۂ رعد:۳۸﴾

اور تحقیق ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے اور ان کی بیویاں بھی تھیں، اولادیں بھی تھیں اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ یہ نکاح تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے، ایک جگہ یوں بھی آیا کہ چار چیزیں انبیاء کی سنت اور ان کا طریقہ ہیں اس میں سے ایک نکاح ہے، سنت کے مطابق نکاح ،شریعت کے مطابق نکاح، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے شادی کرلی اس نے آدھا ایمان مکمل کرلیا، آدھا دین مکمل کرلیا

فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ

وہ بقیہ آدھے دین میں اللہ سے ڈرے۔

شریعت کی نظر میں نکاح کی طاقت کا مطلب

ایک موقعہ پر آپ ﷺ صحابہ کی جوانوں کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ

اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو شادی کی طاقت رکھتا ہے، شادی

کی طاقت کا کیا مطلب کہ اس کے پاس کروڑوں روپے ہوں، اس کی ایک لاکھ سے زائد آمدن ہو، اس کی ڈیفنس میں بھی کوٹھی ہو، اس کے پاس کوئی Luxry گاڑی ہو، اس کے پاس ولیمے، فرنیچر، ہال، زیورات، لباس کے لیے لاکھوں روپے ہوں؟ نہیں! جو نکاح کی طاقت رکھے وہ (Physicaly Fit) ہو، عورت کے حقوق زوجیت کے اداء کرنے پر قادر ہو، ہاتھ پاؤں اس کے سلامت ہوں، دو وقت کی روٹی کما سکتا ہو، اپنی گھر والی کے لیے ایک سائبان اور سر چھپانے کے لیے ایک چھت فراہم کر سکتا ہو، ضرورت کے دو چار جوڑے اس کے پاس ہوں، نان ونفقہ اور رہائش دینے پر طاقت رکھتا ہو۔

نکاح عفت و پاکدامنی کا ذریعہ

فَلْيَتَزَوَّجْ

تو اس کو چاہیے کہ وہ نکاح کرے، وہ شادی کرے وہ شادی کے بندھن میں اپنے آپ کو باندھ لے۔

فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ..... یہ نظریں جھکاتا ہے،

وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ..... شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے۔

اب یہ نظر کا نہ جھکانا ساری روحانی بیماریوں کی جڑ ہے، سارے خیالات اور انتشار کے دروازے بند ہوگئے، سارے وسوسے اور توہمات اور گندی چیزیں Block کردی گئیں، ایک نکتہ یہ ہے کہ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ نظر جھک جائے۔

لب بند چشم بند گوش بند
گر زبینی سر حق برما بخند

ہونٹوں کو تالا لگ جائے یہ غلط نہ بولیں، یہ بے وقت نہ بولیں، یہ

بے ضرورت نہ بولیں، یہ سخت نہ بولیں، آنکھ بند ہوجائے یہ غلط نہ دیکھے، بے وقت نہ دیکھے، بلا ضرورت نہ دیکھے، اور کان بند ہوجائیں، یہ غلط نہ سنیں فرمایا یہ تین دروازے تم بند کرلو اس کائنات کی حقیقت اگر تم پر آشکارہ نہ ہوئی تو میرا مذاق اڑانا، اور اگر یہ تین دروازے بند نہ کیئے ساری دنیا کے پیروں سے آپ بیعت ہوجائیں، ساری دنیا کے مرشدوں کی آپ جوتیاں سیدھی کرنے لگ جائیں، سارا دن اور ساری رات آپ مسجد میں، مدرسے میں، خانقاہ اور تبلیغ میں لگائیں، سارا دن آپ دینی کتابوں کا مطالعہ کریں، ذکر میں لگ جائیں، فکر میں لگ جائیں، بیان کرنے لگیں، بیان سننے لگیں لیکن اگر یہ تین دروازے بند نہ ہوئے تو ساری دنیا کے پیر ملکر بھی آپ کو ولی نہیں بنا سکتے، یہ معمولی بات نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات میں، ہر لفظ میں حکمتوں کے سمندر پوشیدہ ہیں، ''دریا بکوزہ'' کہتے ہیں، کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیا رسول اللہ ﷺ کو جو خصوصیات دی گئیں وہ کسی اور نبی کو نہیں ملیں ان میں سے پہلی خصوصیت

أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

مجھے جوامع الکلم دیئے گئے، مختصر پُر اثر بات کا ملکہ دیا گیا، دو جملوں میں بہت سے راز سمیٹ دیئے گئے، حکمتیں اور بہترین جہات جو تھیں اُن کو جمع کر دیا گیا۔

حفاظت نظر کا عظیم انعام

تو فرمایا جو نکاح کی، شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے، اس لیے کہ نکاح کرنا نظر کو جھکاتا ہے اور نظر جھک گئی تو کام بن گیا، بدنظری یہ شیطان

کے تیروں میں سے ایک تیر ہے

مَن تَرَکَهَا مَخَافَتِی اَبْدَلْتُهٗ اِیْمَانًا یَّجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِی قَلْبِهٖ

جس نے اپنی نظر کو اللہ کے خوف سے جھکایا، اللہ کے خوف سے نیچے کیا فرمایا بدلے میں اس کو ایسا ایمان دوں گا کہ اس کی حلاوت یہ دل میں محسوس کرے گا۔

ہماری بدقسمتی

آج بدقسمتی یہ ہے کہ مسجد آنے کو دل ہی نہیں چاہتا، آجائیں تو جم کر بیٹھنے کو جی ہی نہیں چاہتا، جم کر بیٹھ جائیں تو خیالات سے چھٹکارا ہی نہیں ملتا، کھڑے مسجد میں ہیں، نماز کی حالت میں ہیں لیکن دل کہیں اور ہے، ذہن میں کچھ اور چل رہا ہے۔

تو جو سر بسجود ہوا کبھی
تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا
تجھے کیا ملے گا نماز میں

یہ ایک نکتہ ہے کہ نکاح نظر کو جھکاتا ہے، نماز پڑھنے کا دل نہیں کرتا، مسجد آنے کی توفیق نہیں ملتی، مسجد میں دل بے قرار ہوتا ہے، تلاوت کی توفیق نہیں ملتی، تھوڑا سا پڑھتے ہیں، پھر آتے ہیں، بے چینی ہوتی ہے، رات کو نیند نہیں آتی، دعا مانگنے کا وقت نہیں ملتا، وقت ملے تو دل نہیں کرتا، دل کرے تو Consantration اور استحضار نہیں ہوتا، ہم مانگ بھی لیں تو دعا قبول نہیں ہوتی ساری چیزوں کی بنیاد آپ دیکھیں نظر قابو میں نہیں، اسی لیے فرمایا کہ نکاح

کرو یہ نظر کو جھکائے گا وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ اور شرم گاہ کی حفاظت کرے گا نظر جھکے گی تو شرم گاہ محفوظ ہوگی۔

اغیار کی کوشش

آج ان احادیث پر میں نے اور آپ نے اتنا غور نہیں کیا اتنی Research نہیں کی، اتنا اس کو Study نہیں کیا، جتنا اغیار نے کیا ہے اسی لیے I.M.F اور World Benk اور یورپی یونین جب آپ سے کوئی معاہدہ کرتے ہیں تو اس میں کچھ ایسی چیزیں بھی شامل ہوتی ہیں کہ آپ اس کے بدلے میں اتنے سینما بناؤ گے، آپ اس کے بدلے میں Mix Gethringاور Education system مرد اور عورت کا مخلوط نظام تعلیم اپنے ملک میں رائج کروگے، آپ اپنے ٹی وی میں لڑکیوں کے بے حیائی والے Ads اشتہار چلاؤ گے، آپ اس طرح کے لباس کو Promot یعنی بڑھاوا دو گے، یہ با قاعدہ معاہدے ہوتے ہیں ان کو پتہ ہے کہ یہ ایک بدنظری کی بیماری ان میں داخل کردو ان کا ایمان ،ان کا تقویٰ ان کی لِلّٰہیت ساری چیزیں چلی جائیں گی۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جو مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے۔

اَضْمَنْتُ لَهُ الْجَنَّةَ

میں اسے جنت کی زمانت دیتا ہوں، ایک جو دو جبڑوں کے بیچ میں ہے زبان، اور دوسری جو دو رانوں کے بیچ میں ہے شرمگاہ ،اب شرم گاہ کی حفاظت کا مدار ہے شادی پر، اس شادی پر جس کی شریعت نے ترغیب دی، اس شادی پر جس کو شریعت نے آسان کیا، سستا کیا عام کیا۔

آج ہم نے شادی کو مشکل بنا دیا

ہم نے الٹ کر دیا، پہلے تو لڑکے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جی پہلے تو یہ Master ماسٹر کر لے تو شادی کریں گے، ماسٹر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ کوئی اچھی سی Job نوکری مل جائے تو شادی کریں گے، نوکری ملنے کے بعد کہتے ہیں ذرا گھر کی کوئی ترتیب بن جائے، گھر کے بعد کہتے ہیں گاڑی بھی ضروری ہے، گاڑی کے بعد کہتے ہیں کہ شادی کے لیے بھی پندرہ بیس لاکھ روپے ہوں، میں غریبوں کی شادی کی بات کر رہا ہوں پندرہ بیس لاکھ ہونا بھی ضروری ہیں۔

شادی کرنے کی بہترین عمر

اس سارے Process میں اس کی عمر ہوجاتی ہے تیس سال اور جو Teen ager شہوت کے عروج کا زمانہ ہے، جس میں ہر طرف سے شیطان Attack حملے کرتا ہے، وہ عمر چودہ، پندرہ سال سے شروع ہوتی ہے اور چھبیس، ستائیس سال تک رہتی ہے، جس میں زیادہ ضرورت تھی نکاح کی اور شادی کی، وہ ہماری Dgree اور Job مکان اور خرافات کی نظر ہو گئی، اس پندرہ بیس سال میں اس نے جی بھر کے گناہ کیے۔

لڑکی کی شادی میں ہم کیا غلطی کرتے ہیں؟

دوسری طرف لڑکیوں کا بھی یہ حال ہے، بیٹی کا رشتہ آجاتا ہے، کہتے ہیں ابھی تو یہ بچی ہے، یہ ساری چیزیں ہمیں اپنی آنکھوں سے نظر آرہی ہیں، ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، یہ کیا ہورہا ہے، معاشرہ کدھر جارہا ہے، پھر بھی

آنکھوں پر پٹی ہے، دل پہ پردہ ہے، اور دماغ پر تالا ہے، اس لیے کہتے ہیں کہ ابھی تو یہ بچی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب وہ تیار ہو جائے، لڑکا لڑکی جب وہ بالغ ہو جائیں۔ فقہ کے مطابق لڑکا بالغ ہوتا ہے، چودہ، پندرہ سال میں اور لڑکی بالغ ہوتی ہے تیرہ سال میں، اور موسموں کی وجہ سے بعض جگہ بچے جلدی بالغ ہوتے ہیں اور آج میڈیا کا زمانہ ہے، فحاشی اور عریانیت کا زمانہ ہے، اب زیادہ جلدی بالغ ہوتے ہیں، پاکستانی قانون کے مطابق بھی اٹھارہ سال میں شناختی کارڈ بنتا ہے، اور کم از کم پاکستانی قانون کو دیکھا جائے تو بھی اٹھارہ، انیس سال میں شادیاں کی جائیں، گناہ ختم ہوں گے، زنا کم ہوں گے، نکاح کی تعداد بڑھے گی، آج نکاح کی تعداد کم ہے اور زنا کی تعداد زیادہ ہے کیوں کہ ہم نے نکاح کو مشکل بنا دیا، بھئی! غریب آدمی تو شادی کے بارے میں سو بار سوچتا ہے کیسے کروں گا، جب رشتہ آتا ہے تو پہلے تو کہتا ہے کہ ابھی تو بچی کی عمر ہی کیا ہے، پھر جب عمر ہو جاتی ہے تو کہتا ہے لڑکے کا گھر اپنا ہے یا کرایہ کا ہے؟ پھر دوسرا سوال گھر اپنا ہے تو گاڑی ہے یا نہیں؟ گاڑی ہے تو لڑکے نے M.B.A کیا ہوا ہے یا نہیں، M.B.A کیا ہوا ہے تو نوکری اس کی مستقل ہے یا نہیں؟ نوکری مستقل ہے تو آمدن اور کمائی کتنی ہے، کمائی اتنی ہے تو اس کا Gate up کیسا ہے، اس کی ڈاڑھی تو نہیں ہے؟ یعنی پوری کوشش آج کے ماں باپ کی یہ ہے کہ میری لڑکی کی شادی نہ ہو، پورا انتظام یہ کریں گے، اس کی پوری کوشش یہ ہے کہ اس کی شادی نہ کریں میں غلط تو نہیں کہہ رہا؟ اس کا کیا مطلب ہے جو آپ نے Criteria معیار بنایا ہوا ہے اس کو کون Full fill کرے گا اور پھر کہتے ہیں پتہ نہیں ہم سے کون سی غلطی ہو گئی ہے، یہی غلطی ہو گئی، یہی غلطی

کر رہے ہو، جو بار بار دُہرا رہے ہو اسی لیے قرآن پاک اور حدیث پاک میں اس شادی اور نکاح کو اتنا Focus کیا گیا تو فرمایا کہ نکاح کرو یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور فرمایا جس نے شادی کر لی اس نے آدھا ایمان حاصل کرلیا۔

فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي

بقیہ آدھے ایمان میں وہ اللہ سے ڈرے۔

میں اکثر یہ مثال دیتا ہوں کہ ہم نے شادی کو مشکل بنادیا، مہنگا بنادیا اور اس کے دروازے بند کر دیئے اور زنا آسان بنادیا، دس منٹ کی خلوت اور تنہائی چاہیے اور زنا ہو جائے گا اور شادی کرنی ہے تو کیا ہوگا یہ یہ چیزیں ہوں گی، اب وہ بے چارہ ہر سال حج بھی کر رہا ہے، عمرہ پر بھی جا رہا ہے، تبلیغ میں بھی پھر رہا ہے، خانقاہوں کے چکر بھی لگا رہا ہے، مسجدیں بھی بنا رہا ہے، مدرسے بھی بنا رہا ہے، کنویں بھی کھدوا رہا ہے، ہسپتال بھی بنا رہا ہے، راشن بھی تقسیم کر رہا ہے اور خیر کے بہت سارے کام یہ کر رہا ہے لیکن اپنے گھر کے اندر چراغ تلے اندھیرا ہے اسی لیے اس نکاح کے عمل کو عام اور آسان اور سستا کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔

ایسے بھی شادی ہوتی ہے

سعید ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ تابعی گزرے ہیں، اللہ کے ولی تھے، ان کی ایک بیٹی تھی اس زمانے کا جو گورنر تھا، ولی عہد تھا اس نے اپنے بیٹے کے لیے رشتہ بھجوایا لیکن حضرت نے انکار کر دیا، شریعت کے مطابق جوڑ نہیں تھا، ہم تو صرف پیسے کو دیکھتے ہیں، ہم تو صرف کوٹھی کو دیکھتے ہیں، ہم تو صرف گاڑی کو دیکھتے

ہیں، ہم تو صرف ظاہری Status کو دیکھتے ہیں اسی لیے پھر حال اتنا برا ہوتا ہے، انہوں نے انکار کر دیا، ان کا ایک شاگرد تھا وہ غریب سا تھا، روزانہ ان کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا، کافی دن ہو گئے، نہیں آیا کافی دنوں بعد جب آیا تو حضرت نے پوچھا کہ اتنے دن کیوں غیر حاضر رہے؟ کہنے لگا کہ میری بیوی کا انتقال ہو گیا تھا، اس کی تجہیز و تکفین اور تعزیت میں مصروف تھا، جب سبق ختم ہوا وہ جانے لگا تو حضرت نے پوچھا دوسری شادی کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا ارادہ تو ہے۔ پوچھا کوئی انتظام ہے؟ کہا مجھ غریب کو کون لڑکی دے گا؟ حضرت نے کہا کہ تمہارے رشتے اور شادی کا انتظام میں کروں گا، اپنی اس بیٹی کا رشتہ جس کے لیے گورنر کے بیٹے کا رشتہ آیا تھا، اس بیٹی کا نکاح اس غریب طالب علم سے کر دیا، ان لوگوں کے رشتوں سے، اور ان کے جوڑ سے جو اولادیں پیدا ہوتی تھیں وہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بن کر سامنے آتی تھیں، وہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بن کر سامنے آتی تھیں، وہ بشرِ حافی رحمۃ اللہ علیہ بن کر سامنے آتی تھیں، وہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں سامنے آتی تھیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا تقویٰ

ان کے والد کا تذکرہ لکھا ہے کہ ان کے والد جب جوان تھے، راستے سے گزر رہے تھے، نہر کے کنارے پر، اس نہر میں ایک سیب تیر رہا تھا، ان کو بھوک لگی ہوئی تھی، اس سیب کو اٹھایا اور بھوک کی وجہ سے کھالیا پھر دل میں خیال آیا کہ یہ سیب کس کا تھا، میں نے اجازت تو نہیں لی تھی پتہ نہیں یہ میرے لیے جائز بھی تھا یا نہیں، سیب کہاں سے آیا ہوگا اسی کی الٹی رُخ پر جب میں چلوں گا تو اسی باغ میں پہنچوں گا جہاں سے یہ سیب گرا ہوگا۔

چنانچہ جانا آگے تھا لیکن اس سیب کی تحقیق کے لیے واپس پلٹے، کافی دور جا کر ایک باغ نظر آیا، کہا اسی باغ سے سیب گرا ہوگا، باغ کے مالک کو ڈھونڈا اور کہا کہ مجھ سے ایک غلطی ہوگئی تم معاف کردو، ورنہ کل قیامت کے دن میرا کیا بنے گا، اس نے کہا کیا غلطی ہوگئی؟ کہا اس طرح سیب میں نے کھا لیا تھا، اسی باغ سے گرا ہوگا وہ بھی سمجھ گیا کہ یہ معمولی آدمی نہیں، کہا میں تو ویسے معاف نہیں کروں گا جب تک میری ایک شرط نہیں مانو گے کہا: ''کون سی شرط'' کہا: میری ایک لڑکی ہے، آنکھوں سے دیکھا نہیں، کانوں سے سنا نہیں، زبان سے بولی نہیں، ہاتھوں سے پکڑا نہیں، پاؤں سے چلی نہیں اس سے تمہیں شادی کرنی ہوگی تب میں معاف کروں گا۔

اس نے سوچا شادی وہ بھی اس سے جو دیکھتی نہیں، جو سنتی نہیں، جو بولتی نہیں، جو پکڑ نہیں سکتی، جو چل نہیں سکتی یہ تو مشکل کام ہے لیکن یہ شرط نہیں مانوں گا تو کل قیامت کے دن حساب دینا پڑے گا، کہا مجھے شرط منظور ہے۔

نکاح کا انتظام ہوا، نکاح کے بعد رخصتی ہوئی، رخصتی کے بعد یہ گھر گئے دیکھا، خوبصورت، نوجوان لڑکی ہے باہر آگئے کہنے لگے یہ تو وہ لڑکی نہیں ہے جس کا مجھے بتایا گیا تھا کہا یہی وہ لڑکی ہے، ان آنکھوں سے اس نے آج تک غیر محرم کو نہیں دیکھا، ان کانوں سے آج تک غیر محرم کی آواز کو نہیں سنا، اس زبان سے آج تک غیر محرم سے بات نہیں کی، اس کے ہاتھوں پر آج تک غیر محرم کی نظر نہیں پڑی، اسی شادی سے جو اولاد پیدا ہوئی دنیا اسے پیران پیر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سمجھتی ہے۔

وہ بھی مائیں تھیں

وہ مائیں تھیں کہ بچہ پیٹ میں ہے وضو کر کے قرآن پڑھی جارہی ہیں، وہ مائیں تھیں کہ بچے کو وضو کر کے دودھ پلائی جارہی ہیں، وہ مائیں تھیں کہ دودھ پلاتے وقت ان کی زبان پر قرآن کے ترانے جاری ہوا کرتے تھے، اسی لیے اولادیں بھی نیک تھیں، ہم نے اس System نظام کو بالکل الٹا کر دیا اسی لیے اس کو معمولی نہ سمجھیں شادی شریعت کے مطابق کیجیے۔

شادی کی شرائط

سب سے پہلی چیز جو ضروری ہے اس شادی کے اندر وہ" ایجاب اور قبول" ہے کہ لڑکی یا اس کے وکیل کی طرف سے اپنے آپ کو پیش کیا جاتا ہے اور دولہا اس کو قبول کرتا ہے اس Process کو ایجاب اور قبول کہتے ہیں، اس میں خطبہ پڑھنا سنت ہے اور ایجاب و قبول ضروری ہے، کسی کی رضامندی کے بغیر اس سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ

﴿سورۂ نساء:۱۹﴾

حلال نہیں تمہارے لیے کہ زبردستی تم عورتوں سے نکاح کرو۔

اور دوسری چیز دو گواہ بھی ہوں فرمایا وہ عورتیں زنا کرنے والی ہیں جو بغیر گواہ کے نکاح کرتی ہیں لہٰذا دو گواہ بھی ہونا ضروری ہے۔

شادی کرتے وقت والدین سے اجازت ضرور لیں

اور تیسری بات ولی کی اجازت بھی بہتر ہے۔

لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

بالغہ عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے، مگر بہتر نہیں جس ماں باپ نے پالا پوسا، کھلایا پلایا، کھلانے میں خیال رکھا کہ اچھا کھائے، پلانے میں خیال رکھا کہا اچھا پیے، پہنانے میں خیال رکھا اچھا پہنے، تعلیم میں خیال رکھا اچھی تعلیم دی جائے، سواری میں خیال رکھا اچھی سواری دی جائے، ماحول میں خیال رکھا اچھا ماحول دیا جائے، وہ آپ کے لیے زیادہ اچھا سوچتے اور سمجھتے ہوں گے لیکن اگر کوئی عورت ولی کی اجازت کے بغیر بھی نکاح کر لے اور وہ بالغہ ہے تو شریعت میں گنجائش ہے۔

نکاح کی تقریب مسجد میں منعقد کریں

اسی طرح حدیث میں آیا کہ نکاح کو مسجد میں کرو، نکاح کو ظاہر کرو، چھپاؤ نہیں، نکاح اور زنا میں فرق یہ ہے کہ زنا چھپ کر ہوتا ہے اور نکاح کھلے عام ہوتا ہے۔

اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ

اس نکاح کا اعلان کرو اور اسے مسجد میں رکھو یہ حکم ہے، ہم ہال میں رکھتے ہیں، آج کل تو کرونا ہے، عام حالات کی بات ہے، کسی بھی مولانا صاحب کو کہتے ہیں جی نکاح ہے اور ہال میں ہے، مولانا صاحب کہتے ہیں کہ جی دیر ہو جائے گی، نہیں نہیں جی ہم Time کے بڑے پکے ہیں، Fix نو بجے نکاح ہوگا، تو مولانا صاحب بھی ان کی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں، سب سے زیادہ جن کو دھوکا دیا جاتا ہے وہ اس زمانے کے امام ہیں، جس کو مقتدی دھوکا دیتے ہیں، ہر آدمی اپنا کام نکالتا ہے، وہ بیچارے امام کو آٹھ بجے لے

کے جاتے ہیں نو بجے وہ پہنچتے ہیں تو ہال خالی ہوتا ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ شاید جنات کا نکاح ہے نظر نہیں آرہے، پھر دس گیارہ بج جاتے ہیں، ادھر لڑکی بیوٹی پارلر میں ہے، اُدھر لڑکا اس سے بڑے بیوٹی پارلر میں ہوتا ہے، لڑکی بیس ہزار روپے دیتی ہے اور لڑکا چالیس ہزار دیتا ہے، لڑکا کہتا ہے بیوٹیشن کو کہ مجھے ایسا بناؤ کہ دولہن اور مجھ میں فرق نظر نہ آئے کہ لڑکا کونسا ہے؟ لڑکی کونسی ہے؟ اتنے پالش اور پاوڈر لگا کر آتا ہے، اور پھر اس کے ساتھ دوست ہوتے ہیں، اور ڈھول والے آگے ہوتے ہیں، بھائی! کسی کو میرا کہنا برا لگتا ہے تو وہ مجھے معاف کر دے، میری مجبوری ہے، ڈھول والے آگے ہوتے ہیں ادھر عالم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں لیکن ڈھول والے آگے ہوتے ہیں، یہ کیا بتانا چاہ رہا ہے کہ میں کس Category کا آدمی ہوں، اور اگر کسی کو بولو تو کہتے ہیں بس یار! یہ عورتیں بات نہیں مانتیں، یعنی اتنا مبارک عمل ہو رہا ہے، سنت عمل ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی آپ اللہ کو ناراض کرتے ہو، اللہ کے رسول ﷺ کو ناراض کرتے ہو۔

علماء اعتراض کیوں کرتے ہیں؟

کل ایک پروگرام میں مجھ سے ایک سوال ہوا کہ جی! لوگ جشن منائیں آپ مولویوں کو اعتراض ہے، لوگ اگر تین دن سے زیادہ سوگ کریں تو آپ مولویوں کو اعتراض ہے، میں نے کہا کہ ہم مولویوں کو اعتراض نہیں اللہ اور اس کے رسول کو اعتراض ہے، خوشی ہو یا غم شریعت میں Boundaries ہیں، Limitations ہیں، ایک دائرہ ہے، ایک ضابطہ ہے حدود اور قیود ہیں، کچھ Signals ہیں، جس کی خلاف ورزی کی شریعت اجازت نہیں دیتی:

تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا

یہ اللہ کی حدیں ہیں اسے پار نہ کرو۔

یہ مولوی کا حلیہ نہیں یہ رسول اللہ کا حلیہ ہے، انہوں نے تو Just copy کیا ہے انہوں نے تو صرف نقل اتاری ہے اور خدا کی قسم! اس نقل پر اللہ ان سے راضی ہوگا، میں نے کہا مولویوں کو اعتراض نہیں اللہ اور اس کے رسول کو اعتراض ہے۔

ظفر آدمی اسے نہ جانیے گا
خواہ وہ کتنا ہی صاحب فہم و ذکاء ہو
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہے
جسے طیش میں خوف خدا نہ رہے

شادی ہے لیکن اس شادی میں اللہ کو ناراض نہیں کرنا، غم ہے لیکن اس غم میں اللہ سے شکوہ و شکایت نہیں کرنی تو میں عرض کر رہا تھا کہ نکاح مسجد میں رکھو، ہال میں کتنی نحوست ہوتی ہے آپ سب کو پتہ ہے، یعنی نکاح سنت ہے اس سے پہلے بھی شیطان کو خوش کیا اور نکاح کے ختم ہوتے ہی پھر ڈیک بجانا شروع، وہ ڈیک والا بھی بالکل تیار بیٹھا ہوتا ہے جیسے ہی مولانا صاحب نکاح ختم کرتے ہیں یہ فوراً شروع کر دیتا ہے ایسا ہے یا نہیں؟ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔

نسبت کی لاج رکھیں

اس رسول اللہ ﷺ کی نسبت کی لاج رکھو، کچھ تو ان کی قربانیاں یاد رکھو،
وہ تپتی ہوئی دھوپ میں امت کے لیے رو رہے ہیں،
وہ سردیوں کی سرد راتوں میں اُمت کے لیے رو رہے ہیں،

وہ گرمی میں روزہ رکھ کے اُمت کے لیے رو رہے ہیں،
وہ بدر کے میدان میں امت کے لیے رو رہے ہیں،
اُحد میں چاند سا چہرا امت کے لیے زخمی کراتے ہیں،
موتی سے حسین دانت امت کے لیے تڑواتے ہیں،
ان کی بیٹیوں کو طلاقیں ہوئیں، اس امت کی خاطر،
ان کا بلال رضی اللہ عنہ تپتی ہوئی ریت پر لیٹا، امت کی خاطر،
ان کے خباب رضی اللہ عنہ کی چربی سے آگ کے انگارے بجھے امت کی خاطر،
ان کی سمیہ رضی اللہ عنہا کو دولخت کیا تو امت کی خاطر،
ان کی زُنیرہ رضی اللہ عنہا کو آنکھوں کے طعنے ملے تو امت کی خاطر،
ان کے ابوفکیہہ رضی اللہ عنہ کی پسلیوں کو توڑا گیا تو امت کی خاطر،
انہوں نے شعب ابی طالب میں تین سال تک پتے چبائے تو امت کی خاطر،
وہ ساری رات جنت البقیع میں روتے رہے تو امت کی خاطر،
آج ہم نے اس سنت سے پہلے بھی اس نبی کو ناراض کرنا ہے،
اس کے بعد بھی اس نبی کو ناراض کرنا ہے
ارے دونوں جہانوں کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم رب العالمین کو ناراض کر کے، ان کی سنتوں کے جنازے نکال کر، شریعت کی دھجیاں بکھیر کر آپ کے گھر میں سکون آسکتا ہے؟۔

(ایں خیال است ومحال است وجنوں)

یہ خیال ہے، محال ہے، پاگل پن ہے، یہ نہیں ہوسکتا، یہ کوئی جذباتی باتیں نہیں ہیں، یہ Real fects آپ کو بتا رہا ہوں۔

شادی کے دن بھی نماز کی توفیق نہیں ہوتی؟

تو کم از کم نکاح کو عام کریں اور مسجد میں نکاح کریں اور جس کی شادی ہے وہ پہلی صف میں نماز پڑھے، اس دن بھی وہ نماز کے لیے نہیں آتا، اس کی نئی زندگی کا پہلا دن، ہم کہتے ہیں کہ نئے سال کا پہلا دن، اس کی نئی زندگی کا پہلا دن لیکن اس دن بھی اس کو نماز کی توفیق نہیں ہوتی کیوں؟ کیوں کہ وہ بیوٹی پارلر میں بیٹھا ہوا ہے، پھر اگر جلدی فارغ ہو بھی گیا تو کہتا ہے سجدے میں جاؤں گا کریم خراب ہوگی ہاں ہاں! حقیقت بتا رہا ہوں، آپ کو Hiar style خراب ہوگا، کپڑوں کا کلف خراب ہوگا، سنت عمامہ اس نے زندگی میں نہیں پہنا، آج وہ یہود و نصاریٰ کی فلمیں دیکھ کر وہ پگڑ پہن کر آتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کا ٹچ خراب ہو گا، دوست اس کو باہر زبردستی روکتے ہیں، نماز ہوجائے لوگ نکل آئیں پھر اندر جائیں گے، تم مسلمان نہیں ہو؟ یہ وہ ساری باتیں ہیں جس نے بیڑہ غرق کر کے رکھ دیا ہے۔

نکاح میں لڑکی کا وکیل کس کو بنائیں

تو نکاح کو مسجد میں کریں اور پھر رخصتی کو آسان کریں، پردے میں کریں، لڑکی سے اجازت کے لیے ولی وہ ہو جو محرم ہو، ہم ولی بھی اس کو بناتے ہیں جو اس سے اجازت لیتا ہے وہ اس کا محرم نہیں ہوتا ہے یہ اس کا Cousin جا رہا ہے یہ فلانا آلتن فقیر جا رہا ہے، وہ بھی واسکٹ پہن کے جا رہا ہوتا ہے، باپ جائے، چچا جائے، ماموں جائے، بھائی جائے، اس کا جو محرم ہے وہ جائے، سو عورتوں کے بیچ میں غیر محرم جا رہا ہے تو اس لیے محرم جائے اور پھر اجازت کے بعد نکاح اور رخصتی کے بعد ولیمہ کریں۔

ولیمے کا مسنون طریقہ

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا، آقا ﷺ کو معلوم ہوا فرمایا تم نے نکاح کیا اور ہمیں معلوم ہی نہیں؟ عرض کیا کہ بس ہم نے آپ کو تکلیف نہیں دی آپ ﷺ نے فرمایا ولیمہ کرو اگر چہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو، ضروری نہیں کہ دس لاکھ کا ہال ہو، دس لاکھ کے کھانے ہوں، نہیں، نہیں! آپ کسی سے قرض نہ لیں، آپ کھجور اور دودھ لیں، آپ سالن اور روٹی لیں، آپ پچاس لوگوں کو بلائیں، ولیمہ کر دیں و اگر چہ ایک بکری کیوں نہ ہو اور فرمایا وہ ولیمہ بدترین ہے جس میں غریب نہ ہوں، سارے امیر، امیروں کو بلایا، غریب، پڑوسی، رشتہ داروں کو چھوڑ دیا، اور اس ولیمہ میں اغیار کی رسومات نہ ہوں، خرافات نہ ہوں، بدعات نہ ہوں ان چیزوں سے اجتناب کریں، اس طریقہ پر اولاد کی شادیاں کریں، جلدی کریں، سنتوں کے مطابق کریں آپ دیکھیں گھر میں سکون، معاشرے میں سکون اور ہمارے ملک کے اندر سکون آئیگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

شادیوں میں
وقت اور پیسوں کا ضیاع

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....تقریبات میں اسراف کا سنگین گناہ۔
- .....اُمّتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اعتدال۔
- .....بخل اور اسراف کی ممانعت۔
- .....اسراف کے طبّی نقصانات۔
- .....سب سے زیادہ بابرکت نکاح۔
- .....موجودہ شادیوں میں پائی جانے والی خرابیاں۔
- .....غضبِ الٰہی کو دعوت دینے والی حرکتیں۔
- .....میوزک والی شادیوں میں کھانے کا حکم۔
- .....شادی ہو، پر سادی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾

﴿سورۂ بنی اسرائیل: ۲۹﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں اللہ کریم کا فرمان ہے کہ اپنے ہاتھوں کو اپنی گردن پر باندھ کر نہ رکھو۔ وَلَا تَبْسُطْهَا اور اسے بالکل کھلا بھی نہ رکھو ورنہ تم افسوس کرتے ہوئے بیٹھ جاؤ گے۔

تقریبات میں اسراف کا گناہ

اس آیت کا جو مضمون ہے وہ یہ ہے کہ آج کل ہماری جو تقریبات ہوتی ہیں شادی بیاہ کی، سالگرہ کی، مہندی کی، مایوں کی، اور دوسری جو ہماری دینی تقریبات ہوتی ہیں اس میں ہم کتنا اسراف کرتے ہیں، اس میں کتنی فضول خرچیاں کرتے ہیں، اس میں ہم کتنی رسومات اور خرافات کرتے ہیں، اس میں ہم کتنی بدعات کرتے ہیں، اس میں ہم کتنا سنتوں کا جنازہ نکالتے ہیں، اس میں ہم کتنی شریعت کی دھجیاں بکھیرتے ہیں، اس میں ہم کتنا اللہ کو ناراض کر کے اس کے غضب کو دعوت دیتے ہیں۔

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا اعتدال

یہ جو شریعت اسلام ہے یہ ایک ضابطہ حیات ہے اس امت کو اللہ نے معتدل امت قرار دیا۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا (سورۂ بقرہ: ۱۴۳)

یہ درمیانی امت ہے موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں سختی زیادہ تھی عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں نرمی زیادہ تھی اس اُمت میں نہ افراط ہے نہ تفریط ہے، نہ حد سے

زیادہ سختی ہے اور نہ حد سے زیادہ نرمی یہ امت بہترین امت اسی لیے ہے کہ اس کے ہر کام میں اعتدال ہوگا، میانہ روی ہوگی، درمیانہ پن ہوگا۔

بخل کی مذمت

قرآن کی اس آیت میں بھی اللہ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھوں کو گردن پر نہ باندھو کہ ہاتھ جیب میں جائے ہی نہیں، جیب سے پیسہ ہی نہ نکلے راہ خدا میں تو تم خرچ ہی نہ کرو ایسی کنجوسی نہیں کرنا اس کو بخل کہتے ہیں اور بخل کرنے والا بھی جہنم میں جائے گا ایک موقع پر تو یوں فرمایا کہ وہ جاہل جو سخی ہے اللہ کو زیادہ پسند ہے اس عابد سے جو بخیل ہے وہ جاہل سخی اللہ کو زیادہ پسند ہے ایک آدمی جاہل ہے لیکن سخی ہے یہ اللہ کو پسند ہے اور دوسرا عابد ہے عبادت گزار ہے لیکن بخیل ہے یہ اللہ کو پسند نہیں تو ایک طرف تو فرمایا کہ بخل نہیں کرو یہ گناہ ہے۔

اسراف کی ممانعت

اور دوسری طرف فرمایا کہ اسراف بھی مت کرو فضول خرچی بھی نہ کرو یہ بھی گناہ ہے، ایک جگہ پر ضرورت 100 روپے لگانے کی ہے آپ 10 روپے لگاتے ہو یہ بھی بخل ہے اور آپ 100 کی جگہ ہزار لگاتے ہو یہ اسراف ہے اور ایک ہوتا ہے اسراف اور ایک ہوتا ہے تبذیر اسراف کہتے ہیں کہ ایک کام میں پیسہ لگانا جائز تھا آپ نے ضرورت سے زیادہ لگا دیا ہے یہ اسراف ہے۔

فضول خرچی کی مثال

مثال کے طور پر ولیمہ کرنا سنت سے ثابت ہے، آپ کو اللہ نے مال دیا ہے آپ اس پر پانچ لاکھ روپے لگا دیں دس لاکھ روپے لگا دیں لیکن آپ نے

اس پر کروڑوں روپے لگا دیے یہ اسراف ہے، ایک کام اس میں پیسہ لگانا جائز تھا آپ نے ضرورت سے زیادہ لگایا اور تبذیر کہتے ہے کہ اس کام میں پیسہ لگانا جائز ہی نہیں تھا وہ کام جائز ہی نہیں تھا اور آپ نے اس پر کروڑوں روپے لگا دیے، اب سالگرہ Birthday منانے کا کوئی ثبوت نہیں ہے آپ نے اس پر لاکھوں روپے لگا دیے Happy New Year منانا جائز نہیں ہے آپ نے لاکھوں اس پر روپے لگا دیے تو اس کو تبذیر کہتے ہیں۔

شیطان کے بھائی

اور تبذیر کرنے والے شیطان کا بھائی کہا گیا۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿۲۶﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ

﴿سورۂ بنی اسرائیل: ۲۶۔۲۷﴾

تبذیر نہ کرو یہ تبذیر کرنے والے کو شیطان کے بھائی ہیں۔

قرآن کریم میں یہ حکم ہے آٹھویں پارے میں سورۃ اعراف میں:

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ ﴿سورۂ اعراف: ۳۱﴾

اے آدم کے بیٹے! مسجد آتے ہوئے اپنی زیب و زینت اختیار کرو مسجد آتے وقت آپ صاف کپڑے پہنیں آپ اچھے کپڑے پہنیں آپ صاف ٹوپی پہنیں۔

وہ ٹوپیاں جن میں نماز مکروہ ہے

مسجدوں میں پہلے وہ ٹوپیاں رکھی جاتی تھیں ابھی بھی بعض مسجدوں میں ہیں اس ٹوپی کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے فقہاء نے اس کی وجہ لکھی ہے کہ

اول تو وہ ٹوپی زمین پر پڑی ہوتی ہے پھر وہ ٹوپی اکثر پھٹی ہوئی ہوتی ہے پھر وہ ٹوپی اکثر میلی کچیلی بھی ہوتی ہے اس ٹوپی کو پہن کر کوئی شادی ہال میں جاسکتا ہے؟ اس ٹوپی کو پہن کر کوئی بازار جاتا ہے؟ اس ٹوپی کو پہن کر کوئی ولیمہ میں جاتا ہے؟ اس ٹوپی کو پہن کر کوئی بڑے آفس میں جاتا ہے؟ نہیں جاتا ہے شرماتا ہے لیکن اس ٹوپی کو پہن کر اللہ کے سامنے کھڑا ہوا ہے قرآن کی اس آیت سے تو ثابت ہوا کہ مسجد آتے وقت اپنی زیب و زینت اختیار کرے جو تیرے پاس اچھا لباس ہے، جو تیرے پاس صاف لباس ہے تو اس کو پہن کر گھر سے خوبصورت ٹوپی لے کر آؤ اگر باہر ٹوپی پہننا مشکل ہے تو کم از کم نماز کے لیے جیب میں رکھ دو لیکن وہ ٹوپی تمہارے پاس ہر وقت رہے پانچ ہزار کا سوٹ لینا آسان ہے، دو تین ہزار کی انگوٹھی رکھنا آسان ہے، پچاس ہزار اور ایک لاکھ کا موبائل رکھنا آسان ہے لیکن پچاس یا سو روپے کی ٹوپی خرید کر جیب میں رکھنا مشکل ہے، ہمیں value نہیں ہے ہمیں اہمیت نہیں ہے، ہمیں قدر نہیں ہے۔

اسراف کے طبی نقصانات

اسی لیے قرآن کریم کی اس آیت میں فرمایا مسجد آتے وقت عبادت کے لیے آتے وقت اپنی زیب و زینت اختیار کرو پھر فرمایا کھاؤ پیو ہم یہاں تک پڑھ کر خاموش ہوجاتے ہے قرآن میں بھی کہتے ہیں

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

کھاؤ پیو۔ آگے کیا ہے؟

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ

کھانے پینے میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ، میڈیکل کہتی ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھاؤ گے تو معدہ پر بوجھ ہو جائے گا معدہ اس کو ہضم نہیں کر پائے گا، جب وہ غذا ہضم نہیں ہوگی تو آپ کا سارا اندرونی نظام Disturb ہوجائے گا پھر قبض اسی سے پیدا ہوتا ہے اور قبض کو ام الامراض کہا جاتا ہے ساری بیماریوں کی ماں ہے اور معدہ ٹھیک تو پورا جسم ٹھیک اور اگر معدہ Disturb پورا جسم Disturb جس طرح ہم کھانے پینے میں اگر بیلنس نہیں رکھیں گے اگر ضرورت سے زیادہ کھائے گے بیمار ہوجائیں گے زیادہ میٹھا کھاؤ گے تو شوگر ہائی، میٹھا کم کھاؤ تو شوگر لو، چکناہٹ والی چیزیں زیادہ کھائیں تو Cholesterol Level بڑھ گیا کم چکنا ہٹ والی چیزیں کھائیں تو کم ہوگیا Calciam Vitamin ہے Minerals ہے Protein ہے جو چیز بھی ضرورت سے زیادہ ہوتو نقصان دیتا ہے۔

جسم کے تین حصے

حدیث پاک میں آتا ہے کہ انسان کی تین نالیاں یا جسم کے تین حصے ہیں ایک حصہ کھانے کا ایک حصہ پینے کا ایک حصہ سانس لینے کا۔ ہم اتنا کھاتے پیتے ہیں کہ سانس لینے کی جگہ بھی نہیں ہوتی تو بیمار تو ہونا ہے تو جس طرح کھانے پینے میں ضرورت سے زیادہ نہیں کھانا اسی طرح اپنی شادیوں میں اپنی منگنی کی تقریبات میں ہم نے ضرورت سے زیادہ خرچ نہیں کرنا۔

ایک شادی میں اسراف کی انتہاء

ابھی پچھلے دو مہینے پہلے ایک شادی ہوئی پاکستان میں سوشل میڈیا پر بھی

بڑی وائرل ہوئی تو کہا گیا اس ایک شادی میں 2 ارب روپے خرچ ہوئے ہم میڈیا کی ساری بات نہیں مانتے دو ارب نہیں لگے ہوں گے تو 10 کڑوروتو لگے ہوں گے ناں ایک شادی میں کروڑوں روپے۔

ایک لمحہ فکریہ

آپ بتائیں اس 10 کروڑ یا 20 کروڑ میں کم از کم بھی 200 شادیاں تو ہوسکتی تھیں کتنی بچیاں انتظار میں ہیں کہ جہیز کا بندوبست ہوتو رخصتی ہو، کتنے نوجوان انتظار میں ہیں کہ دو چار لاکھ روپے جمع ہوں تو شادی کریں، کتنے بوڑھے ماں باپ ساری رات کروٹیں بدلتے رہتے ہیں کہ تاریخ آرہی ہے اور بیٹی کے لیے کچھ خریداہی نہیں، تو ہم پڑھتے رہیں نمازیں، ہم رکھتے رہیں روزے، ہم کرتے رہیں تبلیغ، ہم کرتے رہیں جہاد، ہم ضربیں لگاتے رہیں خانقاہوں میں اللہ اللہ کی، ہم کرتے رہیں حج اور عمرے اگر اس طرف توجہ نہیں دی تو ہمارا کام خراب ہوجائے گا اسی لیے فرمایا کہ کھانے پینے میں حد سے زیادہ اسراف نہیں کرنا۔

سب سے زیادہ بابرکت نکاح

اور حدیث پاک میں آتا ہے:

اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْوْنَۃً

سب سے برکت والا نکاح وہ ہے جس میں خرچہ کم ہو۔

موجودہ شادیوں میں پائی جانے والی خرابیاں

اورنکاح مسجد میں ہو آج کل تو نکاح اکثر لوگ وہ بھی ہال میں کرتے ہیں

جس کا نکاح ہے وہ بھی نماز پڑھ کر نہیں آتا کیوں کہ اس نے چار گھنٹے تو پارلر میں گزار دیے اور اس کو ڈینٹ کیا جارہا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ وضو کروں گا تو یہ خراب ہوجائے گا، سجدے میں جاؤں گا تو یہ خراب ہوجائے گا پھر جتنے لوگ شرکت کر رہے ہیں ہال میں وہ بھی اکثر نماز نہیں پڑھتے ایک نکاح خواں ہے جو شاید پڑھ کر آتا ہے بعض دفعہ تو نکاح خواں بھی انتظار میں ہوتا ہے وہ بھی ہال میں بیٹھا ہوتا ہے وہ بھی نہیں پڑھتا اب آپ بتاؤ ایک بے نمازی کی نحوست کتنی ہے یہ سارے بے نمازی ہال دو تین سو مرد بے نمازی اور اوپر کے ہال میں دو سو تین سو عورتیں بے نمازی جس کا نکاح وہ لڑکا اور لڑکی بھی بے نمازی اور بے وضو بھی پرفیوم اور باڈی اسپرے تو لگایا ہوا لیکن وضو نہیں کیا آپ بتاؤ اس میں برکت آئے گی؟ پھر کیمرہ مین ایسے گھوم رہا ہوتا ہے اور لڑکی کی تصویر پر زوم کر کے سب کو دکھا رہا ہوتا ہے اور دولہا صاحب جب آتے ہیں تو اچانک شور کی اور ڈھول کی آوازیں آتی ہیں بھائی! یہ کیا ہو رہا ہے؟ بھائی دولہا آرہا ہے دولہا بعد میں آتا ہے اس سے پہلے ڈھول باجے شروع سب رنگ برنگے۔

غضب الٰہی کو دعوت دینے والی حرکتیں

اور قریب میں مسجد ہے مدرسہ ہے کوئی پرواہ نہیں یعنی جتنا ہم اللہ کو ناراض کرسکتے ہیں کریں زور لگاتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ نظر لگ گئی ہے لوگوں کو ہماری خوشی راس نہیں آئی ہاں بھائی! لوگوں نے بھی کچھ کیا ہوگا لیکن اصل تم نے کیا ہے جتنے گناہ کے راستے تھے، گناہ کے دروازے تھے اللہ کو ناراض کرنے کی جتنی چیزیں تھیں، اللہ کے غضب کو دعوت دینے والی جتنی چیزیں تھیں وہ ساری ہم نے کی ہیں ایک ایک مہینہ شادیاں چلتی ہے رات کو یہ لوگ گانا

میوزک اور فنکشن شروع کرتے ہیں تہجد تک یہ اس طرح بد بختیاں کرتے رہتے ہیں تو اس میں برکت آئے گی؟ تو اسی لیے فرمایا برکت والا نکاح جس میں مشقت کم ہو، خرچہ کم ہو، رسومات نہ ہوں، خرافات نہ ہوں، تو مسجد میں نکاح کرو ہال میں بھی نکاح کرتے ہو تو نکاح سے پہلے بیان رکھواؤ علماء کو بلاؤ کوئی گانا کوئی میوزک نہ ہو۔

میوزک والی شادیوں میں کھانے کا حکم

علماء نے لکھا ہے جس شادی میں میوزک ہوتا ہے، ڈھول باجے ہوتے ہیں انڈین گانے چلتے ہیں اس شادی میں کھانا کھانا حرام ہے یہ کئی علماء کا فتوی ہے اسی لیے ایک مہربانی کریں کہ جن کی شادیوں میں گانے، موسیقی انڈین گانے، ڈھول باجے چلتے ہوں خدا کے لیے وہ ہمیں دعوت نہ دیں بعض اوقات ہمیں پتا نہیں ہوتا لہٰذا وہ ہمیں دعوت نہ دیں اور اگر وہ دعوت دیں گے تو ہمیں پتا چلے گا تو ہم نہیں جائیں گے چلے بھی گئے تو کھانا نہیں کھائیں گے تو اس پر ناراض نہیں ہونا۔

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی

سب سے بڑی بات ہے کہ اللہ ناراض ہو رہا ہے، اللہ کا رسول ناراض ہو رہا ہے بس یار! عورتیں نہیں مانتیں مولانا صاحب! بہت سمجھایا تو بھائی! اگر آپ اتنی چیز نہیں منوا سکتے تو آپ مرد کس کام کے۔

کھل کر بات کرنے کی وجہ

میری یہ باتیں شاید سخت ہوں لیکن میں بھی اس ڈر سے کرتا ہوں کہ کل

قیامت کے دن پوچھا جائے تو ہم کہیں گے کہ ہم نے کھل کر بات کی تھی، اتنا تو ہم کہہ سکیں گے باقی تو ہم لوگ بھی گناہ گار ہیں اتنا تو ہم کہہ سکیں گے کہ ہم نے کلی طور پر ان کو سمجھایا تھا۔

بے پردگی پر سخت وعید

امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک لڑکی آئی عورت پاس آئی غور کیا تو اس لڑکی نے باریک دوپٹہ پہنا ہوا تھا جس سے بال نظر آرہے تھے، امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا دوپٹہ پھاڑ دیا کہا یہ کوئی چادر ہے؟ عورت عورت کے پاس آئی تھی یہاں تو مردوں کے بیچ میں گھوم رہی ہوتی ہیں، شادی کے دن پھر دیندار گھر کی عورتوں کے ڈوپٹے نظر نہیں آتے، اتنے لمبے لمبے بال لٹکا کر وہ ہال میں گھوم رہی ہوتی ہیں، ایک عورت بے پردہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو Show Peice بنا کر پیش کرتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت برستی ہے ساری رات جس عورت پر لعنت برسے یہ آپ کے گھر میں آئے گی تو برکت لے کر آئے گی اور ہم نے تو سنا ہے کہ بعض خاندانوں میں عورتیں Half option پہنتی ہیں آستین بھی نہیں ہوتی۔

امت کے لیے قربانیوں کی انتہاء

آپ مجھے بتائیں یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کی بیٹی ہے؟

جس امت کے لیے میرے آقا تریسٹھ سال روتے رہے۔

جس امت کے لیے میرے آقا ﷺ نے چاند سے زیادہ حسین چہرہ کو زخمی کیا۔

اس امت کے لیے میرے آقا ﷺ نے اپنے دانت شہید کروائے۔

اس امت کے لیے میرے آقا ﷺ پر اونٹ کی اوجھڑی ڈالی گئی۔

اس امت کے لیے میرے آقا نے شعب ابی طالب میں پونے تین سال پتے چبائیں۔

اس امت کی فکر میں آقا ﷺ نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھے ہیں۔

اس امت کے لیے آقا نے ساری رات جنت البقیع میں رو رو کر گزاری تھی۔

اس امت کی فکر میں میرے آقا ﷺ کی بیٹیوں کو طلاقیں ہوئیں۔

انتہائی افسوسناک

آج اس نبی کو ہم کیا دے رہے ہیں تو اس لیے ان تقریبات میں جتنا ہم اللہ کو ناراض کرتے ہیں شاید وہ ساٹھ سال میں بھی نہیں کر سکتے اس سے توبہ کریں مجھے آج ہی ایک ساتھی نے بتایا اردو اسپیکنگ تھے ان کے ہاں آج شادی ہوئی تو دولہا کے آنے سے پہلے لائٹیں بند ہوگئیں تو باقاعدہ جو ہیوی بائک ہوتی ہے ناں کوئی تیس پینتیس لاکھ روپے کی اس پر وہ آرہا ہے سارا مجمع ان کو دیکھ رہا ہے پھر لائٹیں کھلتی ہیں فلمیں بنائی جاتی ہیں پھر ہم کہتے ہیں کہ اللہ کا عذاب کیوں آرہا ہے؟

سب سے زیادہ قیمتی دولت

میرے محترم دوستو!

ہمارے لیے سب سے زیادہ قیمتی اللہ اور اس کا رسول ہے، ہمارے رشتہ دار بعد میں، ہماری بیوی ہمارے بچے بعد میں، ہمارے دوست، ہمارا خاندان بعد میں اور کہتے ہیں کہ دوست ناراض ہورہے ہیں اللہ جو ناراض ہوتا ہے تو

کوئی مسئلہ نہیں، اللہ کا رسول ناراض ہوتا ہے تو کوئی مسئلہ نہیں بس دوست ناراض نہ ہوں۔

ایک عجیب حقیقت

اور فرمایا کہ جو آدمی دوستوں کو راضی کرنے کے لیے اللہ کو ناراض کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو اس کا دشمن بنادے گا اور جو آدمی اللہ کو خوش کرنے کے لیے دوستوں کو ناراض کرے گا اللہ اپنے دوستوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے گا، دل تو اس کے ہاتھ میں ہے۔

يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ

وہ پھیرتا ہے جیسے چاہتا ہے۔

وہ اُلٹا پلٹتا ہے جیسے چاہتا ہے وہ کُنْ کہتا ہے فَيَكُوْنَ وہ چیز ہوجاتی ہے۔

شادی ہو پر سادی ہو

میں اکثر یہ مثال دیا کرتا ہوں کہ آج سے چالیس پچاس سال پہلے جو شادیاں ہوئی تھیں ہمارے والدین ہیں، ہمارے باپ دادا ہے آپ ان سے پوچھیں اس زمانہ میں ہال نہیں ہوتا تھا میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ہال نہیں ہونا چاہئے بلکہ جس کو اللہ نے پیسہ دیا ہے ہال بک کراؤ، اچھا Banquet بک کراؤ، اچھا کھانا دو لیکن اس میں یہ دوسری چیزیں نہ ہوں تو اس زمانہ میں ہال نہیں تھے دولہا تیار بھی نہیں ہوتا تھا، دلہن بیوٹی پارلر بھی نہیں جاتی تھی، مہندی پر لاکھوں روپے خرچ نہیں ہوتے تھے، موویاں بھی نہیں بنتی تھیں، اسٹیج بھی نہیں سجتا تھا، کمرے بھی نہیں سجائے جاتے تھے، روم اسپرے، باڈی اسپرے، پرفیوم، عطر یہ چیزیں بھی نہیں تھیں دس دس قسم کی ڈشیں ولیمہ میں نہیں تھیں

لاکھوں روپے کے زیورات اور لاکھوں کا فرنیچر نہیں تھا، سادی شادیاں لیکن اللہ نے اس میں جو محبت ڈالی تھی آج تک وہ رشتے قائم ہیں۔

قرآن کا مذاق

آج کل ہم نے ساری چیزیں ڈالی ہیں تو وہ ایک سال بھی نہیں چلتا ہے چٹ منگنی پٹ بیاہ چٹ طلاق اور بعض گھرانوں میں لڑکی جب رخصت ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ قرآن کے سائے میں اس کو رخصت کرو اور قرآن سے پہلے ڈش، کیبل، ٹی وی لڑکی کے گھر پہنچ جاتا ہے یہ قرآن کا مذاق ہے۔

اسراف سے بچنے کا عزم کریں

عزم کریں کہ ہم اپنی شادیاں سنت کے مطابق کریں گے علماء سے پوچھ کر کریں گے ان تقریبات اور شادیوں میں ہم جو فضول خرچی اسراف اور تبذیر کرتے ہیں ان کو اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان سے شیطان کا بھائی کہا اللہ ہمیں شیطان کا بھائی نہ بنائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت کے مطابق سادگی کے ساتھ شادیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

نکاح کی تقریب میں خصوصی بیان

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....نکاح کی فضیلت، ترغیب، برکات اور تعداد۔
- .....آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شجرۂ مبارکہ اور صفاتِ جمیلہ۔
- .....نکاح تکمیلِ ایمان کا ذریعہ۔
- .....تین چیزوں میں تاخیر کی ممانعت۔
- .....نکاح میں آسانی کا حکم اور نکاح کے مقاصد۔
- ..... پریشانیوں کا سبب اور اُس کا حل۔
- .....نیک لوگوں کے یہاں نکاح کرنے کے ثمرات۔
- .....دین داری اور خوش اخلاقی کی اہمیّت۔
- .....خوشی میں بھی حدود کی رعایت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ

﴿سورۂ بنی اسرائیل:۹﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثنا گو ہے پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسمان تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یاربّ
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا

واجب الاحترام عزیزانِ گرامی! اور میری آواز سننے والی باپردہ خواتین!

میں نے آپ کے سامنے قرآنِ کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

نکاح ایک عبادت

یہ انتہائی خوشی کا مقام ہے کہ نکاح مسنونہ کی تقریب میں رسول اللہ ﷺ کی سنت پر بات ہو رہی ہے، یہ جو شادی ہے یہ شادی طبعی ضرورت بھی ہے، سماج کی ضرورت بھی ہے لیکن اسلام میں، شریعت میں اس کو ایک مقصد، ایک عبادت کہا گیا ہے دیگر مذاہب میں اور اسلام میں ایک فرق یہ ہے کہ وہاں پر شادی صرف اپنی طبعی ضرورت کو پورا کرنا ہے لیکن اسلام میں شادی کو مقصد کہا، شادی کو عبادت کہا شادی اور نکاح کو آقا ﷺ کی سنت کہا۔

انبیا علیہم السلام کی مشترکہ سنت

یہ تمام انبیاء کی مشترکہ سنت ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار جو نبی آئے ان سب نے شادیاں کیں، قرآن میں اللہ فرماتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۔

ہم نے تمام نبیوں کے لیے بیویاں اور اولاد بنائیں۔

البتہ دو نبی ایسے ہیں جنہوں نے نکاح نہیں کیا ایک یحییٰ علیہ السلام کہ وہ عورتوں سے دور رہے اور دوسرے عیسیٰ علیہ السلام نے بھی نکاح نہیں کیا لیکن جب وہ قیامت کے قریب آئیں گے تو نکاح کریں گے ان کی اولاد بھی ہوگی تو یہ گویا کہ انبیاء کی ایک مشترکہ سنت ہے۔

نکاح کی تعداد

خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ

کہ چار چیزیں نبیوں کی سنت ہیں اس میں سے ایک نکاح ہے تو اسلام گویا کہ ایک وسیلہ ہے۔

اور اس نکاح کے بارے میں سورہ نساء میں اللہ فرماتے ہیں:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ

﴿سورۂ نساء:۳﴾

کہ تم نکاح کرو کہ جو عورتیں تمہیں بھلی لگیں، اچھی لگیں ایک کے علاوہ دو تین چار کی اجازت دی گئی ہے لیکن اگر کوئی ان میں برابری اور عدل نہیں کر سکتا۔ فَوَاحِدَةً۔ پس وہ ایک ہی نکاح ایک ہی شادی کرے۔

نکاح کی ترغیب اور برکت

رسول اللہ ﷺ نوجوانوں کی جماعت کے پاس آئے یہاں بھی نوجوان

ہیں آپ ﷺ نے انہیں مخاطب کیا

يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ

اے نوجوانو! جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے اس کی حیثیت ہے فرمایا وہ نکاح کرے۔

فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْسَنُ لِلْفَرْجِ

کہ نکاح نظر کو جھکاتا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے صرف اپنی خواہش پوری کرنا مقصود نہ ہو بلکہ آپ کا مقصد کہ میری نظر نیچی ہوجائے، میری شرم گاہ محفوظ ہوجائے، دنیا میں جتنا فساد برپا ہوا خاندان بکھر گیا اس کی وجہ کیا ہے؟ فحاشی ہے، عریانیت ہے، بے ہودگی ہے، Mix gathering ہے اسی لیے فرمایا کہ:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ ۔ ﴿سورۂ نور:۱۹﴾

کہ وہ لوگ جو مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ایک آرٹیکل

1999ء میں آج سے تقریباً بائیس سال پہلے ایک آرٹیکل نظر سے گزرا ایک یہودی نے لکھا کہ آنے والے دور میں مسلمانوں کو اپنا ماتحت اور غلام بنانے کے لیے، مغلوب کرنے کے لیے، ذہنی غلامی میں جکڑنے کے لیے، آپ کو اسلحہ کی، آپ کو جنگ کی، آپ کو ٹیکنالوجی کی ضرورت نہیں ہوگی، دو چیزیں مسلمان نوجوانوں میں، مسلمان معاشرے میں داخل کردو، مسلمان خود ہار جائے گا، اس کی حیثیت ختم ہوجائے گی، ایک شہوات اور دوسرے چیز شبہات،

شبہات ایک الگ موضوع ہے لیکن شہوات آپ اسکول میں جائیں ہر جگہ لڑکی اور وہ لڑکی بھی فیشن والی اور لباس بھی ایسا جو مردوں کو اپنی طرف مائل کرے۔

بے پردہ عورت کی حیثیت

فرمایا جب ایک عورت بے پردہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو ٹیشو پیپر بنا کر پیش کرتا ہے۔

اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطٰنِ

یہ عورتیں شیطان کی رسیاں ہوجاتی ہیں تو آپ کو اسکول میں چاہے Reception پر لڑکی، یونیورسٹی میں جائیں آپ کو ایڈمن میں لڑکی ملے گی، بس میں لڑکی، جہاز میں لڑکی، ایر ہوسٹس لڑکی، ہاسپٹل میں کاؤنٹر پر لڑکی، سیل گرل، لڑکیاں محلے میں گلی کوچوں میں، ڈراموں میں، فلموں میں، نیوز میں، یعنی یہ بے پردہ لڑکیاں، اس کا مقصد کیا ہے؟ فحاشی عریانیت کو پھیلا دینا اگر اس کو ختم کرنا ہے تو آپ کو نکاح کی سنت کو زندہ کرنا ہے، آمنہ کے لعل، عبداللہ کے نور نظر، مکہ کے در یتیم، سرور کائنات، شافع محشر، وجہ کائنات، افضل البشر، سید الانبیا، سید الاتقیا، امام الہدین، امام المبلغین، وعلیٰ آلہ کمالہ جمالہ نوالہ عطائہ ثنائہ بیانہ شانہ قرآنہ، منور، مطہر، اطہر، اعلیٰ اکمل اور کامل نبی اللہ نے ہمیں دیا۔

مبارک شجرہ نسب

کون سا نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن

کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان میرے نبی کا سلسلہ نسب ہے۔

حضور علیہ السلام صفات انبیاء کے جامع

ایسا نبی اللہ نے دیا۔
وہ نبی علیہ السلام جس میں آدم کا خلق
شیث علیہ السلام کی معرفت
نوح علیہ السلام کا جوش تبلیغ
ابراہیم علیہ السلام کا ولولہ توحید
اسماعیل علیہ السلام کا ایثار
اسحٰق علیہ السلام کی رضا
صالح علیہ السلام کی فصاحت
لوط علیہ السلام کی حکمت
موسیٰ علیہ السلام کا جلال
ہارون علیہ السلام کا جمال
یعقوب علیہ السلام کی تسلیم و رضا
داود علیہ السلام کی آواز
ایوب علیہ السلام کا صبر
یونس علیہ السلام کی اطاعت
یوشع علیہ السلام کا جہاد
دانیال علیہ السلام کی محبت

الیاس علیہ السلام کا وقار

یوسف علیہ السلام کا حسن

یحییٰ علیہ السلام کی پاک دامنی

عیسیٰ علیہ السلام کا زہد و تقویٰ

سلیمان علیہ السلام کی سیاست

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ (سورۂ الم نشرح:۴)

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں

تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

اللہ نے اتنا پیارا نبی دیا اس نبی نے پیاری سنت بتائیں

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ

یہ نکاح میری سنت ہے۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں اور میں تمہیداً پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ یہ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا کرام کی مشترکہ سنت ہے۔

تکمیل ایمان کا ذریعہ

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا جس نے شادی کرنے کا ارادہ پورا کر لیا اس نے۔

فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ

آدھا دین بچالیا، آدھا دین محفوظ کر لیا۔

فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ

بقیہ آدھے دین میں وہ اللہ سے ڈرتا رہے۔

نکاح کا مقصد

تو نکاح کا مقصد کیا ہے؟ کہ نظر نیچے ہوجائے، شرم گاہ محفوظ ہوجائے اور جب مردوں کی بات آئی تو مُحْصِنِیْنَ کہا اور جب عورتوں کی بات آئی تو مُحْصَنَات کہا، یہ حِصْن سے مشتق ہے حِصْن قلعہ کو کہتے ہیں مرد قلعہ بناتا ہے اور مُحْصَنَات جس کو قلعہ کے اندر رکھا جاتا ہے ان دولفظوں میں اللہ کے قرآن نے اشارہ دیا کہ مرد باہر کے معاملات دیکھے گا اور عورت اندرونی معاملات کو دیکھے گی باہر کے کام کی ذمہ داری اللہ نے مرد پر ڈالی، بھائی! بچی پیدا ہوئی کفالت باپ کر رہا ہے بڑی ہوئی کفالت بھائی کر رہا ہے شادی ہوئی کفالت شوہر کر رہا ہے او وہ بوڑھی ہوگئی تو کفالت بیٹا کر رہا ہے ایک عورت کو کسی بھی حالت میں شریعت نے تنہا لاوارث نہیں چھوڑا بلکہ مرد کو باپ کی صورت میں بیٹے کی صورت میں بھائی کی صورت میں شوہر کی صورت میں تو نکاح کرنا چاہیے۔

تین چیزوں میں تاخیر کی ممانعت

فرمایا تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو

(۱)..... ایک نماز جب اس کا وقت ہوجائے۔

(۲)..... ایک جنازہ جب وہ تیار ہوجائے۔

(۳)..... ایک لڑکا اور لڑکی جب وہ بالغ ہوجائیں۔

میرے آقا ﷺ کی ایک سنت تو نکاح اور شادی کرنا۔

نکاح میں آسانی کا حکم

دوسری سنت اس نکاح کو آسان کرنا، بھائی! لفظ شادی کے اوپر کے تین نقطے ہٹا دیں کیا بنے گا؟ سادی تین نقطے کون سے ہیں؟

(۱).....نکاح کرو۔

(۲).....آسان کرو۔

(۳).....سستا کرو۔

اب آپ بتائیں ہم نے اس کو مشکل کیا ہے یا نہیں؟ نعوذ باللہ آج زنا کرنا آسان ہے نکاح کرنا مشکل ہے۔

بھائی! لاکھوں روپے ہوں گے، Benquit بک کریں گے تو نکاح ہوگا۔

لاکھوں روپے ہوں گے فرنیچر کے لیے تو نکاح ہوگا۔

لاکھوں روپے ہوں گے مہر کے لیے تو نکاح ہوگا۔

لاکھوں روپے ہوں گے جہیز کے لیے تو نکاح ہوگا۔

لاکھوں روپے ہوں گے ولیمہ کے لیے تو نکاح ہوگا۔

لاکھوں روپے ہوں گے سونے اور زیورات کے تو نکاح ہوگا۔

آپ بتائیں میرے نبی کی جو سنت تھی کہ اس نکاح کو عام کرو، آسان کرو، سستا کرو ہم نے اس کو مشکل بنا دیا اس لیے اس نکاح پر عمل کیا جائے بلکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو فرماتے ہیں کہ کسی عبادت کرنے والے کی عبادت میں کمال نہیں آتا۔

تمام نہیں آتا جب تک وہ نکاح نہ کرلے تو یہ جو اس طرح کے پروگرامات ہوتے ہیں اس میں قرآن کی تلاوت ہو رہی ہے، آقا ﷺ کی نعت

پڑھی جارہی ہے، حمد پڑھی جارہی ہے اور بیان ہو رہا ہے تو اس سے برکتیں آئیں گی۔

پریشانیوں کا سبب

اکثر ایسا ہوتا ہے ناں کہ جب کوئی بڑی شادی ہوتی ہے کروڑوں روپے لگائے جاتے ہیں تو کچھ عرصے کو بعد میاں بیوی میں اور ساس بہو میں جھگڑا شروع ہوجاتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے، کالا جادو کر دیا میں ایک بات کہتا ہوں بڑے مزے کی کہ جادو تو برحق ہے میرے آقا ﷺ پر بھی لبید بن عاصم کی بیٹیوں نے جادو کیا اس کے توڑ کے لیے معوذتین آخری دو سورتیں نازل ہوئیں، نظر بد بھی لگتی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ اگر موت کا وقت مقرر نہ ہوتا تو نظر تقدیر سے آگے بڑھ جاتی لوگ حسد بھی کرتے ہیں ساری چیزیں ہم مانتے ہیں لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ سر میں درد ہے تو کسی نے کچھ کر دیا ہے موبائل کو رات 2 بجے تک اتنے قریب سے دیکھتے ہیں اور اس کی شعاعیں آنکھوں پر پڑتی ہیں صبح اٹھتے ہیں تو سر میں درد تو ہوگا، نظر کمزور ہوگی، ٹیک لگا کر دیکھیں گے تو اعصاب گردن اور پٹھوں میں بھی درد ہوگا اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے۔

اللہ کی نافرمانی سبب پریشانی

رشوت لو گے، سود کا لین دین کرو گے، جھوٹ بولو گے، جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچو گے، عیب چھپا کر مال بیچو گے، ملاوٹ کرو گے، دوسرے سے مال چوری کرو گے، دوسرے کے مال پر حسد کرو گے، کرپشن کرو گے، بدعنوانی کرو گے، اس کے اثرات زندگی پر مرتب ہوں گے ہم پر جو بھی مسئلہ ہوتا ہے مثلاً

اپنی غلطی سے گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوگیا تو کہتے ہیں جی! کسی نے کچھ کر دیا، فریج خراب ہوگا تو کہتے ہیں جی! کسی نے کچھ کر دیا، بجلی کا بل زیادہ آیا تو کسی نے کچھ کر دیا ہے، جھگڑے ہوئے میاں بیوی میں تو کسی نے کچھ کر دیا، ارے بھائی! شادی میں ہم اللہ کو کتنا ناراض کرتے ہیں، نبی کی سنتوں کو چھوڑتے ہیں اس کی نحوست پڑتی ہے، تو جنات بھی ہیں لیکن ایسا بھی نہیں جیسا کہ ہم نے بنا دیا ہے ان کے پاس اتنا ٹائم تھوڑا ہی ہے ان کے اور بھی بہت کام ہوتے ہیں۔

پریشانی کا اصل حل

آپ سنت پر عمل کریں، اللہ کے حکم پر عمل کریں آپ دیکھیں کہ آپ کا گھر جنت کا نمونہ بنے گا، آپ کے گھر میں برکت ہوگی، سکون، اطمینان ہوگا، اولاد فرماں بردار ہوگی، بیوی بھی دین پر چلنے والی ہوگی۔

عبادتِ نکاح کی حفاظت

ہم خود چاہتے ہیں کہ ہم تو گناہ کرتے رہیں بیوی رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح نیک ہو ایسا نہیں ہوسکتا، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہر وہ کام جس کی دین میں تاکید ہو یا ترغیب ہو تو وہ دین وعبادت کا کام ہوتا ہے۔

نکاح کی تو ترغیب بھی ہے اور تاکید بھی ہے اسی لیے اس کو عبادت سمجھ کر کرلیا جائے آپ سچ بتاؤ عبادت میں خلاف شریعت کام ہونا چاہیے؟ آدمی مسجد جاتا ہے نماز پڑھنے کے لیے عبادت سمجھتا ہے مسجد میں جا کر میوزک سنے گا؟ مسجد میں جا کر ڈرامہ دیکھے گا؟ مسجد میں جا کر فلم دیکھے گا؟ نہیں کیوں؟ کہ

وہ عبادت سمجھ کر کر رہا ہے تو نکاح بھی عبادت ہے، شادی بھی عبادت ہے، ولیمہ بھی عبادت ہے اگر عبادت کا استہزا ہو تو خلاف شریعت کوئی کام نہیں کریں گے تو آج سے عزم کریں کہ ہم نے اپنی برادری میں، کمیونٹی میں، فیملی سسٹم میں، خاندان میں دوستوں کے ماحول میں شریعت کو نافذ کرنا ہے۔

نکاح کی برکت

حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرتا ہے اور اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہوتا ہے کہ میری نظر قابو میں ہوجائے اور میری شرم گاہ محفوظ ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس مرد کے لیے اس کی بیوی میں برکت ڈالیں گے اور بیوی کے لیے اس کے شوہر میں برکت ڈالیں گے۔

سب سے زیادہ بابرکت نکاح

اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً

سب سے برکت والا نکاح کون سا ہوتا ہے کہ جس میں مشقت کم ہو جس میں سادگی زیادہ ہو اور سب سے بہتر مہر کون سا ہے جو کم ہو اور اس کی جو قوی ضروریات ہیں ان کے مطابق دیا جائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جن کو عمر ثانی کہا جاتا ہے جب یہ خلیفہ بنے تو ایک چرواہا پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چرا رہا تھا اس نے کہا

مَنْ ھٰذَا الْخَلِیْفَۃُ الصَّالِحُ قَامَ عَلَی النَّاسِ

یہ مسلمانوں کا خلیفہ تو لگتا ہے بڑا نیک آدمی ہے تو کسی نے کہا بھائی!

تیرے پاس ٹی وی نہیں تھا، سیٹلائٹ نہیں تھا اس زمانہ میں ڈش کیبل نہیں تھا، فیس بک نہیں تھا، انسٹا گرام نہیں تھا، یوٹیوب نہیں تھا اور واٹس ایپ نہیں تھا تو تجھے کیسے پتا چلا کہ جو خلیفہ بنا ہے بڑا نیک آدمی ہے؟ تو پتا ہے اس نے کیا کہا؟ اس نے کہا جب خلیفہ نیک بنتا ہے تو اللہ اس کے اثرات جانوروں پر مرتب کرتے ہیں پھر بھیڑیا بھی بکریوں پر حملے نہیں کرتا، یہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جب خلیفہ بنے تھے ان کے پاس جو خلافت تھی اور بیت المال کی چیزیں تھیں جن پر ان کا قبضہ تھا وہ سب واپس کردیں، سب بیویوں کے ہاتھوں سے زیورات اتار کر بیت المال میں جمع کرادیے اب مرتے کیا نہ کرتے دو ہفتے کی مہلت دی کہ سب جمع کرائیں تو لوگوں نے بڑا سمجھایا تو انہوں نے کہا نہیں نہیں یہ اللہ رسول کا حکم ہے میں اسی پر چلوں گا تو ان کی ایک پھوپھی تھیں جس کا نام فاطمہ تھا ایک ہی تھیں تھوڑی بزرگ بھی ہوگئی تھیں تو لوگوں نے ان کو بھیجا کہ ان کو کہو کہ اتنے سخت ایکشن نہ لیں آپ کے لیے مسئلہ ہوجائے گا تو جب ان کی پھوپھی ان کے پاس گئیں اور ان کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگیں تو انہوں نے کہا ایک طرف اللہ کا حکم ہے دوسری طرف برادری ہے میں تو اللہ کی مان کر چلوں گا تو اس پھوپھی نے پتا ہے کیا کہا لوگوں کو کہنے لگی میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں اس سے ان کے والد کا نکاح نہیں کرو ورنہ تم نبھا نہیں سکو گے۔

نیک لوگوں کے یہاں نکاح کرنے کے ثمرات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کو یاد ہے کہ بھیس بدل کر پہرہ دے رہے ہیں ایک گھر سے ماں بیٹی کی سرگوشی میں آواز آرہی ہے، ماں کہتی ہے بیٹی آج دودھ کم

ہے اس میں تھوڑا سا پانی ملا دو، بیٹی کہتی ہے اماں آپ کو معلوم نہیں کہ امیرالمومنین نے دودھ میں پانی ملانے سے منع کیا ہے، تو ماں نے کہا بیٹی! اس وقت تو عمر رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہے، اس کو کیا پتہ چلے گا اس بیٹی نے کہا عمر رضی اللہ عنہ تو نہیں دیکھ رہے لیکن عمر رضی اللہ عنہ کا خدا تو دیکھ رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو سنا چلے گئے اگلے دن اپنے بچے عاصم کے لیے اسی بچی کا رشتہ مانگا اسی بچی سے جو پیدا ہوا وہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تھے ان کا بیٹا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تھا، جب نیک گھرانوں میں نکاح ہوتا ہے، نیک گھرانوں میں شادی ہوتی ہے اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

دین داری اور خوش اخلاقی کی اہمیت

اس لیے حدیث میں فرمایا عورت سے شادی کی جاتی ہے تو مال دیکھا جاتا ہے، اس کا خاندان دیکھا جاتا ہے، اس کی دین داری دیکھی جاتی ہے اور اس کی خوب صورتی دیکھی جاتی ہے فرمایا:

فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ

آپ دین داری کو ترجیح دو، اخلاق کو ترجیح دو، میرے نبی نے ساری محنت اخلاق کی کی ہے، کردار کی کی ہے، میری آقا انصار کے پاس جاتے تھے

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُ الْاَنْصَارَ

انصار کی زیارت کرتے ہیں۔

وَيُسَلِّمُ عَلٰى صِبْيَانِهِمْ

ان کے بچوں کو آپ سلام کیا کرتے تھے۔

وَيَمْسَحُ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ

ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

بے نظیر اخلاقِ کریمانہ

فتح مکہ میں دس ہزار چمکتی تلواروں کے جھرمٹ میں جب آپ کا جلال جاتا ہے کالا عمامہ سر پر ہے، دشمن سختیاں کرنے والے وہ ساحر کاہن مجنون کہنے والے وہ پتھر مارنے والے وہ پتے چبانے پر مجبور کرنے والے، سجدہ کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی ڈالنے والے جب سارے لائن بنا کر کھڑے ہیں آقا ﷺ نے کیا کہا آج میں تم سے بدلہ نہیں لوں گا آج وہی جملہ کہوں گا جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے ان بھائیوں سے کہا تھا جنہوں نے کنوئیں میں ڈالا تھا۔

آج کوئی بدلہ کوئی انتقام کوئی خون ریزی کوئی قتل و غارت گری نہیں ہے ایک صحابی نے جوش میں آکر کہا۔

اَلْیَوْمُ یَوْمُ الْمَلْحَمَۃِ

آج تو بدلے کا دن ہے مزا آجائے گا میرے آقا نے فرمایا نہیں! نہیں! آج تو رحمت کا دریا بہانے کا دن ہے۔

شاعر کا عشق نبوی

اسی لیے تو شاعر نے کہا

سلام اس پر جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر جس نے سختیاں سہہ کر دعائیں دیں
سلام اس پر جس نے دشمن کو حیات جاں وداں دے دی
سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی
سلام اس پر جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بروں سے جس نے فرمایا یہ میرے ہیں

سلام اس پر فضا جس نے زمانے کی بدل ڈالی
سلام اس پر جس نے کفر کی قوت کچل ڈالی
سلام ہے آمنہ کے لعل اے محبوب سبحانی!
سلام ہے فخر موجودات فخرِ نوع انسانی!

مبارک باد

تو ہم بہت زیادہ مبارک باد دیتے ہیں اپنے اس بھائی کو کہ انہوں نے اس نکاح کے موقع پر ایک دینی محفل سجائی اپنے لیے ہمارے لیے نجات کا ایک سبب بنا اور ان شاالله العزیز یہ ایک صدقہ جاریہ ہوگا جتنے لوگ اس طریقے پر نکاح کریں گے تو ان سب کا ثواب اس کو ملے گا جس نے اس کی بنیاد رکھی ہے۔

خوشی میں بھی حدود کی رعایت

میرے محترم دوستو!

بہت مختصر وقت ہے اور ہم نے خوشی میں بھی Limit سے باہر نہیں جانا، باؤنڈری کو کراس نہیں کرنا، لوگ کہتے ہیں کہ جی! خوشی کا موقع ہے کچھ بھی کر لو۔لیکن یاد رکھو کہ باؤنڈری کو کراس نہیں کرنا۔

ظفر آدمی اسے نہیں جانیے گا
چاہے وہ کتنا ہی فہم و زکاء ہو
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہے
جسے طیش میں خوف خدا نہ رہے

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔
اللہ تعالیٰ اس نکاح کو شادی کو برکت کا باعث بنائیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قصہ آگ کی چنگاری

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت فضائلہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....غصہ کی حقیقت اور بوقتِ غصہ کیا عمل کیا جائے؟
- .....غصہ کے اعتبار سے لوگوں کی چار قسمیں اور درجات۔
- .....بزرگانِ دین کے نصیحت آموز واقعات۔
- .....شیطان، انسان کو کیسے گمراہ کرتا ہے؟
- .....حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ابلیس کی ملاقات کا واقعہ۔
- .....حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کی قیمتی بات۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

﴿سورۂ آلِ عمران: ۱۳۴﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

واجب الاحترام عزیزانِ گرامی!

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والوں کو اور احسان کرنے والوں کو سراہا گیا ہے۔

غصّہ کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ آگ کی چنگاری ہے تم میں سے جو شخص اسے محسوس کرے اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔

ایک حدیث مبارکہ میں الفاظ یوں ہیں کہ غصے سے بہت بچتے رہو وہ ابنِ آدم کے دل میں آگ پیدا کرتا ہے کبھی دیکھا ہے کہ جب کسی کو غصہ آتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں، رگیں پھولنے لگتی ہیں جب تم میں سے کسی کو یہ صورت پیش آئے تو اسے لیٹ جانا چاہیے مناسب ہے کہ وہ زمین کے ساتھ چمٹ جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہے تو لیٹ جائے، وضو کرلے، پانی پی لے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ پڑھ لے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ۔ پڑھ لے۔

جس پر غصہ آیا ہے اس سے کہیں دور چلا جائے۔

پھر ایک حدیث میں یوں فرمایا کہ: تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو جلدی

غضبناک ہوجاتے ہیں۔

غصے کے اعتبار سے لوگوں کی چار قسمیں

اور جن کا غصہ جلدی واپس چلا بھی جاتا ہے غصہ آتا بھی جلدی ہے اور غصہ جاتا بھی جلدی ہے یہ برابر سرابر ہے یعنی جلدی غصہ آنا بری بات ہے لیکن جلدی غصہ چلے جانا اچھی بات ہے تو ایک کام اگر برا ہوا تو دوسرا کام اچھا ہو گیا۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں غصہ دیر سے آتا ہے لیکن زائل بھی دیر سے ہوتا ہے آتا بھی دیر سے ہے اور جاتا بھی دیر سے ہے یہ بھی برابر سرابر ہے غصہ دیر سے آنا یہ اچھی بات ہے لیکن دیر سے اس کا جانا یہ بری بات ہے اس صورت میں بھی ایک کام اچھا ہوا ایک کام برا ہوگیا۔

بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں غصہ آتا تو دیر سے ہے زائل جلدی ہوجاتا ہے، جنہیں غصہ جلدی نہیں آتا ان میں حلم اور برد باری زیادہ ہے، بہت مشکل سے غصہ آتا ہے اور بہت دیر سے غصہ آتا ہے اور اگر غصہ آبھی جائے تو جلدی چلا بھی جاتا ہے یہ نہیں کہ وہ دل میں اس کو سانپ کی طرح پال رہا ہو تو یہ بہترین لوگ ہیں۔

اور چوتھی قسم: بدترین لوگ، ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جنہیں غصہ جلدی آتا ہے اور دیر سے زائل ہوتا ہے حدیث پاک بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو اس کسوٹی پر پرکھے کہ میں کس فہرست میں ہوں آیا میں بدترین لوگوں میں تو نہیں ہوں اگر ہوں تو میں اس سے نکلنے کی کوشش کروں۔ کثرت سے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

پڑھوں ،اپنے حواس پر قابو پانے کی میں ہر ممکن کوشش کروں، یہ بیماری کیسے ختم ہوگی واقعات کو سننے سے ،احادیث کو سننے سے تو آئیں آپ کو کچھ واقعات سناتے ہیں:

ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ اس کے تقاضے کو پورا کرسکتا تھا، اب دیکھیں ایک آدمی کو کسی طاقتور پر غصہ آیا اب یہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا اب یہ کہتا ہے میں نے غصے کو پی لیا، یہ تو پینا اور برداشت کرنا نہیں ہوا یہ اپنا غصہ اتار سکتا تھا اس کو اللہ نے طاقت دی اس کے باوجود اس نے غصہ کو دبایا اللہ قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے بھر دیں گے ،کتنی بڑی فضیلت ہے انجیل میں بھی یہ بات لکھی ہوئی تھی کہ اللہ فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم تو اپنے غصے کے وقت مجھے یاد کر میں اپنے غصے اور غضب کے دن تجھے یاد رکھوں گا، جس دن اللہ جلال میں ہوں گے اللہ پاک ہمیں معاف کر دیں گے اور فرمایا تو اپنے لیے میری نصرت پر راضی ہوجا کہ میں تیرا بدلہ لوں گا خود سے بدلہ نہ لے ،تو اپنے لیے میری نصرت پر راضی ہوجا یہ تیرے لیے تیری نصرت سے زیادہ بہتر ہے تو اپنا بدلہ کیا لے گا، تو اپنا انتقام کیا لے گا۔

عبرت ناک واقعہ

کتابوں میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک اللہ والے راستے سے گزر رہے تھے تو ان کے پاؤں سے کیچڑ کی چھینٹیں اڑیں اور کسی متکبر آدمی کے کپڑے خراب ہو گئے حالانکہ انہوں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا ، یہاں تو اللہ معاف

کرے جان بوجھ کر بھی لوگ ستاتے ہیں بس میں بیٹھے ہوئے ہیں منہ میں گٹکا ،پان بھرا ہوا ہے یوں منہ باہر نکالیں گے اور پچکاری ماریں گے کسی کے کپڑے خراب ہوگئے، کسی کا چہرہ خراب ہوگیا، کسی کی گاڑی خراب ہوگئی روڈ گندا ہوگیا یہ بھی گناہ ہے یعنی کسی کے کپڑے خراب کرنا یہ چھوٹا گناہ ہے روڈ کو خراب کرنا بڑا گناہ ہے روڈ پر تو ساری عوام کا حق ہے شاہراہِ عام ہے ،کوئی دعوت میں جا رہا ہے اس کا تو کام آپ نے خراب کر دیا اپنی گاڑی کا شیشہ نیچے کیا پھینک دیا ، دروازہ کھولا پھینک دیا یہ گناہ ہے تو بہر حال وہ اللہ والے جا رہے تھے ان کے قدموں کی چھینٹوں سے کسی متکبّر آدمی کے کپڑے خراب ہوگئے اس نے یک دم تھپڑ رسید کر دیا اللہ والے تھے برداشت کر گئے تھپڑ مارنے والا آدمی تھوڑا آگے گیا اور اس کا پاؤں پھسلا ٹانگ اس کی ٹوٹ گئی تو کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولی کا بدلہ فوراً لے لیا جو اللہ کے ولی کو ستاتا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں۔

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ

میں اس سے اعلانِ جنگ کر لیتا ہوں، میں خود اس کے مقابلے کے لیے میدانِ جنگ میں اتر آتا ہوں تو اللہ جس سے اعلانِ جنگ کر دے اس کو رسوائی کے سوا کیا ملے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا نصیحت آموز واقعہ

عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ، ایک مرتبہ ایک آدمی کو دیکھا جو نشے میں دھت تو آپ نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ کر نشے کی سزا دوں تو اس نے آپ کو گالی دے دی آپ نے اسے چھوڑ دیا لوگوں نے کہا اس نے آپ کو گالی دی آپ نے

اسے چھوڑ دیا فرمایا اس کی گالی پر مجھے غصہ آگیا ابھی سزا دوں گا تو میرا ذاتی غصہ اس میں شامل ہوگا اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کسی کو اپنے ذاتی غصہ کی وجہ سے سزادوں شراب پینے کی سزا الگ تھی، لیکن اب جب اس نے مجھے گالی دے دی تو میرا ذاتی غصہ اس میں شامل ہوگیا اور یہ مجھے پسند نہیں یہ واقعہ ہم بار بار سنتے ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قرآن کی آیت پر فوراً عمل

بعض کتابوں میں حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے کہ ان کی باندی دسترخوان پر شوربہ رکھ رہی تھی اس کے ہاتھ سے پلیٹ گری اور حضرت کے کپڑوں پر شوربہ گر گیا کپڑے بھی خراب ہوئے اور ظاہر ہے کہ شوربہ گرم بھی ہوگا تکلیف بھی ہوئی تو آپ نے یوں اس کی طرف غصے سے دیکھا وہ بھی اللہ والوں کے گھر کی باندی تھی، قرآنِ کریم کو سمجھنے والی باندی تھی اس نے فوراً قرآن کی اس آیت کو پڑھا۔

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ ﴿سورۂ آل عمران:۳۴﴾

غصے کو پی جانے والے، فوراً اس آیت کا ادراک کیا فرمایا میں نے غصے کو پی لیا تو باندی کہنے لگی۔

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ﴿سورۂ آل عمران:۳۴﴾

لوگوں کو معاف کرنے والے، فوراً ادراک کیا اور کہنے لگے میں نے تمہیں معاف بھی کر دیا، اس نے کہا۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿سورۂ آل عمران:۳۴﴾

اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے آپ کہنے لگے جاؤ میں نے تم پر احسان کر کے تمہیں آزاد بھی کر دیا۔

ہم تو جب غصے میں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ شریعت کو ایک طرف رکھو یہ عزت کا معاملہ ہے نعوذ باللہ یعنی شریعت میں عزت نہیں ہے، کہتے ہیں خاندان کی ناک کٹ جائے گی، لوگ کیا کہیں گے کسی رشتہ دار کا انتقال ہو جائے تو کہتے ہیں کہ جی! خیرات کرنی ہے قرض لے کر کرنی ہے لیکن کرنی ہے کیوں؟ نہیں کی تو لوگ کیا کہیں گے اور خیرات کے بارے میں کہتے ہیں کہ ایسی خیرات کریں گے کہ لوگ کہیں گے واہ واہ! یعنی اللہ پاک کو تو ہم نے یاد ہی نہیں رکھا، بس ہر بات میں لوگ لوگ لوگ، حدیث پاک میں آتا ہے تین خصلتیں جس میں نہیں وہ ایمان کی حلاوت نہیں پا سکتا حلاوت کہتے ہیں مٹھاس کو، جلیبی کھاؤ تو مٹھاس محسوس ہوتی ہے تین خصلتیں، پہلی ایسی بردباری جس سے کسی کا علاج ہو سکے، تحمل، برداشت، بردباری، دوسرا ایسا تقویٰ جو اسے حرام سے روک سکے، تیسرا ایسا اخلاق جس سے یہ لوگوں کو مطمئن کر سکے، خندۂ پیشانی سے بات کر سکے۔

شیطان کو زبردست طمانچہ

ایک بزرگ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کے پاس ایک گھوڑا تھا جو ان کو بہت پسند تھا ایک دن جب گھر آیا تو دیکھا کہ گھوڑا تین ٹانگوں پر کھڑا ہے یعنی ایک ٹانگ اس کی زخمی ہے تو اپنے غلام سے پوچھا یہ گھوڑے کی حالت کس نے کی غلام نے کہا کہ میں نے کی انہوں نے کہا کیوں؟ غلام نے کہا تا کہ آپ کو صدمہ اور تکلیف پہنچے تو اگر میری طرح کوئی ہوتا تو کہتا اچھا مجھے تکلیف

پہنچاتا ہے اب میں تیری بھی ایک ٹانگ توڑتا ہوں اللہ اکبر تو انہوں نے کہا اچھا میں بھی اسے یعنی شیطان کو ہار وغم پہنچاؤں گا جس نے تجھے اس کام پر لگایا ہے، اب تو بھی آزاد ہے اور یہ گھوڑا تیری ملکیت ہے، اندازہ لگائیں کہ اپنے غصہ کو پیا بھی شیطان کو بھی خوب زبردست طمانچہ لگایا کہ غلام بھی آزاد کر دیا اور گھوڑا بھی اس کو دے دیا۔

سبق آموز واقعہ

ایک ادارے میں ہم بیٹھے ہوئے تھے تو وہاں یتیم بچے بیٹھے ہوئے تھے تو ایک یتیم بچے کی کارگزاری سامنے آئی کہ اس کے باپ کو چچا زاد بھائیوں نے قتل کر دیا تھا تو جو مقتول تھا اس کی بیوی نے کہا کہ میں اپنے اس بیٹے کو بڑا کروں گی اور ایک دن آئے گا کہ یہ اپنے باپ کا انتقام لے گا تو کسی نے اس عورت کو سمجھایا کہ یہ بچہ بڑا ہوگا پھر اپنے باپ کا انتقام لے گا تو قاتلوں کو ماردے گا وہ مر جائیں گے یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے خطرناک انتقام لو پوچھا وہ کیسے؟ کہا اس بچے کو قرآن کا حافظ بناؤ پھر اس کو عالم بناؤ یا اس کو ڈاکٹر بناؤ پھر جب اس کی عزت ہو گی تو وہ روزانہ اس کو دیکھ کر روئیں گے، مریں گے، دشمن دیکھ کر جلے گا حاسدین حسد کریں گے صبح وشام وہ مریں گے، اس کی عزت، شہرت اور مقبولیت کو دیکھ کر تو ان بزرگ نے بھی کہا کہ میں اس کو غم پہنچاؤں گا جس نے تجھے اس کام پر لگایا ہے جا تو بھی آزاد اور یہ گھوڑا بھی تیری ملکیت ہے، تو یہ وہ ہی بات ہے جو انجیل میں لکھی ہوئی تھی کہ اگر تو اپنے لیے میری نصرت پر راضی ہوجائے تو تیرے لیے تیری نصرت سے زیادہ بہتر ہے اسی لیے قرآن کریم میں تعریف فرمائی ان کی جو صبر کرنے والے ہیں۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾

﴿سورۂ شوریٰ: ۴۳﴾

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط ﴿سورۂ فصلت: ۳۴﴾

نیکی اور برائی، اچھا بُرا برابر نہیں ہو سکتے۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴿سورۂ فصلت: ۳۴﴾

برائی کا بدلہ اچھائی کے ساتھ دو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک شخص برا کہہ رہا ہے، گالی دے رہا ہے آپ بدلے میں دعائیں دے رہے ہیں، کسی نے پوچھا حضرت! یہ تو برعکس معاملہ ہے آپ نے فرمایا:

كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ

ہر برتن سے وہ نکلتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے، اس کے دل کے برتن میں گند بھرا ہوا ہے زبان کے راستے سے وہ باہر نکل رہا ہے، میرے دل کے برتن میں خیر بھری ہوئی ہے زبان کے راستے سے وہ نکل رہی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین اہم صفات

اسی لیے اللہ کریم نے ابراہیم علیہ السلام کی ایک صفت کو بیان کیا:

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿سورۂ ہود: ۷۵﴾

تین صفات بیان کیں؛ وہ حلیم ہیں حلیم کہتے ہیں درگزر کرنے والا ایک ہوتا ہے معاف کرنے والا، ایک ہوتا ہے درگزر کرنے ولا اس میں فرق ہے،

معاف کرنے والا یہ کہ ایک آدمی گناہ کر رہا ہے آپ نے اسے دیکھ لیا اور آپ نے اسے محسوس کرایا کہ میں نے تمہیں دیکھ لیا اور پھر اسے کہا کہ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا، آپ نے معاف تو کر دیا لیکن اس کے دل میں تو یہ ڈر ہے کہ یہ کسی کو بول نہ دے اس نے تو مجھے دیکھ لیا ہے، آپ کے سامنے وہ شرمندہ شرمندہ رہے گا، درگزر کرنا یہ ہے کہ آپ نے کسی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھا اور فوراً وہاں سے ہٹ گئے اس کو محسوس ہی نہیں کروایا کہ میں نے تمہیں دیکھ لیا یہ صفت ہے اصل، اسی لیے فرمایا کہ قیامت کا دن ہوگا اللہ کریم اپنے بندوں کے وہ گناہ جو فرشتوں نے لکھے ہیں اللہ فرشتوں کی کتاب سے بھی مٹا دیں گے فرشتوں کے ذہن سے بھی مٹا دیں گے تا کہ فرشتے یہ نہ کہیں کہ تھا تو بڑا گناہ گار لیکن اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اللہ پاک ان کے ذہن سے بھلا دیں گے تا کہ فرشتوں کی نظر میں میرے بندے کی حقارت نہ ہو تو درگزر اسے کہتے ہیں، فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام درگزر کیا کرتے تھے۔ ''اَوَّاہٌ مُّنِیْبٌ''

''اَوَّاہٌ'' اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی کوتاہیوں کو یاد کر کے اس پر روتا رہے۔

میں نے بتایا تھا کہ ایک غلام تپتی دوپہر سخت دھوپ میں ننگے سر ننگے پاؤں پسینے سے شرابور دھاڑے مار مار کر رو رہا ہے کسی نے پوچھا بھائی! کیا ہوگیا کہنے لگا چالیس سال پہلے اس زمین پر گناہ ہوا تھا اسے یاد کر کے رو رہا ہوں ہم تو دن رات گناہ کرتے ہیں اور یاد ہی نہیں اور پچاس سال پہلے جو نیکی ہوگئی تھی وہ یاد بھی ہے اور جتلاتے پھرتے ہیں میں نے تمہارے ساتھ یہ کیا تھا تو اَوَّاہٌ اس کو کہتے ہیں۔

''مُنِیْبٌ'' وہ شخص ہے جو اللہ کی اطاعت میں لگا رہے، جما رہے، اللہ

کریم نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو یہی تلقین کی۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ ﴿سورۃ احقاف:۳۵﴾

آپ صبر کیجیے جیسا صبر اولوالعزم پیغمبروں نے کیا۔

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿سورۂ فرقان:۶۳﴾

اور جب جاہل آپ سے مخاطب ہوں تو سلام کہہ کر اپنا راستہ الگ کرلیں۔

شیطان کیسے گمراہ کرتا ہے

ایک عابد تھا ایک دفعہ شیطان سے ملاقات ہوگئی تو شیطان نے اس سے کہا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں انسان کو کیسے گمراہ کرتا ہوں؟ اس عابد نے کہا بتاؤ کہا تین چیزوں سے

(۱).....بخل۔(۲).....غصہ۔(۳)..... مدہوشی

۱).....بخل: جب انسان بخیل ہوتا ہے ناں تو شیطان کہتا ہے کہ میں اس کو اس کا مال اس کی نظروں میں قلیل دکھاتا ہوں کہ تمہارے پاس تو کم مال ہے اس کے پاس زیادہ ہے جس سے وہ حقوق واجبہ میں کوتاہی کرتا ہے، لوگوں کے مال کی طرف رغبت کرنے لگتا ہے اور فرمایا یہ شُحّ جہنم کے ایک درخت کا نام ہے جو بخیل ہوگا وہ سیدھا جاکر جہنم میں گرے گا۔

۲).....غصہ جو آدمی غصے کا مریض ہو شیطان کہتا ہے ہم اسے اپنی جماعت میں یوں گراتے پھراتے چکر دیتے ہیں جیسے بچے کھیل کے دوران گیند کو اِدھر اُدھر پھینکتے ہیں شیطان اور اس کی جماعت اس سے ایسے کھیلتی ہے جیسے گیند کے ساتھ کھیلتے ہیں ایسا شخص جو غصے کا مریض ہو اگر وہ اپنی دعاؤں سے مردے کو زندہ کرنا بھی جانتا ہو مگر ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے کہ وہ جو چاہے

بنا لے ہم ایک کلمے میں اس کا سب کچھ بگاڑ دیں گے غصے میں اس کے منہ سے ایسی بات نکلے گی، اس کا ہاتھ ایسے غلط استعمال ہوگا اس کی نیکیوں پر پانی پھر جائے گا، اسی لیے غصہ ایک چنگاری ہے۔

۳)..... کہا کہ جب کوئی شخص مدہوش ہوتا ہے، نشہ میں ہوتا ہے ہم ہر برائی کی طرف پکڑ کر یوں لے جاتے ہیں جیسے کوئی بکری کو کان سے پکڑ کر جہاں چاہے لے جائے، اونٹ اور گھوڑے کی لگام کو بچہ جہاں چاہے لے جائے، ہاتھی کو پکڑ کر جہاں چاہے لے جائے تو یہ تین چیزیں ہیں جس کے ذریعہ سے شیطان Attack کرتا ہے (۱) بخل (۲) غصہ (۳) مدہوشی، آپ کہیں گے مدہوشی صرف شراب میں ہوتی ہے، نہیں! چرس پینے والا بھی خشکہ ہو جاتا ہے، نسوار کا عادی بھی خشکہ ہوجاتا ہے ہر وہ چیز جو آپ کے حواس کو مختل کرے، آپ کی اعصابی قوت اور صلاحیت کو کمزور کرے وہ گٹکا ہو، چھالیہ ہو، نسوار ہو، سگریٹ ہو یا شراب ہو یا بھنگ ہو یا کوئی اور چیز ہو، اکثر جھگڑا کیوں ہوتا ہے؟ مطلب آدمی کا دماغ کام نہیں کرتا اس دماغ کو کمزور تو میں اور آپ خود کرتے ہیں یہ غلط چیزیں استعمال کر کے اللہ اکبر کبیرا، اس لیے یہ بہت خطرناک باتیں ہیں ان تینوں چیزوں سے اجتناب کی کوشش کی جائے۔

موسیٰ علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ

موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں ابلیس آیا کہنے لگا اللہ پاک نے آپ کو اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا ہے ہم کلام ہونے کا شرف بخشا ہے میں بھی اللہ کی ایک مخلوق ہوں توبہ کا ارادہ رکھتا ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں کہ وہ میری توبہ کو قبول فرمالیں موسیٰ علیہ السلام بڑے خوش ہوئے وضو کیا نماز پڑھی دعا

مانگی یا اللہ! ابلیس بھی آپ کی مخلوق میں سے ہے توبہ کی درخواست کرتا ہے آپ قبول کرلیں اللہ کریم نے فرمایا یہ جھوٹ بولتا ہے اس کا توبہ کا ارادہ نہیں ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ! ایک موقع دے دیں اس کو اللہ پاک نے فرمایا ٹھیک ہے میں توبہ قبول کرتا ہوں اس کو کہو حضرتِ آدم علیہ السلام کی قبر کی طرف سجدہ کرے توبہ قبول ہو جائے گی موسیٰ علیہ السلام بڑے خوش ہوئے کہ یہ تو چھوٹی سی بات ہے ایک سجدہ کرنا ہے اور یہ معاف ہوجائے گا جب ابلیس کو بتایا تو وہ غصے میں آگیا اکڑ کر کہنے لگا وہ زندہ تھے تب میں نے انہیں سجدہ نہیں کیا اب تو پردہ فرما گئے ہیں اب کیسے سجدہ کروں پھر موسیٰ علیہ السلام کو کہا آپ نے میری سفارش تو کی ہے اسی لیے میں آپ کو ایک راز کی بات بتا تا ہوں کہ جب کبھی غصہ آئے تو مجھے یاد کرلینا میں غصہ کے وقت انسان کے دل میں یوں گردش کرتا ہوں جیسے خون اس کی رگوں میں دوڑتا ہے اس کے اندر میں ہوتا ہوں لہٰذا غصہ میں نہیں آنا اور کہا کہ دشمن کی تعداد جب زیادہ ہوتو مجھے یاد کرنا میں اس وقت انسان کے پاس آکر اس کے بیوی بچے اور مال و دولت سامنے کر دیتا ہوں وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے، جب کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں بیٹھو تو مجھے یاد کرو میں اس وقت اس مرد اور عورت کے درمیان قاصد اور سفیر کا کام کرتا ہوں اس کے خیالات اس کے دل میں اور اس کے خیالات اس کے دل میں ڈالتا ہوں۔

حضرت لقمان حکیم علیہ السلام سے منقول شدہ بات

حضرت لقمان حکیم سے منقول ہے کہ تین مواقع پر انسان کو پرکھا جاتا ہے، اس کے اندر کا پتہ چلتا ہے۔

(۱)..... حلیم اور بردبار آدمی غصہ کے وقت اس کا پتا چلتا ہے۔

(۲)..... بہادر آدمی لڑائی کے وقت، اس کی شجاعت سامنے آتی ہے اور

(۳)..... احتیاج کے وقت کہ جب آدمی محتاج ہو جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بھائی میرے کتنا کام آرہا ہے اسی لیے ہم روحانی بیماریوں سے اجتناب کی کوشش کریں، اپنے گریبان میں جھانک کر اپنا محاسبہ کریں، قرآن وسنت کی محفلوں میں بیٹھیں، اللہ والوں کے واقعات سنیں اور ایک دوسرے کو سنائیں، دینی کتابوں کا مطالعہ کریں، وظائف کا اہتمام کریں، کسی اللہ والے سے بیعت ہوجائیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

پاکیزہ معاشرے کے قرآنی اصول

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....سورۂ حجرات کا بنیادی موضوع۔
- .....کمال، زوال میں کیسے بدلتا ہے؟
- .....باہم نفرتوں کی ایک وجہ۔
- .....مسلمان کا مقام ومرتبہ۔
- .....اصل تقویٰ کیا ہے؟
- .....دل صاف رکھنے پر زبردست انعام۔
- .....دل کی کیفیت کیسے معلوم کی جائے؟
- .....سکونِ کامل پانے کا طریقہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا

﴿سورۂ حجرات: ۱۲﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَ الظَّنَّ: فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے
نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا
یہاں ایسے رہے کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کی سورہ حجرات 26 ویں پارے کی آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

سورۂ حجرات کا بنیادی مضمون

سورہ حجرات میں بنیادی طور پر آداب معاشرت بتلائے گئے ہیں۔ جینے کا طریقہ بتلایا ہے، زندگی گزارنے کا انداز بتلایا ہے، محبتیں پروان چڑھانے کا نسخہ بتلایا ہے، ایک دوسرے کے لیے باہم شیر وشکر ہونے کے طریقے بتلائے ہیں۔

باہم نفرتوں کی ایک وجہ

اور معاشرے میں جو بگاڑ پیدا ہوتا ہے، معاشرے میں جو خرابی پیدا ہوتی ہے، خاندان میں باہم جو نفرتیں پیدا ہوتی ہیں، دل جس سے ٹوٹتے ہیں،

انسان جس سے ایک دوسرے سے دور ہوتے ہیں، ان میں سے ایک بیماری بدگمانی کی ہے اور بدگمانی جب پیدا ہوتی ہے تو پھر جاسوسی پیدا ہوتی ہے، انسان پھر دوسروں کی ٹوہ میں لگ جاتا ہے، دوسروں کی خامیوں کو تلاش کرتا ہے، اس سے پھر آپس میں خلیج بڑھتی ہے، اسی لیے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا۔

اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ﴿سورۂ حجرات:۱۲﴾

بدگمانی سے بچو۔

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ﴿سورۂ حجرات:۱۲﴾

بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔

کمال، زوال میں کیسے بدلتا ہے؟

بقول کسی بزرگ کے فرمایا کہ بدگمانی اور بدزبانی دو ایسے برے فعل ہیں جو انسان کے کمالات کو زوال سے بدلتے ہیں۔

اور حدیث میں بھی فرمایا:

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ

بدگمانی سے بچو۔

یہ بدگمانی بہت بڑا جھوٹ ہے، جاسوسی نہ کرو، ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ لگو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔

كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ۔

بدگمانی کی وجہ

انسان بدگمانی کب کرتا ہے جب اس کے اندر تکبر آجاتا ہے اپنے آپ کو دودھ سے دھلا ہوا صاف سمجھتا ہے، اس کی انا ہے یہ انا فنا بن جائے تو انسان بندہ بن جائے، اس میں بندگی آجاتی ہے اور جس زندگی میں بندگی آئے وہی کام کی زندگی ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

نماز سراسر بندگی

بھائی! ہم نماز پڑھتے ہیں، نماز ندائے بندگی ہے، نماز میں ہم اللہ سے بندگی مانگ رہے ہیں، نماز ادائے بندگی ہے، نماز حیاء زندگی ہے، نماز کے اندر انسان باحیاء اور پاکیزہ ہوتا ہے، ہاتھ بندھے ہوئے ہوتے ہیں، سر جھکا ہوا ہوتا ہے، نظریں نیچے جھکی ہوئی ہوتی ہیں، کان غیبت، میوزک نہیں سن رہے ہوتے ہیں، زبان سے مسلسل اللہ کے بول بول رہے ہوتے ہیں، پھر یہ جھکتا ہے پھر یہ سجدے میں جارہا ہوتا ہے۔ اللہ اکبر بولتا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نماز کے اندر سب سے پہلا لفظ کیا بولتے ہیں۔

سُبْحَانَكَ

سب سے پہلا لفظ اور اُس میں اشارات

اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، جب تیری ذات پاک ہے تو اس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ میں ناپاک ہوں، ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ میرا استاد ہے

تو اب اس کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں اس کا شاگرد ہوں، ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ میرا والد ہے اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں اس کا بیٹا ہوں، جب ہم نے یہ کہا کہ اللہ پاک ہے تو اس کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں ناپاک ہوں، میرا وجود ناپاک، میرا دیکھنا ناپاک، میرا سننا ناپاک، میرا سونگھنا ناپاک، میرا بولنا ناپاک، میرا سوچنا ناپاک، اپنی انا کو ختم کرنے کے لیے نماز پڑھائی جارہی ہے۔

نماز سے باہر کیفیت مطلوبہ

یہ نماز والی کیفیت، باہر والی کیفیت بن جائے، یہ بندہ کامیاب ہے۔

ہماری کیفیت

ہم باہر بندے نہیں بنتے جب باہر جاتے ہیں تو شلوار ٹخنوں سے اوپر کر دیتے ہیں، گردن میں اکڑ آجاتی ہے اور نظریں ہماری چاروں طرف آوارگی کے ساتھ پھر رہی ہوتی ہیں، گریبان ہمارا کھلا ہوا ہوتا ہے، زبان ہماری مشین کی طرح چل رہی ہوتی ہے اور کان ہمارے غیبت اور میوزک سن رہے ہوتے ہیں، گانے سن رہے ہوتے ہیں، ادھر سے رشوت تو ادھر سے سود ہمارے ہاتھ لے رہے ہوتے ہیں، پاؤں ہمارے سینما اور گناہ کے اڈوں کی طرف جارہے ہوتے ہیں، ایک لقمہ حلال کا تو چھ لقمے حرام کے کھا رہے ہوتے ہیں یہ بندہ تو نہیں ہے۔

سُبْحَانَكَ

تو پاک میں ناپاک، اپنی انا کو فنا کرو گے تو بات بنے گی۔

تو تکبر آتا ہے تو بدگمانی پیدا ہوتی ہے، جب بدگمانی پیدا ہوتی ہے تو آدمی

جاسوسی کرتا ہے دوسروں کی ٹوہ میں لگتا ہے، جب دوسروں کے عیوب ڈھونڈتا ہے تو پھر آدمی اپنے عیوب سے بے خبر ہوجاتا ہے۔

دوسروں کے عیوب پہ تیری نظر ہے
اپنی خامیوں سے تو بے خبر ہے

نظر ستّار کی ستّاری پر

جب کوئی آپ کے لیے راستہ چھوڑے آپ سے مصافحہ کرے عقیدت سے آپ سے سلام کرے اور آپ کے ہاتھ چومے، تو فوراً سے اپنے دل میں یہ بات ڈالو کہ یہ میں نہیں ہوں یہ وہ ہے اس نے ستاری کی چادر ڈالی ہے، اگر وہ چادر ہٹالے میرے عیب ظاہر ہوں، سب کچھ ختم ہوں، ستاری کی چادر ڈالی ہے تو تبھی وہ عزت کر رہا ہے، گناہ ہوجائے تو بولو یہ میں ہوں اور اگر کوئی عزت کرے تو بولو یہ اس نے ستاری کی چادر ڈالی ہوئی ہے۔

بدگمانی کا اثر

اسی لیے فرمایا جس نے اپنے مسلمان بھائی کے لیے برا گمان رکھا تو اس نے نعوذ باللہ اپنے رب سے بدگمانی کی، یہ میرا بندہ ہے، اس کے عیوب پر میں پردہ ڈالتا ہوں تو کون ہوتا ہے اس کو آشکارا کرنے والا۔

اس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کے گناہوں کے باوجود میں اس سے نفرت نہیں کرتا تو کون ہوتا ہے اس سے نفرت کرنے والا۔

مسلمان کی حُرمت

رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف منہ کرکے کیا ارشاد فرمایا:

مَا اَطْيَبَكَ اَطْيَبَ رِيْحِكَ مَا اَعْظَمَكَ

کتنا پاکیزہ ہے تو، تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے، تیری عظمت کتنی بڑی ہے۔

لیکن ایک مسلمان کی حرمت، عزت و آبرو تجھ سے بھی زیادہ ہے، اس سے بڑی بات کوئی ہوسکتی ہے اس سے بڑی اسٹیٹمنٹ کوئی ہوسکتی ہے؟

کسی مومن کے منہ سے روزہ رکھنے کی وجہ سے، معدہ خالی ہونے کی بو آتی ہے اس کے بارے میں رب کہتا ہے۔

لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللّٰهِ اَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ

آقا ﷺ نے فرمایا یہ بو اللہ کو مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

مسلمان کی حرمت، اس کی عزت، اس کی جان، اس کی آبرو، اس کا مال، اللہ کے ہاں بڑا محبوب ہے، اس لیے فرمایا بدگمانی نہ کرو، جاسوسی نہ کرو، عیوب کے پیچھے نہ پڑو۔

سبق آموز واقعہ

عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما گشت پر ہیں، ایک جگہ چند نوجوان شراب پی رہے تھے، یاد رکھیے کہ اگر کوئی کھلے عام شراب پی رہا ہو تو اس کو روکنا بھی ہے، ٹوکنا بھی ہے، تنبیہ بھی کرنی ہے، اس کو وارننگ بھی دینی ہے، بھائی! تو کھلے عام گناہ کر رہا ہے، معاشرے کو بگاڑ رہا ہے، یہ تو صحیح نہیں کر رہا ہے۔

لیکن اگر کوئی یہ چھپ کر کرتا ہے، جیسے وہ نوجوان کمرے کے اندر چھپ کر شراب پی رہے تھے تو عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس گئے اور کہا: کہ یہ تم نے کیا شراب اور شباب کی محفل سجائی ہوئی ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا

پتہ ہے انہوں نے کیا جواب دیا۔

قَدْ اَتَیْنَا مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ

ہم نے تو وہ کیا جس سے اللہ نے منع کیا ہم نے گناہ کیا، لیکن آپ نے بھی تو گناہ کیا ہے، گھر کے اندر آ کر جاسوسی کا کیا مطلب؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو سوچتے ہیں۔

فَانْصَرَفَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَتَرَکَھُمْ

بس وہ پھر گئے اور ان کو چھوڑ دیا، بات تو ان کی بھی بری نہیں ہے ہم تو کیمرے لگاتے ہیں ہم تو دوربینیں ان پر فٹ کرتے ہیں ہم تو صبح و شام نظریں ان پر لگائے ہوئے ہیں۔

ایک اور واقعہ

اسی طرح ایک محفل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے جو نگران تھے وہ دیوار پھلانگ کر گئے، اسی طرح کی محفل لگی ہوئی تھی، شراب پی رہے تھے تو انہوں نے بھی یہ کہا دروازے کی بجائے بغیر اجازت کے دیوار پھلانگ کر آئے، جب ان ساری باتوں کو انسان سوچتا ہے تو اسے سمجھ میں آتا ہے کہ اگلے نے ایک گناہ کیا اور اس نے بیسیوں گناہ کر ڈالے۔

شیطان کی چال

لیکن شیطان آپ کو آپ کی غلطی نہیں بتائے گا بلکہ اپنی غلطیوں پر وکیل بن کے صفائی پیش کرتا ہے اور دوسروں کی غلطیوں پر جج بن کر فیصلے سنا دیتا ہے اپنی غلطی پر وکیل بن کر صفائی پیش کرتا ہے، تاویلات کرتا ہے، یہ شرابی ہے،

یہ جہنمی ہے، یہ کافر ہے، یہ بدکار ہے، فوراً فیصلہ سنا دیا، یہ منافق ہے فوراً فیصلہ۔

گناہ کا اثر

اسی لیے جب بندہ گناہ کرتا ہے تو وہ اپنے اور اللہ کے درمیان ستر کو توڑ دیتا ہے بھائی! اللہ اور بندہ کے درمیان ایک ستر ہے پردہ ہے، حیاء ہے، آدمی کو چاہیے کہ وہ اللہ سے حیاء کرلے، حیاء کا حق کیا ہے؟

اَللّٰہُ لَا یَرَاکَ حَیْثُ یَنْھَاکَ

اللہ آپ کو وہاں نہ دیکھے جہاں سے روکا ہے، شراب پیتے ہوئے نہ دیکھے، زنا کرتے ہوئے نہ دیکھے، قتل کرتے ہوئے نہ دیکھے، رشوت لیتے ہوئے نہ دیکھے، سود کا لین دین کرتے ہوئے نہ دیکھے۔

دوسروں کے عیوب ظاہر کرنے والا

دیکھیں جب انسان نے گناہ کرلیا تو اس نے اپنے اور اللہ کے بیچ کا پردہ گرا دیا لیکن اس کے اور بندوں کے بیچ میں پردہ موجود ہے تو اب جب آپ اس کے عیوب کو ظاہر کرو گے تو دوسرا پردہ آپ توڑو گے۔

انسان گناہ کرتا ہے تو چھپ کر کرتا ہے، ہوسکتا ہے اس کے دل میں یہ ہو کہ اللہ مجھے معاف کر دیں گے، لیکن لوگ تو معاف نہیں کرتے، تو اس نے گناہ کیا اس نے اللہ اور اس کے بیچ جو پردہ تھا اس کو گرایا آپ نے اس کے اور لوگوں کے بیچ کو گرایا، لوگوں کو اس کے گناہ بتلا کر گویا ایک پردہ اُس نے گرایا، دوسرا پردہ آپ نے گرایا۔

پردہ دری کا انجام

اسی لیے فرمایا لوگوں کے اوپر پردہ ڈالو۔

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس نے کسی مسلمان کے اوپر پردہ ڈالا، اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالیں گے اور جس نے مسلمان کے عیوب کو فاش کیا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے عیوب کو فاش کریں گے۔

عَلٰى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ

جب آدم علیہ السلام سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء موجود ہوں گے اور تمام انسان موجود ہوں گے اللہ رسوا کریں گے بلکہ اللہ دنیا میں بھی، گھر بیٹھے اس کو رسوا کریں گے اور اللہ اس گناہ میں بھی اس کو مبتلا کریں گے، جب تک یہ اس گناہ میں مبتلا نہیں ہوگا، موت نہیں آئے گی۔

سبق آموز مشہور واقعہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہے، بارش نہیں ہو رہی ہے، قحط سالی ہے، سارے لوگ گریہ و زاری کرنے کے لیے کھلے میدان میں جمع ہوتے ہیں، سب اللہ سے رو رو کر دعا مانگ رہے ہیں اپنی توفیق کے مطابق صدقہ خیرات کرو، اللہ بارش برسائے گا، سب نکل گئے، موسیٰ علیہ السلام کے دل میں اللہ پاک نے ایک بات ڈالی کہ اس مجمع میں ایک گناہ گار ہے جب تک وہ نکلے گا نہیں بارش برساؤں گا نہیں، موسیٰ علیہ السلام نے اعلان کیا بھائی! مجمع میں ایک گناہ گار ہے وہ جو گناہ گار تھا اسے تو پتہ تھا کہ میں ہوں، وہ اپنے دل میں اللہ سے عاجزی کے ساتھ ندامت کرنے لگا اب یہ زبان سے تو کہہ نہیں سکتا لوگوں کو پتہ چل جائے

گا کسی کو شک ہوجائے گا، ہاتھ اٹھائے نہیں، زبان سے لفظ نکلا نہیں، آنسو کا قطرہ آنکھ سے رخسار پر گرا نہیں، دل ہی دل میں اللہ سے تار جوڑ دی، کنکشن جوڑ دیا، اللہ سے لو لگادی۔

اللہ نے بارش برسادی، موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے سوال کیا اے اللہ! مجمع سے کوئی نکلا نہیں اور بارش برس گئی، کہا اے موسیٰ! یہ میرا اور میرے بندے کا معاملہ تھا میں تیرے سامنے بھی اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا، لوگ کہتے ہیں نا! کہ ماں کا دل نرم ہوتا ہے، ماں کے سامنے پھر بھی تھوڑا رونا پڑتا ہے، پاؤں پکڑنے پڑتے ہیں، منت سماجت کرنی پڑتی ہے، دو چار منٹ ماں بھی لے لیتی ہے، وہ تو اس کے بغیر بھی معاف کر دیتا ہے، تو اصل تقویٰ یہ ہے۔

اصل تقویٰ

آج کے دور میں اگر اعلان ہو جائے کہ بھئی! اس مجمع کو اندر ایک بندہ ایسا ہے جس کے کپڑوں کے اوپر گندگی کا نشان لگا ہوا ہے اور وہ جا کر اپنی قمیص دھولے۔

تو تقویٰ تو یہ ہے کہ سب آہستہ سے اپنی قمیص دیکھیں اور اگر میل کچیل یا نجاست نظر آرہی ہے تو جا کر دھولیں تقویٰ تو یہ ہے لیکن ہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے، تو اگر ہماری قمیص پر کوئی نجاست نہیں لگی ہوئی ہے تو ہم نیچے دیکھیں کہ کوئی اٹھ کر چلا جائے تو ہمیں پتہ ہی نہ چلے، تقویٰ تو یہ ہے۔ لیکن ہم اِدھر اُدھر دیکھیں گے کہ کون اٹھے گا؟ کتنا فرق ہے۔

تقویٰ تو یہ ہے کہ پردہ ڈالیں اگر کوئی آدمی گناہ کرلے سب کے سامنے تو سب کے سر جھک جائیں، ہمیں پتہ ہی نہیں چلے کہ کون آدمی اٹھ کر گیا۔

قرآنِ کریم کی دو اصطلاحات میں فرق

قرآن میں جو اصطلاحات ہیں۔

يَعْفُوْا وَيَصْفَحُوْا

عفو اور درگزر کرو، عفو کہتے ہیں معاف کرنا، اور صفح کہتے ہیں چشم پوشی کرنا، تو دونوں میں فرق ہے، عفو کہتے ہیں اس کو کہ کسی نے گناہ کیا اور آپ نے اس کو دیکھ لیا اور اس نے آپ کو بھی دیکھ لیا لیکن آپ اس کو کہو کہ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، وہ خوش تو ہوجائے گا کہ اس نے چشم پوشی کردی لیکن اس کو یہ فکر لگی ہوئی ہوگی کہ کبھی نہ کبھی یہ راز فاش کر دے گا اور صفح اس کو کہتے ہیں کہ آپ نے کسی کو دیکھا اور فوراً! نظریں پھیر دیں اور یہ تاثر دیا جیسے میں نے کچھ دیکھا ہی نہ ہو، جیسے مجھے کچھ پتہ ہی نہ ہو، یہ اعلیٰ درجہ ہے، اس کے دل میں یہ خوف ہی نہ ہوگا کہ یہ کسی کو بتا دے گا، تو آپ کے سامنے میں نے کچھ دیکھا ہی نہیں تو ہم بجائے اس کے فوراً یہ کہہ دیتے ہیں کہ او بھائی! میں نے تجھے دیکھ لیا۔

دل صاف رکھنے پر عظیم انعام

میرے محترم بھائیو دوستو!

یہ جو معاشرے تباہ ہوتے ہیں، بدگمانی کی وجہ سے ہوتے ہیں، جل سوزی کی وجہ سے ہوتے ہیں، اللہ اکبر کبیرًا۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، ان کے حالات میں آتا ہے کہ جب سے مسلمان ہوئے ہمیشہ روزہ رکھتے تھے، جب سے ایمان لائے ہمیشہ روزہ رکھتے، ساری رات عبادت کرتے تھے اور دن میں ایک قرآن پاک

کی تلاوت کرے تھے، کتنی بڑی نیکی کرتے تھے؛ اس سے بڑھ کر کوئی نیکیاں کرسکتا ہے کہ ساری رات تہجد کی نماز پڑھے، دن میں ہمیشہ روزہ رکھے، اور ایک قرآن ختم کرتے تھے، اس سے بڑا تو کوئی نہیں ہوسکتا۔

ایک دن آقا ﷺ کی مجلس میں تشریف فرما تھے، آقا ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جنتی کو دیکھنا ہو تو فلاں صحابی کو دیکھ لے کہ فلاں آدمی کو دیکھ لے، میں نے دیکھا اور بڑا رشک بھی آیا کی کتنا خوش قسمت آدمی ہے کہ دنیا میں لسان نبوت سے ان کو جنتی ہونے کی بشارت ملی ہے، تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کوئی عذر پیش کیا اور ان کے پاس چلے گئے کہ میں دو تین دن آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں، تو انہوں نے سوچا کہ ساری رات تہجد میں پڑھتا ہوں، روزے دن میں ہمیشہ میں رکھتا ہوں، اور دن میں قرآن میں ختم کرتا ہوں، جنتی ہونے کی بشارت ان کو کیوں ملی؟

یعنی نیت یہ کہ میں دیکھوں کہ یہ کون سا ایسا عمل کرتے ہیں جس کی وجہ سے آقا ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت اسے دی، اب دن بھر ان کے اعمال کو دیکھ رہے ہیں، ساری رات ان کی حرکات وسکنات پر نظر رکھے ہوئے ہیں، اب تین دن گزرنے کے بعد ان کو کہا کہ چچا جان! میں آپ کے ساتھ رہا اس لیے کہ میں آپ کا عمل چیک کروں آقا ﷺ نے آپ کو بشارت دی ہے لیکن مجھے کوئی خاص عمل نظر نہیں آیا جو عمل سب کرتے ہیں، آپ بھی کرتے ہیں وہ کہنے لگے کہ مجھے یہ لگتا ہے کہ جس عمل کی وجہ سے مجھے جنت کی بشارت دنیا میں ملی ہے وہ عمل یہ ہے کہ ''میرے اس دل میں کسی کے لیے حسد اور بغض نہیں ہے'' روایات میں آتا ہے کہ عمرو بن العاص اچھل پڑے اور فرمایا: هٰذَا هُوَ۔

یہی وہ عمل ہے جس کی وجہ سے آپ کو جنتی ہونے کی بشارت ملی ہے۔

ہمارا حال

ہمارے تو اس طرح کے اعمال بھی نہیں ہیں، نہ نماز ویسی، نہ روزہ ویسا، نہ زکوۃ ویسی، نہ حج ویسا، نہ تبلیغ ویسی، نہ جہاد ویسا، نہ تقوٰی ویسا اور اس کے ساتھ ساتھ حسد اور کینہ بھی ہے، دل بھرا ہوا ہے، تو بات کیسے بنے گی، اسی لیے فرمایا کہ تم کسی کی جاسوسی نہ کرو، بدگمانی نہ کرو، کسی کی ٹوہ میں نہ لگو، کسی سے بغض نہ کرو، حسد نہ کرو، کینہ نہ کرو۔

كُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا

آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ اللہ کے لیے، اللہ کے بندے بن کر رہو تب تم کامیاب ہوگے۔

دل کی کیفیت معلوم کرنے کا طریقہ

میرے بھائیو دوستو!

اپنے اس دل کو چیک کرنے کے لیے کہ ''یہ کس کنڈیشن میں ہے'' یہ دیکھو کہ تلاوت میں دل لگ رہا ہے کہ نہیں، اگر تلاوت میں دل لگ رہا ہے تو دل اچھی حالت میں ہے، ہم ٹیسٹ کرواتے ہیں نا کہ دل ہمارا کس طرح کام کر رہا ہے، تو یہ دیکھو کہ تلاوت میں دل لگ رہا ہے کہ نہیں، اللہ کے ذکر میں مزا آرہا ہے کہ نہیں، تنہائی میں دل گھبرا رہا ہے کہ نہیں، یعنی بعض لوگوں کا دل تنہائی میں گھبراتا ہے، بس لوگ ہوں اور دوست ہوں، گپ شپ ہو رہی ہو نہیں، ایسا نہیں ہے، کبھی تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کرکو رویا جائے، اللہ کے سامنے خوب رولو۔

صبر کیسا؟

کسی نے کیا خوب کہا:

كُلَّمَا اشْتَهَيْتَ اشْتَرَيْتَ فَمَتَى الصَّبْرُ

جو جی چاہا خرید لیا یہ نہیں دیکھا حلال ہے یا حرام؟ جو جی چاہا کھا لیا یہ نہیں دیکھا کہ حلال ہے یا حرام؟ یہ نہیں دیکھا جو چاہا پی لیا یہ نہیں دیکھا کہ حلال ہے یا حرام؟ جو جی چاہا پہن لیا یہ نہیں دیکھا کہ حلال ہے یا حرام؟ جو جی چاہا خرید لیا تو پھر صبر کیسا؟

اَفَكُلَّمَا خَلَوْتَ عَصَيْتَ

جب تنہائی ملی گناہ کر لیا۔

فَمَتَى التَّقْوٰى

تو پھر تقوی کہاں سے آئے گا؟

صبر کا بریک

آج اگر عوام کی جلوت خراب ہے تو خواص کی خلوت خراب ہے، کوئی اگر کھلے عام گناہ کر رہا ہے تو کوئی چھپ کر گناہ کر رہا ہے، تقوٰی کہاں سے آئے گا؟ اسی لیے اپنی ناجائز خواہشات کو صبر کا بریک لگاؤ، جتنی بھی قیمتی گاڑی ہو، کروڑوں روپے کی ہو، پاور اسٹیرنگ ہو، فیول ایورج بھی اچھی ہو، انٹرنل بھی گاڑی کی اچھی ہو، لگژری سیٹ ہو، سارا سسٹم اسکا اچھا ہو، ٹایل بھی اچھی ہو، لیکن اس کی بریک صحیح نہ ہو، تو ایکسڈینٹ ہوگا، گاڑی بھی خراب ہوجائے گی اور جو اس میں سوار ہے اس کا بھی کام خراب ہوجائے گا، بریک نہیں ہے، تو آج ہم سب کی زندگیوں میں صبر کا بریک نہیں ہے، خواہشات کے پیچھے

دوڑے چلے جارہے ہیں۔

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

عقل مند وہ شخص ہے جو اپنے کو پیچھے لگائے اور موت کے بعد کے لیے تیاری کرے اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ سے بڑی بڑی امیدیں لگائے رکھے۔

ایمان کی کشتی کی حفاظت

اسی لیے اپنی ناجائز خواہشات کو صبر کا بریک لگاؤ گے تو ایمان کی گاڑی سلامت رہے گی، اگر بریک نہیں لگاؤ گے تو یہ گاڑی ٹکرا جائے گی، اور ریزہ ریزہ ہوجائے گی، ایمان کی کشتی کو سلامتی کے ساتھ جنت تک پہنچانا بہت مشکل ہے جب تک اپنی ناجائز خواہشات کو ہم کنٹرول نہیں کریں گے۔

جینے کا سلیقہ

اسی لیے قرآن کریم کے 26ویں پارے کی سورہ حجرات میں اللہ کریم نے جینے کا سلیقہ، زندگی کا طریقہ اور معاشرتی اصل زندگی کا ڈھنگ سکھلایا ہے۔

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ﴿سورۂ حجرات:۱۱﴾

کوئی کسی کا مذاق نہ اڑائے۔

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ﴿سورۂ حجرات:۱۱﴾

کوئی کسی پر الزام اور عیب نہ لگائے۔

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ ﴿سورۂ حجرات:۱۱﴾

کوئی کسی کو برے القاب سے نہ پکارے۔

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ ﴿سورۂ حجرات:۱۲﴾

کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔

اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ﴿سورۂ حجرات:۱۲﴾

کوئی کسی سے بدگمانی نہ کرے۔

وَلَا تَجَسَّسُوْا

کوئی کسی کی جاسوسی نہ کرے، کوئی کسی کو عیوب میں نہ پڑے، کسی کی ٹوہ میں نہ پڑے۔

حدیث میں آیا:

وَلَا تَبَاغَضُوْا

کوئی کسی سے بغض نہ رکھے۔

وَلَا تَحَاسَدُوْا

کوئی کسی سے حسد نہ کرے۔

كُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا

اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

سکون پانے کا فارمولا

ان احکامات پر عمل کرنے سے سارے جھگڑے ختم ہوجائیں گے، پھر بیوی بھی بات مانے گی، پھر پڑوسی بھی آپ کے ناک میں دم نہیں کریں گے،

پھر نوکر بھی پیٹھ پیچھے آپ کے خلاف نہیں ہوں گے، آپ اپنے مالک سے وفادار بن کر دکھاؤ، اللہ مخلوق کو آپ کے خلاف نہیں رکھے گا، آپ کا فرنبردار بنا دے گا۔

انعاماتِ ربانیہ کی بارش

صحابہ نے یہی گر تو سیکھ لیا تھا اس سے اپنا تعلق مضبوط بنا لیا تھا اللہ نے جنگل کے درندوں کو ان کا فرمانبردار بنا کر دکھایا تھا، اللہ نے سمندر کی موجوں پر انہیں حکم رانی دی تھی، اللہ نے جنات کو ان کا غلام بنایا تھا، اللہ نے ہواؤں کو ان کے لیے مسخر کیا تھا، اللہ نے فرشتوں کو ان کے لیے دعاؤں پر مامور کیا تھا، صحابہ نے بندگی کا حق ادا کیا تھا بندہ بن کر دکھایا تھا، غلام کیا ہوتا ہے؟ اپنے عمل سے اس کا پریکٹیکل کر کے دکھایا تھا، اس اللہ سے اپنا تعلق مضبوط رکھا، صاف شفاف رکھا، رات کے اندھیروں میں اس اللہ کے ساتھ راز و نیاز کی باتیں کی تھیں۔

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

آج صحابی کا نام لیتے ہیں ہمارا ایمان بڑھتا ہے، ہر صحابی کو چمکتے ہوئے ستارے سے تشبیہ دی تھی، ہر صحابی کے دل کو ایمان اور تقوی سے اللہ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا، ہر صحابی کو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کہا گیا۔

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۔

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○

کا مصداق اس لیے بنے تھے اللہ سے اپنا معاملہ صاف کیا تھا ہم اللہ سے اپنا معاملہ صاف کریں گے، اس دل کو صاف کریں گے چونکہ دل اللہ کا گھر ہے اللہ اس گھر میں تب آئیں گے جب یہ دل صاف ہوگا، اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

حسن معاشرت

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- .....کامل مسلمان کون؟
- .....حصولِ محبت الٰہیہ کا طریقۂ کار۔
- .....اسلام کا طرۂ امتیاز۔
- .....عمومی تکلیف دہ اُمور۔
- .....موبائل کی تباہ کاریاں۔
- .....بہت تشویش ناک مناظر۔
- .....محاسبہ کی ضرورت۔
- .....حسنِ معاشرت کی اہمیّت ،ضرورت اور فضائل۔
- .....آقا ﷺ کے آخری دو پیغام۔
- .....حقوق العباد کا ترازو اور عذابِ قبر کے دو اسباب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

﴿سورۂ مریم: ۹۶﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

نماز اچھی حج اچھا زکوٰۃ اچھی صوم اچھا
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہ یثرب کی عظمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

واجب الاحترام عزیزانِ گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی سولہویں پارے کی سورۃ مریم کی آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے، اس آیت کریمہ میں یہ بات فرمائی جارہی ہے کہ جو ایمان اور عمل صالح والے ہیں اللہ پاک ان کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔

کامل مسلمان

حدیث پاک میں بھی کامل اور حقیقی مسلمان کی تعریف کی گئی کہ حقیقی اور کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاؤں سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے، بالفاظ دیگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ آج کے موضوع کا خلاصہ معاشرت کے بہترین اصول ہیں حسن معاشرت کی ایک جھلک ہے کہ معاشرے میں امن و امان کیسے قائم ہو، محبت کی فضا کیسے پروان چڑھے، امن و امان کا پیغام کیسے دور تک پھیلے۔

حصول محبت کا نسخہ

حرم بن صیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مومن اپنے پورے دل کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ سب اہل ایمان کے دل اس کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں۔

حدیث پاک ہے کہ جب کوئی اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے تو اللہ پاک اس سے محبت کرتے ہیں، جبریل امین سے کہتے ہیں کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت شروع کر دیں، جبرئیل امین آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ اس سے محبت فرماتے ہیں، میں اس سے محبت کرتا ہوں، تم لوگ بھی اس سے محبت شروع کر دو اور پھر اہل زمین میں اس کی محبت اور قبولیت رکھ دی جاتی ہے، دنیا والے بھی اس کے دیوانے ہو جاتے ہیں، اس کو دیکھنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں، اس سے مصافحہ کرنا باعث نجات سمجھتے ہیں، اس کی محبت میں گھڑی دو گھڑی بیٹھ جانا وہ ان کے لیے سرمایہ افتخار بن جاتا ہے۔

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ

اس لیے کہ یہ اللہ کا بن گیا اللہ اس کے ہو گئے۔

ساری کائنات اس کے لیے مسخر کر دی جاتی ہے۔

اللہ کی اطاعت اور اس کا ثمرہ

ایک شخص نے ایک بزرگ سے اپنی نافرمان اولاد کا شکوہ کیا، شکایت کی، کہ جی وہ میری بات نہیں مانتے، وہ بزرگ فرمانے لگے تم اللہ کی اطاعت کرو اولاد تو کیا یہ کائنات کے درندے بھی تمہارے تابعدار بن جائیں گے، اس لیے

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے شیر خوار بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کے حکم پر مکہ کی طرف بے آب و گیا وادی میں ایک بڑے صحرا میں تنِ تنہا چھوڑا اور واپس ملک شام کی طرف جانے لگے تو جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور قبولیت

تو دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے کیا دعا مانگی؟

فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ

کہ اے اللہ! لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے۔

اس دعا کی قبولیت کا ثمرہ ہے کہ رہتی دنیا تک اللہ نے مکے کی اور اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی، ان کی سنتوں کو مسلمان حج اور عمرے کے موقع پر زندہ کرتا رہتا ہے۔

سب کی محبت کیسے پائیں؟

تو اس لیے ہم بھی اگر یہ چاہتے ہیں کہ اللہ بھی ہم سے محبت کرے، خلق خدا بھی ہم سے محبت کرے، تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ہماری زبان اور ہاتھ کی ایذاؤں سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے، گناہ تو بڑے بڑے ہیں شراب پینا، زنا کرنا، قتل کرنا، رشوت لینا، سود کا لین دین کرنا، گالم گلوچ کرنا، بے ہودہ گوئی کرنا، جوا کھیلنا، لیکن یہ جو مسلمان کو تکلیف پہنچانے کا گناہ ہے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے۔

ایک سنگین گناہ

اسی لیے سرکار دو عالم ﷺ نے بیت اللہ کے طواف کے دوران صحابی رسول کو متوجہ کیا کہ ایک مسلمان کی عزت اور آبرو اللہ کو بیت اللہ سے بھی زیادہ محبوب ہے، بیت اللہ کو گرانے اور ڈھانے کا اور منہدم کرنے کا ایک مسلمان سوچ بھی نہیں سکتا، اتنا بڑا گناہ ہے، اور اس گناہ کو سوچتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، فرمایا ایک مسلمان کا دل توڑنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے جس کو ہم نے گناہ ہی نہیں سمجھا، دین دار بھی تکلیف پہنچانے میں اتنا ماہر ہے کہ الامان والحفیظ اسی لیے آپ حدیث اور حدیث کے الفاظ پر غور کریں۔

فرمایا: اَلْمُسْلِمُ .....حقیقی مسلمان وہ ہے۔

مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ .....کہ بقیہ مسلمان محفوظ رہیں۔

مِنْ لِّسَانِهٖ .....اس کی زبان سے۔

وَيَدِهٖ .....اور اس کے ہاتھوں سے۔

پہلا اہم نکتہ

پہلا نکتہ یہ ہے اَلْمُسْلِمُ حدیث کی ابتدا کی ہے اَلْمُسْلِمُ کے لفظ سے مسلمان کو غیرت دلائی، مسلمان کو عار دلائی، مسلمان کو شرم دلائی کہ تم بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہو؟ کہ تم سے تمہارا پڑوسی تنگ ہے، تم سے تمہارا رشتہ دار تنگ ہے تم سے تمہارا قلی کام کرنے والا ساتھی تنگ ہے، تم سے تمہارا ماتحت اور تمہارا نوکر تنگ ہے۔

غلام کی عزتِ نفس کا خیال

ضمناً ایک بات عرض کرتا چلوں کہ موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا اللہ نے تذکرہ کیا۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ

کہ جب موسیٰ علیہ السلام سے ایک مجمع میں سوال ہوا کہ اس وقت روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ''میں'' اور یہ جواب غلط نہیں تھا، وقت کا جو نبی ہوتا ہے وہ اس زمانہ کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے لیکن اللہ کو یہ اندازِ تکلم پسند نہیں آیا، کہا آپ سے بھی بڑا عالم اس وقت موجود ہے، موسیٰ علیہ السلام جلالی طبیعت کے تھے، کہا اے اللہ پتا بتائیں میں اس سے علم حاصل کروں گا، فرمایا وہ خضر علیہ السلام ہیں، علما نے اس کی توجیہ بیان کی ہے، موسیٰ علیہ السلام تشریعات کے سب سے بڑے عالم تھے احکام اور نواہی کے اور خضر علیہ السلام تکوینیات کے بڑے عالم تھے، کون پیدا ہوگا، کب مرے گا، وغیرہ وغیرہ تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے غلام کو ساتھ لیا جس کا نام یوشع بن نون بن افرع بن یوسف علیہ السلام تھا، اس غلام کو قرآن نے غلام نہیں کہا بلکہ جوان کہا، فتیٰ جوان کو کہتے ہیں اور غلام عموماً جوان کو رکھا جاتا ہے، جو مضبوط ہو، ہاتھ پیر سلامت ہوں اور کام کر سکے، قرآن نے غلام کو بھی غلام نہیں کہا، غلام کو بھی نوکر نہیں کہا، اس کو بھی جوان کہا، اس کی عزتِ نفس مجروح نہ ہو، اتنا خیال رکھا ہے احساسات کا، ہم تو جیتے جاگتے آزاد، عاقل، بالغ کو پتہ نہیں کیا کیا القابات کہتے پھرتے ہیں۔

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ

﴿سورۂ حجرات:۱۱﴾

بُرے القابات سے نہ پکارو یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا مسلمان کو غیرت دلائی ''اَلْمُسْلِمُ''۔

مسلمان تو وہ ہوگا جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اسلام کا طرہ امتیاز

وہ اسلام جو ایک کافر کو بھی ستانے سے روکتا ہے، وہ اسلام جو ایک جانور کا بھی خیال رکھتا ہے، آقا ﷺ کے قدموں میں اونٹ نے سر نہیں رکھ دیا تھا؟ کہ جی! میرا مالک چارہ کم دیتا ہے، بوجھ زیادہ لادتا ہے، میرے آقا ﷺ کے قدموں میں ہرنی نے آکر سر نہیں رکھا؟ اشکوں کی بارش میں دل کا حال نہیں کہا؟ قربانی کے موقع پر حکم کیا ہے کہ جانور کو دوسرے جانور کے سامنے نہ ذبح کرو، کند چھری سے ذبح نہ کرو، جب تک وہ ٹھنڈا نہ ہوجائے، اس کی روح پوری نہ نکل جائے اس کی کھال نہ اتارو، جو اسلام ایک کافر اور ایک جانور کے احساسات اور حقوق کا خیال رکھتا ہے، اس اسلام میں مسلمان کو، آقا ﷺ کے امتی کو، حاملین قرآن کو اور کلمہ گو کو تکلیف دینے کی گنجائش کیسے ہوسکتی ہے؟

عمومی تکلیف دہ امور

کسی کی دکان کے سامنے ریڑھی کھڑی کر دی، ہم کیا سمجھتے ہیں یہ گناہ نہیں ہے؟

کسی کے گھر کے سامنے گاڑی پارک کر دی۔ کیا یہ گناہ نہیں ہے؟

کسی کے گھر کے سامنے چھلکے پھینک دیئے۔

کیا یہ گناہ نہیں ہے؟ گلی سے گزرتے ہوئے کسی پر کچرا اور سبزی کے چھلکے

اور پیمپر پھینک دیا۔ کیا یہ گناہ نہیں ہے؟

کسی کے اوپر گندہ پانی گرا اس کے نماز کے کپڑے خراب ہو گئے۔ کیا یہ گناہ نہیں ہے؟

گھر میں گانے اور ٹی وی کی آواز سے پڑوسی کی نماز خراب، تلاوت خراب، نیند خراب، آرام خراب، مطالعہ خراب، کیا یہ گناہ نہیں ہے؟

روڈ کے بیچ میں ریڑھی لگا کر گزرنے والوں کو تکلیف دو، کیا یہ گناہ نہیں ہے؟

اپنی دکان کے سامنے آدھا روڈ کرسیوں سے گھیر لو۔ کیا یہ گناہ نہیں ہے؟

چھوٹی سی حدیث کو ہم چھوٹا سمجھ کر آگے نکل جاتے ہیں کبھی غور نہیں کیا، فرمایا حقیقی مسلمان کہلانے کا حق دار وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اکثر کافروں کے مسلمان ہونے کی وجہ

میں نے پہلے بھی یہ واقعہ عرض کیا تھا امریکن جیلوں میں کثرت سے قیدی مسلمان ہو رہے ہیں تو اس پر صحافی اور تجزیہ نگار وجہ تلاش کرتے ہیں وجہ کیا ہے؟ لوگ کیوں مسلمان ہو رہے ہیں؟ تو ایک انگریز قیدی سے پوچھا گیا تم کیوں مسلمان ہوئے؟ اس نے کہا اسلام لانے سے پہلے میں نے 36 قتل کیے، انسان کو قتل کرنا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا، جب میں نے جیل میں قرآن کریم کا مطالعہ کیا تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اب جب میں قدم رکھتا ہوں تو غور کرتا ہوں کہ کہیں میرے پاؤں تلے چیونٹی دب کر نہ مر جائے، انسانوں کو گاجر مولی کی طرح قتل کرنے والا خوف خدا دل میں اتر جانے کے بعد ایک

چیونٹی کے قتل سے ڈر رہا ہے، یہ تصور ہمیں اسلام نے دیا، پولیس پکڑے یا نہ پکڑے، سی سی فوٹیج کیمرے میں ہماری تصویر آئے یا نہ آئے، عدالتوں سے ہمیں سزا ملے یا نہ ملے، قصاصاً قتل تمہیں اگرچہ نہ کیا جائے، لیکن آخرت میں پیشی ہوگی، زبر نہ بن زیر بن پیش ہونا ہے، طاقت اقتدار اور تکبر سے دور رہیں، زبر نہ بن زیر بن، جھک کر رہ کیوں کہ آگے پیش ہونا ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ ﴿سورۂ نازعات: ۴۰۔۴۱﴾

جو اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا، اپنے نفس کو خواہشات سے روک لیا جنت اس کا ٹھکانہ ہے کانفیڈنس کے ساتھ، وثوق کے ساتھ، یقین کے ساتھ، امانت اور گارنٹی دی جارہی ہے کہ جنت اسی کا ٹھکانہ ہے، یہ پیشی کا خوف دل میں آجائے۔

دوسرا اہم نکتہ

پھر علما نے دوسری ایک وجہ بتائی کہ زبان کو مقدم کیا ہاتھ کو موخر کیا، حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، زبان کو مقدم کیوں کیا؟ اس لیے کہ ہاتھ سے تو اسی کو تکلیف دو گے جو قریب اور سامنے ہوگا لیکن زبان سے آدمی اس کو بھی ستاتا ہے جو امریکا میں بیٹھا ہوا ہو، انہیں فون پر گالی دے دی، واٹس ایپ پر اس کی بے عزتی کر دی، فیس بک میں اس پر غلط تبصرے لکھ دیے۔

موبائل کی تباہ کاریاں

اگر اللہ کا کرم وفضل شامل حال نہ ہو تو جہنم میں جانے کے لیے آج کل

موبائل کا استعمال ہی کافی ہے، اللہ کو سب سے زیادہ ناراض جس ذریعہ سے کیا جارہا ہے وہ موبائل اور انٹرنیٹ کی دنیا ہے، ہر آدمی تنہائی میں کیا کچھ دیکھ نہیں سکتا؟ احکام الٰہی کی دھجیاں کون نہیں بکھیرتا؟ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے کون لطف اندوز نہیں ہوتا؟ یہ ایک گناہ ہی جہنم میں جانے کے لیے کافی ہے۔

اسی طرح ہاتھ سے اس کو تکلیف دو گے جو کمزور ہوگا لیکن زبان سے تو اس کو بھی تکلیف دے سکتے ہیں جو طاقتور ہو، جو بادشاہ ہو جس کو ہم جانتے ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ضابطہ

اسی لیے علما نے لکھا ہے کہ اللہ نے ضابطہ بنایا ہے دو چیزوں کو جوڑنے کا، اینٹوں کو جوڑنے کے لیے سیمنٹ لگائی جاتی ہے ،لوہے کو ملانے کے لیے مقناطیس کا استعمال ہوتا ہے، کپڑے کو جوڑنے کے لیے سوئی اور دھاگہ استعمال کیا جاتا ہے، لکڑی کو جوڑنے کے لیے کیلیں ٹھونکی جاتی ہیں۔

دلوں کو جوڑنے والی چیز

اور دلوں کو جوڑنے کے لیے اللہ نے جو ضابطہ دیا ہے وہ دین اسلام کا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿سورۂ مریم:۹۶﴾

اسلام دلوں کو جوڑنے والی چیز ہے توڑنے والی نہیں ہے ہم نے توڑنے والی چیز بنادی۔

بہت تشویش ناک مناظر

ایک مندر میں ایک صاحب وزٹ کے لیے جانے لگے تو اس کو جوتوں کی فکر لاحق ہوگئی کہ جوتے کہاں رکھوں کوئی لے نہ جائے، تو اس کو ایک ہندو نے کہا آپ اطمینان سے جوتے رکھ کر اندر جائیں یہ مندر ہے مسجد نہیں، پانی پینے والے گلاس کو زنجیر سے باندھا جاتا ہے کوئی چرا نہ لے، جہاں سبزیاں فٹ پاتھ پر ملتی ہیں اور جوتے ائیر کنڈیشن دکانوں میں لگے ہوتے ہیں، جہاں ایمبولینس سے پہلے پیزا آپ کے پاس پہنچتا ہے، جہاں حقوق کا قتل عام ہوتا ہے، جہاں میرٹ کی دھجیاں بکھیری جاتی ہیں جہاں انسانوں کے ساتھ درندوں جیسا سلوک ہوتا ہے، ہم نے اسلام کو توڑنے والی چیز بنا کر دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔

تین طرح کی مخلوق

اسی لیے اللہ نے تین طرح کی مخلوق بنائی فرشتے، شیاطینو جنات اور انسان۔ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا، جنات میں شیاطین کو آگ سے پیدا کیا، انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔

خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

فرشتوں میں اللہ نے نور ہی نور، خیر ہی خیر رکھی، شیاطین میں اللہ نے شر ہی شر رکھا انسان کو خیر اور شر کا مجموعہ بنایا، Combination بنایا۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾ (سورۂ شمس:۸)

تقوٰی بھی ہے اور فسق فجور بھی ہے۔

انسان کا امتحان

اب انسان امتحان میں ہے، گھر میں، دفتر میں یا دکان میں ہے جو جہاں ہے امتحان میں ہے، انسان کو اپنا نائب اس لیے بنایا، انسان کو اشرف المخلوقات اس لیے بنایا، انسان کو مخلوقات کا سردار اس لیے بنایا، انسان کے لیے جنت کی نعمتیں اس لیے رکھیں کہ یہ مقابلہ کرے گا نفس کے پہلوان کے ساتھ، شیطان کے ساتھ، خیر کے مادے کو غالب کرے گا فرشتوں سے بھی آگے بڑھ جائے گا، شر کا مادہ اس پر غالب آئے گا تو یہ جانوروں سے بھی نیچے چلا جائے گا۔

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ

﴿سورۂ اعراف:۱۷۹﴾

جس کے دل میں خوف خدا نہیں، جس کی آنکھوں میں حیا کا سرمہ نہیں، جس کے کان تلاوت کی بجائے میوزک سننے کو ترجیح دیتے ہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں۔ ''بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ'' قرآن کے الفاظ ریکارڈ کر رہا ہوں جانوروں سے بھی بدتر۔

اپنی پہچان

اسی لیے فرمایا: ''اَلْمُسْلِمُ''

مسلمان اپنے آپ کو پہچانے، اپنی حیثیت پہچانے، اپنی شناخت پہچانے، میں کون ہوں؟

سبق آموز حیرت ناک واقعہ

ایک صحابی نزع کی حالت میں ہیں، روح نہیں نکل رہی، تکلیف میں ہیں، آقا ﷺ نے معلومات کی پتا چلا ماں ناراض ہے، آپ ﷺ نے ماں کو کہا اس کو معاف کر دو تا کہ روح آسانی سے نکل جائے، میں نے ایک عالم سے سنا کہ اس نے کہا میں نہیں معاف کرتی، اس نے میرا بڑا دل دکھایا ہے، ابھی یہ دنیا کے مزے کر رہا ہے، غیر محرم لڑکیوں کو تحفے دینے والا خدا کی قسم! ماں کا حال تک ہی نہیں پوچھتے، بہن بیٹی کی پرواہ نہیں، تو اس ماں نے کہا میں نہیں معاف کرتی، آپ ﷺ نے کہا لکڑیاں لاؤ، ایندھن لاؤ، اس نے کہا کیا کرنا ہے؟ کہا آگ جلانی ہے، آگ میں تیرے بیٹے کو ڈالنا ہے، وہ رونے لگی یعنی جیسا بھی ہے میرا بیٹا ہے، میں اس کو آگ میں جلتا ہوا نہیں دیکھ سکتی، کہا تو معاف نہیں کرے گی تو جہنم کی آگ میں جائے گا۔

محاسبہ کی ضرورت

ہر آدمی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے۔

میری ماں کے ساتھ میرا رویہ کیسا ہے؟

میرے باپ کے ساتھ میرا رویہ کیسا ہے؟

میری بیوی کے ساتھ میرا رویہ کیسا ہے؟

میرا بھائی، میرا پڑوسی، رشتہ دار کے ساتھ میرا رویہ کیسا ہے؟

اس عورت کی سفارش تو رب نے کی۔

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

ایک اللہ والے کی بیوی تیز مزاج تھی، تیز زبان تھی کسی نے کہا طلاق کیوں نہیں دیتے ہو؟ کہا طلاق دوں گا کسی اور کے گھر جائے گی، اس کو تکلیف ہوگی، ایک مسلمان کو تکلیف سے بچانے کے لیے میں خود تکلیف کو سہہ لیتا ہوں۔

حسن معاشرت پر مغفرت کا فیصلہ

ایک بزرگ کے بارے میں آیا انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ کہا بخش دیا، کہا بڑی نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، زکوٰۃ دی، حج کیے، عبادات کیں، ریاضت مجاہدات سب کچھ کیا، بخشا تو تھا۔ کہا نہیں، ربّ نے اس بات پر بخشا تو نے میری بندی کو میری بندی سمجھ کر معاف کیا، میں بھی تجھے آج معاف کرتا ہوں، حسن معاشرت کیسی ہے؟

آقا علیہ السلام کا حسن معاشرت

رات کا اندھیرا ہے آدھی رات کو آقا کریم ﷺ الفاظ پر غور کیجیے۔

قَامَ رُوَيْدًا مَشٰى رُوَيْدًا فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا

ہمارے آقا ﷺ آدھی رات کو اٹھے آرام سے۔

مَشٰى رُوَيْدًا

چلے آرام سے۔

فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا

دروازہ کھولا آرام سے، تہجد پڑھنے جارہے ہیں لیکن اتنے آرام سے کہ رفیقہ حیات، بیوی سوئی ہوئی ہیں، ان کی نیند میں خلل نہ آئے، یہ نہیں کہ آدمی

رات کو اٹھے ٹھک سے بٹن دبایا اور کمبل ادھر پھینکا اور دروازہ کو تو ایسے مارا کہ میں اٹھا ہوا ہوں تو باقی کیوں سوئے ہوئے ہیں۔

احساسات کا خیال

اسلام نے احساسات کا خیال رکھا ہے، بھائی کا مقام کتنا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿۳۱﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۳۲﴾ ﴿سورۂ طٰہٰ: ۲۹ تا ۳۲﴾

اے اللہ! میرے بھائی کو میرا نائب اور وزیر بنا، میرے معاملات میں میرا شریک بنا، اس سے میری کمر مضبوط ہوگی۔

کسی کے بھائی کا انتقال ہوتا ہے وہ کہتا ہے میری کمر ٹوٹ گئی، وہ Sopport کرتا ہے، وہ کام آتا ہے، وہ انسان کا بازو بنتا ہے۔

قیامت کا منظر

لیکن یہی بھائی قیامت کے دن۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ ﴿سورۂ عبس: ۳۴﴾

بھائی سے بھاگے گا، نیکی نہ مانگ لے۔

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ ﴿سورۂ عبس: ۳۵﴾

ماں باپ سے بھاگے گا، جنہوں نے اس کے لیے اپنی جوانیاں داؤ پر لگائیں، صحت گنوا دی، مال لٹا دیا اپنے چین اور آرام کو قربان کیا، ان سے بھاگے گا۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿سورۂ عبس:۳۶﴾

بیوی بچوں سے بھاگے گا جس بیوی کو خوش رکھنے کے لیے اللہ کے حکموں کو توڑا نبی کی سنتوں کو چھوڑا جس اولاد کی جائز ناجائز خواہشات کے لیے سنت کا خون کیا یہ بیوی بچے بھی کام نہیں آئیں گے۔

پڑوسیوں کے حقوق

پڑوسیوں کے حقوق کی تاکید کی قرآن نے، حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کہتے ہیں کہ آقا ﷺ کے پاس پڑوسیوں کے حقوق کے لیے اتنی بار آئے کہ ڈر لگ گیا کہ کہیں پڑوسیوں کو میراث سے حصہ نہ دے دیا جائے، غلاموں کے حقوق کا خیال رکھا۔

غلام اور نوکر کے ساتھ حسن سلوک

فرمایا جو کھاتے ہو اسی میں سے غلام کو کھلاؤ جو پہنتے ہو اسی میں سے غلام کو پہناؤ، غلام کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھلاؤ ایسا نہیں کر سکتے تو ایک دو لقمے اسے دے دو کہ یہ کھالو بڑے ہوٹل میں گئے نو دس ہزار روپے کا کھانا کھا رہے ہیں اور ڈرائیور گاڑی میں بیٹھا ہوا ہے اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا سفید ریش بزرگ ہے کسی کا باپ ہے کسی کا بھائی ہے کسی کا شوہر ہے بیوی سے Dinnerset ٹوٹ جائے کوئی بات نہیں نیا آجائے گا اور برتن دھونے والی سے ایک گلاس ٹوٹ جائے اس کی عزت اس کے ہاتھ میں رکھ دیتے ہیں اپنے سے گاڑی لگ جائے No Ishue No Problem، لیکن ڈرائیور سے گاڑی پر اسکریچ آجائے اسی کی مٹی پلید کر دیتے ہیں یہ مسلمان اور یہ مسلمان کے زہریلے بول اس سے معاشرے میں امن کیسے آئے گا اس سے رحمتیں اور

برکتیں کیسے نازل ہوں گی۔

انداز تکلم میں احتیاط کی ضرورت

ہم اپنے Surrounding میں اپنے اردگرد لوگوں کے ساتھ اپنا معاملہ دیکھیں اپنا رویہ دیکھیں اپنا طرز تکلم دیکھیں اپنا انداز تکلم دیکھیں اپنا لین دین دیکھیں کردار اور گفتار پر نظر کریں صوفہ لاتے ہیں اس پر کپڑا بچھاتے ہیں خراب نہ ہو گاڑی خریدتے ہیں اس پر کپڑا ڈالتے ہیں اسکریچ نہ لگے، کردار داغ دار ہو گیا کردار کو بچانے کی کوئی فکر نہیں۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ (سورۂ ق:۱۸)

زبان سے جو بول نکلتا ہے فرشتے اسے نوٹ کرتے ہیں، ایک بول پر کوئی جنت میں جا رہا ہے اور ایک بول پر کوئی جہنم کی وادی میں جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا عجیب سوال

قیامت کے دن محشر میں اللہ ایک شخص کو کھڑا کر کے پوچھے گا؟ میں نے تم سے کھانا مانگا تم نے کھانا نہیں دیا پانی مانگا پانی نہیں دیا، لباس مانگا تم نے لباس نہیں دیا، کہے گا یااللہ! آپ کھانے سے پاک ہیں، آپ کو پینے کی ضرورت نہیں، آپ لباس سے مستغنی ہیں، آپ نے کبھی یہ چیزیں نہیں مانگیں، اللہ فرمائیں گے میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو اس کو دے دیتا تو آج مجھ سے اس کا بدلہ لیتا، اسے پہناتا تو آج میں تجھے جنت کا لباس پہناتا۔

آقا ﷺ کے آخری دو پیغام

اسی لیے آقا ﷺ دنیا سے پردہ فرما رہے ہیں آپ کے زبان مبارک پر دو

جملے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ

نماز کی پابندی کرنا، غلاموں کا خیال رکھنا، ماتحتوں کا خیال رکھنا۔

جو تمہارے ماتحت کام کرتے ہیں وہ بیوی ہو، وہ اولاد ہو، وہ نوکر ہو، وہ رشتہ دار ہو، اللہ نے تمہیں اسٹیٹس دے دیا ہے تو ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ، ان کا خیال رکھو۔

سبق آموز واقعہ

ایک صحابی رسول اپنے غلام کو مار رہے ہیں فرماتے ہیں میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی۔

یَا اَبَا مَسْعُوْدٍ اَللّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ

جتنا تو اس پر قادر ہے اس سے زیادہ اللہ تجھ پر قادر ہے، جرم کم کیا سزا زیادہ دے دی کیسے جواب دے گا؟ غلطی تھوڑی تھی تو نے زیادہ بے عزتی کر ڈالی کیسے بیلنس ہوگا؟

حقوق کا ترازو

حقوق کا ترازو لگے گا قیامت کے دن میدان محشر میں ایک ایک بات کے بارے میں جواب دیا جائے گا، اس لیے ہم اللہ کے بندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بن جائیں اور یہ چیزیں کب اور کیسے آئیں گی، اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے آئیں گی۔

عذاب قبر کے دو اسباب

عیسیٰ علیہ السلام قبرستان چلے گئے، اللہ نے ایک معجزہ عطا کیا تھا مردے کو کہتے

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ

اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جاتا تھا۔

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

﴿سورۂ آلِ عمران:۴۹﴾

ایک قبرستان میں گئے ان کے سامنے آواز لگائی۔

يَا اَهْلَ الْقَرْيَةِ

اے بستی والو! اصل بستی تو قبرستان کی ہے جو کبھی ویران نہیں ہوتی، جو ایک دفعہ جاتا ہے وہاں سے واپس نہیں آتا تو ایک مردے نے جواب دیا:

لَبَّيْكَ

تو عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا:

فَمَا ذَا جَنَايَتُكُمْ

تمہاری غلطی کیا ہے؟ تمہیں اتنی سزا مل رہی ہے، عذاب میں ہو قبرستان والو! تو اس نے کہا جواب دیا۔

حُبُّ الدُّنْيَا وَصُحْبَةُ الطَّوَاغِيْتِ

ایک دنیا کی محبت، ایک برے لوگوں کی گیدرنگ، بُرے لوگوں کی صحبت ایک دنیا کی محبت دل میں تھی، ایک غلط لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا زیادہ تھا۔

مؤمن کا حال

آج مال اور اولاد کی محبت دل میں زیادہ ہے حالانکہ مومن کے دل میں اللہ کی محبت زیادہ ہونی چاہیے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ ﴿سورۂ آلِ عمران:۴۹﴾

دنیا کی محبت کا کیا مطلب؟ کہ دنیا آتی ہے تو خوش ہوتے ہیں، دنیا جاتی ہے تو غمگین ہوجاتے ہیں، کماتے وقت حلال حرام کو نہیں دیکھتے، لگاتے وقت جائز و ناجائز کو نہیں دیکھتے، لکڑ ہضم پتھر ہضم

حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

یہ دنیا کی محبت ساری برائیوں کی جڑ ہے۔

عذاب کی مزید تفصیل

اس قبرستان کے مردے سے پوچھا اور تفصیل بتاؤ تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ اس نے کہا۔

بِتْنَا بِالْعَافِیَۃِ وَاَصْبَحْنَا بِالْھَاوِیَۃِ

رات کو سوئے مزے کی نیند، صبح اٹھے تو آگ اور جہنم میں ہیں، کہا ھَاوِیَۃٌ کیا ہے:

کُلُّ جَمْرَۃٍ مِنْھَا مِثْلُ اَطْبَاقِ الدُّنْیَا کُلِّھَا

فرمایا اس ھاویہ کا ایک انگارا، ایک چنگاری اس دنیا سے کئی گنا بڑی ہے، اس آگ میں پڑے ہوئے ہیں، آج کوئی چیز ہمارے کام نہیں آرہی، کہا صرف تم بولتے ہو باقی کیوں نہیں بولتے؟ کہا ان کے منہ میں آگ کی لگامیں ہیں؟

دلوں کو مفتی بنایئے

عزیزان گرامی!

قرآن کریم کی ان آیات پر ہم سب عمل کرنے والے بن جائیں، ہر آدمی اپنے گریبان میں جھانکے، تھوڑا سا اپنا محاسبہ کرے کہ خلق خدا کو میں

راحت پہنچا رہا ہوں یا تکلیف، اپنے دل کا فتوی لیں اپنے دل کے مفتی کی بات مانیں۔

اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ، اَلْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَ كَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

ان مسائل کے لیے دارالافتاء سے فتوی نہیں لیا جاتا بلکہ اپنے اندر کے مفتی یعنی دل سے فتوی لیا جاتا ہے یہ بالکل ٹھیک ٹھیک فتوی دے گا بشرطیکہ قلب بھی قلبِ سلیم ہو۔ اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

جلد پنجم مکمل

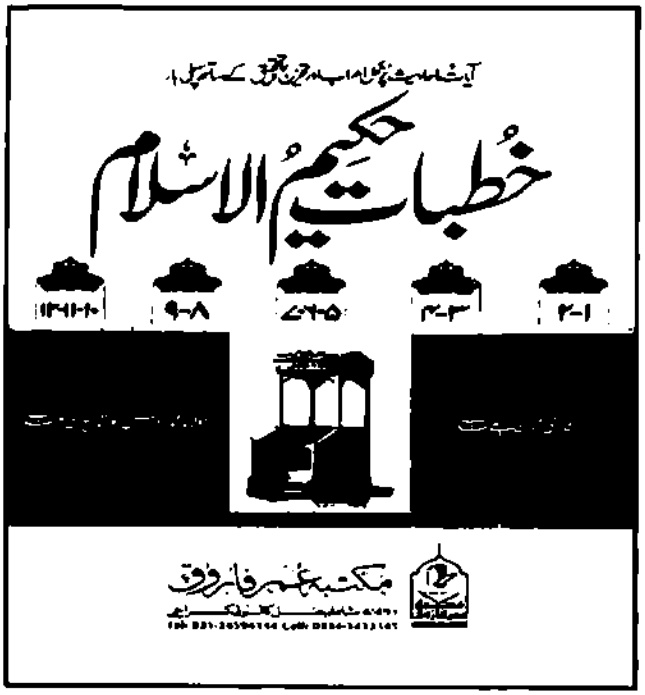

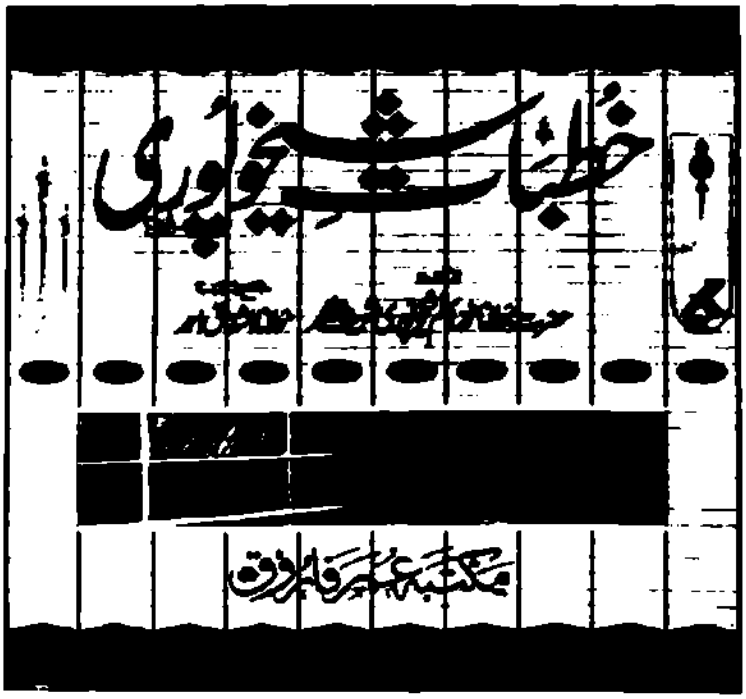

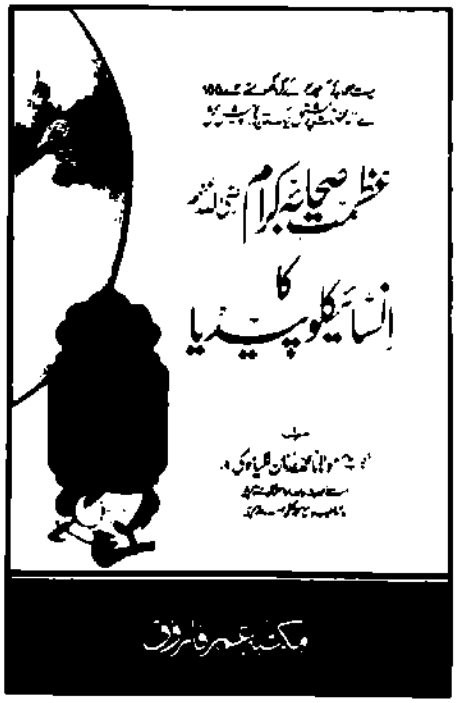

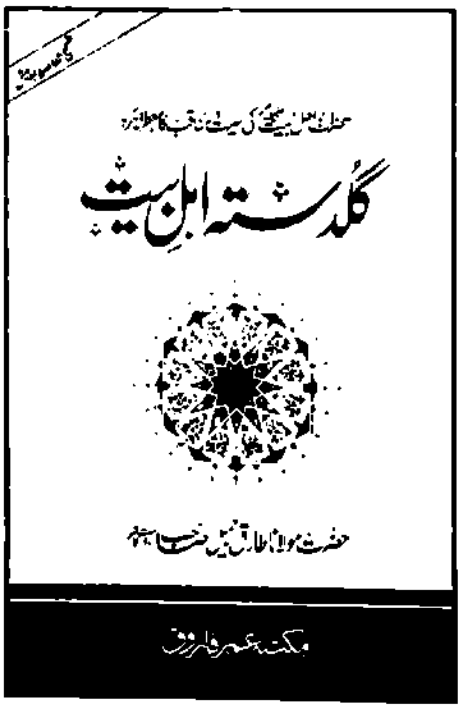

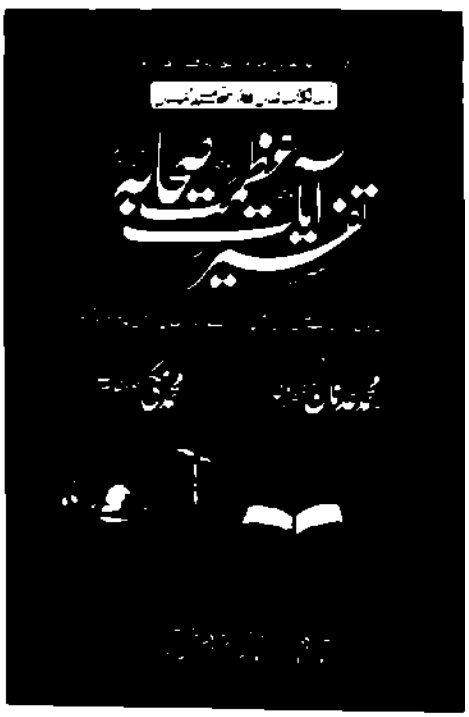

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel: 021-34604566 Cell: 0334-3432345